رسالہ خاص وا ـــ لوگون کے چھپا ہی اور لوگ نہ دیکھین ـ

وما توفیقی الا باللہ علیہ انیب

نقل مطبوعہ مطبع شمس الضحی مظفرپور سو

لاجواب و جواب انتخاب آئینہ حق نما سے مومنین مسمی بہ

مسکت المخالفین

...AR JUNG ...Y
...rienta...
URDU ...
Ac... ۸...

بمقام لکھنؤ محلہ خراستخانہ وزیر گنج بتاریخ
بست و دوم ماہ جمادی الثانی ۱۳۰۸ ہجری

در مطبع اثنا عشری باہتمام سید عابد علی طبع شد

۱۹۶۲
۸۵۷۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی انعم المومنین بہدایۃ الائمۃ المعصومین الذین نص بولایۃ امیر المومنین بعد ما بیّن لہم اللہ جمیع ما یحتاجون الیہ فی کتاب المبین وصلی اللہ علی سید المرسلین وآلہ المعصومین وہم ائمۃ الدین واولوا الامر الذین فرض اللہ طاعتہم علی الخلق اجمعین بعد حمد وصلوات کے جاننا چاہئے کہ احقر بضاعت محمد ہادی ابن مرزا علی صاحب باشندہ لکھنؤ نے اکثر رسالے مختصر اہل سنت وجماعت کے سوالات کے جواب میں لکھے مگر جواب اُسکا پھر کسے نہ آیا اور اکثر صاحبوں سے مناظرہ ہوا کوئی بھی جوش بولنے پر سامنے سے جانے نہ پایا اور بجز سکوت کے اونہیں چارہ نہ ہوا چنانچہ مولوی لطف اللہ صاحب اور مولوی نجیب اللہ صاحب کو بڑا اور ی مناظرہ کا ہوا پس بفضل خدا سے مقدمہ فدک میں محلہ رام گنج میں مولوی حکیم مرزا صادق علی صاحب مرحوم کے مکان میں زمانہ امجد علی شاہ مغفور میں مولوی لطف اللہ صاحب سے گفتگو ہوئی ایکدن

جناب شاہ صاحب کہ ہے یہ بات ہے یا گرگئے چلے کے دہلوی صاحب شاہ پر اعتماد کیسکے السلام تو
اس نام پر اتنا بڑا جھوٹ ایسے دعوے کی کتاب تحفہ اثنا عشریہ مین فرمائینگے
کہ غضبناک ہونا جناب فاطمہؑ کا اثنا اور کتب اہل سنت موجود نہیست
اس حقیر نے دوسرے روز صحیح بخاری لا کے رکہدی کہ آجتک جواب نہین
لا سکے بدولت شاہ صاحب کے ایسی مخجل ہوئے کہ اوسکا چارا نہین کرسکتے اور
اسیطرح حافظ اکبر علی صاحب صورتی لکھنو مین آئے تہے اونسے بہی ایک
جواب کا سر انجام نہوا از انجملہ ایک روایت جناب فاطمہؑ خود وعظ مین بیان کرتے
تہین کہ بعد وفات جناب فاطمہؑ کے جناب امیرؑ نے جناب فاطمہؑ کو خواب مین دیکہا تو پوچھا
کہ اے سیدہ ملول کیون ہو حضرت نے کہا کہ اے ابو الحسنؑ مینے ایک سوزن ہمسایہ
کی تعاریت لی تہی وہ فلانی جا ہے اوسی نہین پہنچائی پہر خواب مین خوش
دیکہا پوچہا سبب خوشی کا کہا اے ابو الحسن اس سبب سے خوش ہون کہ مالک
تک سوئی پہونچ گئی پس بندہ نے یہ اعتراض کیا کہ جو بی بی ایسی صاحب
دیانت ہو کیونکر عقل مین آسکے آتا ہے کہ وہ بی بی پرائے مال پر ناحق دعوی کرے
اور رد ہونے پر غضبناک ہو کر مر جاوے پس جواب حافظ صاحب نے یہ دیا کہ شاہ عبد
العزیز نے تحفہ مین یہ لکہا ہے کہ کتب اہل سنت مین نہین ہے پہلے روایت صحیح بخاری
لا کے رکہدی کہ دیکہو ناراض ہونا جناب فاطمہؑ کا دنیا سے ابو بکر پر موجود ہے پس
کذب شاہ صاحب دیکہ کے وہ بہی مبہوت ہو گئے الغرض بعنایت شاہ صاحب وہ
بہی مجمع عام مین زمانہ نصیر الدین حیدر مین مخجل ہوکے بے جواب ہوکے تشریف لیگئے اور آ
ہم ساری علمائے اہل سنت سے جواب طلب ہین منجملہ باقی اعتراض طولانی ہین

جو ہم کرتے ہین سب اچھا ہی چاہیے کہ اطاعت خدا کرین تا صورت جہنم
تصدق اہل بیت سے نہ دیکھین اور اگر اعمال برے ہونگے تو شفاعت
حضرات ایسے گروہ کے لیئے ہی کہ امت کو جو مہیا ہی جیسا شفاعت کا یہ ولیکن
نے وعدہ کیا ہی ہاں بعد عذاب کے خدا رحم کریگا اور سوائے ایک اس فرقہ کے
کوئی جہنم سے نجات نہ پائیگا کہ حدیث رسول خدا متفق علیہ ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ تہتر فرقے ہونگے میری امت مین ایک ناجی ہوگا اور باقی سب ناری
ہین اور ارشاد حضرت مین فرق نہین پس قصہ تمام ہی اور اگر کوئی سُنّی
جہالت سے خلاف اپنے عقیدے کے چلکے جواب مین کہے کہ تم نہ بہشتی جاؤگے
تو اُس سے کہو کہ کوئی دلیل آیا ہم مسلمان نہین ہین کلمہ نہین پڑھتے
ہین تو کیا ہم من قال لا الٰہ الا اللہ دخل الجنۃ مین داخل نہون گے
شیعون نے کیا قصور کیا اگر سُنّی کہین کہ ہمین اس حدیث سے مراد ہی
کہ ایک فرقہ ناجی ہی تو کہو ہم اسپر راضی ہین مگر ایک فرقہ کو جو تمہارے
فرقون سے ہو خواہ حنفی خواہ شافعی اپنے فرقہ کو ناجی کہو باقی حنبلی
مالکی شافعی اشاعرہ معتزلہ صوفیہ سب کو کافر اور ناری کہو جیسے ہم کہتے ہین اور
یہ تو نہین ہو سکتا ہی کہ حنبلی کہین خدا عرش پر بیٹھا ہی بعضے کہتے ہین کہ خوب
صورت بنکے قیامت کو آئیگا اور کوئی کہتا ہی خدا سب مین حلول کرتا ہے
اور دیدار کے سبھی سُنّی قائل ہین بلکہ اعتقاد رکھتے ہین اور دیدار کے جسم
وجہت و مکان کے محال ہی پس سب ناری ہین ایک فرقہ حق لو تو تمہیز
سچا جانین اور باقی سب تہی وغیرہ تمام فرقونکو ناری جانو اور دشمن

jabir.abbas@yahoo.com

جدا جدا ہیں اور ان سے بیزاری کرو بنا بر حکم خدا کے حالانکہ تم سب کو ناجی جانتے
ہو یہان تک کہ ہم اونکے ساتھہ نماز پڑھتے ہو نجات پاوے اور ممکن نہین اور اگر
کہو کہ جتنے سُنی ہین سب ایک فرقہ ہے تو ہم کہین گے کہ ایک سُنی ہووے
ایک شیعہ ہووے اُمت بموجب ایمن اکثر فرقہ اور بتاؤ حالانکہ سارے
سُنی ایک فرقہ نہین ہو سکتے اور اگر سب مسلمان ہین تو شیعون نے
کیا قصور کیا ہے کہ مسلمان نہین ہین کیا انکی بخشش نہ ہوگی اگر کہین کہ اس سبب
سے کہ صحابہ کو برا کہتے ہو تو ہم کہین گے کہ تمہارے اصحاب کو برا کہنے والے کو تو
ہم نے کافر جانتے ہین کہ اصحاب بہت سے جناب امیر تھے اور حسنین تھے اور
ابی ذر تھے اور سلمان اور مقداد اور حذیفہ وغیرہ ہین اور اگر کہین کہ
بعض صحابہ کا برا کہنے والا ہے کافر تو تم کافر ہو جاؤ گے کہ خدا قران
مین کسقدر مذمت صحابہ کی فرماتا ہے اِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ کو دیکھو الخ
تا آنکہ فرماتا ہے ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا الخ یا فرماتا ہے وَمِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ
مَرَدُوا عَلَى النِّفَاقِ لَا تَعْلَمُهُمْ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ مثل اسکے بہت سے آیات قرآن مجید
ہین اب کہیے یہ کون لوگ تھے جو کافر ہوے اور خدا قرآن مین فرماتا ہے اِنَّ الَّذِينَ
يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَىٰ مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتَابِ
أُولَٰئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللَّهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّاعِنُونَ یعنے وہ لوگ کہ چھپاتے ہین اوس
چیز کو جو نازل کیا ہمنے دلایل اور ہدایت سے بعد اوس چیز کے کہ بیان
کیا ہمنے واسطے آدمیون کے کتاب مین یہ گروہ ہے کہ لعنت کریگا اوسپر
خدا اور لعنت کرینگے اوسپر ملائکہ اور جن و انس اور مخالفین لشکر اسلام کو

جناب رسول خدا نے لعنت کی کیا وہ اصحاب نتھے اور اکثر صحابہ مرتد ہو گئے جیسے حدیث اوصحابی اوصحابی جو جمع بین الصحیحین مین ہی اوس سے ظاہر ہی یعنے حضرت نے فرمایا کہ خلاصہ اوسکا یہ ہی کہ ایک گروہ اصحاب اوسے پکڑکر جہنم کو لئے جاتے ہونگے مین کہونگا یارب اوصحابی اوصحابی ای خدا یہ میرے اصحاب ہین میرے اصحاب ہین جواب آئیگا کہ یہ مرتد ہوے بعد تیرے پس ہم تو ایسے اصحابونکو برا کہتے ہین اور اچہونکے برا جاننے والون کو اور جہوٹا جاننے والونکو کافر جانتے ہین بدلایل قران اور حدیث جیسا آگے آئیگا اور جو بعد دلیل قران اور حدیث کے ہم سے اس مین خطا بہی ہو جائے تو خطاے اجتہادی ہے بڑے تمہارے مذہب مین معاف ہی ناری کاہے سے ہو گئے اور اگر کہو کہ ایک صحابہ کو برا کہے تو وہ کافر ہی تو کہو معاذاللہ کہ حضرت ام المومنین عائشہ عثمان کو کہتی تہین قتل اللہ نعثلاً لعن اللہ نعثلاً کتاب نہایہ مین لکہا ہی جب عثمان نے قران جلائے تو عائشہ کہتے تہین اقتلوا حرّاق المصاحف قتل اللہ نعثلاً لعن اللہ نعثلاً یعنے ایک یہودی کی مشابہت دیتے تہین اور نعثل کے معنے پیر احمق کے بہی ہین پس آیا لعن کرنے سے شیعہ ہی کافر ہوتے ہین عائشہ کونسے قلعہ مستحکم مین بیٹہی تہین کہ کفر وہان تک نہین پہنچتا تہا اور نعمان اصحاب رسول خدا م ابد رسی تہا اوسے عثمان نے لعنت کی معاویہ اور تمامی بنی امیہ نے جناب امیر ع کو برا کہا اور پتہرون پر کہود کہود کے نام حضرت کا رامومنین لگایا زمانہ عمر ابن عبد العزیز تک پس عمر ابن عبد العزیز نے موقوف کرایا وہ سب لوگ مسلمان

اور معاویہ اس حال پر خال المومنین رہے سبحان اللہ تعالیٰ کے انصاف ہی پس اگر یہ ناری ہونیکا باعث ہی تو ان سب کو ناری جانے کہ عایشہ پہلے تو ایک خلیفہ پر لعنت کرتے تھین قتل پر اونکے تحریص کرتے تھین ایک خلیفہ یعنے جناب امیرؑ کہ بالاتفاق خلیفہ تھے اونکو خود قتل کرنے آئین اور جنازہ امام حسنؑ کو روضۂ رسول خداؐ مین نہ آنے دیا اور بنی امیہ کو تحریص کرکے امام حسینؑ سے لڑنے پر آمادہ ہوئین نا یہ کوئی بات باعث کفر نہوئی اور شیعہ خاص لعنت کرنے سے کافر ہوتے ہین اونکو پروانہ معافی ملا تہا پس بعضے سُنّی کہتے ہین صاحب وہ اور بات تہی ایک نقل ہی کہ ایک مُلا کہتا تہا وعظ مین کہ جو بلی ماریگا اوسے جواہرات کی بلی دینی پڑیگی کسینے کہا کہ آپکی بیٹی نے بہی بلی ماری ہی کتاب کو ادہر اودہر دیکہ کے بولے ہان ہان یہ وس کی ہی بلی لکہی ہی پس سُنیون کا بہی وہی حال ہی کہ ہم جو کرین وہ بُرا اور عایشہ وغیرہ کا فعل سب معاف اور ایک بات یہان اونکے اور خیال مین آئے کہ جو امام زمان کو نہ پہچانے وہ کافر مرتا ہی یہ حدیث متفق علیہ ہی پیر اونسے تو بنا بر مذہب اہل سنت کے تیسرے اور چوتھے خلیفہ سے مخالفت اور بنا بر مذہب شیعہ کے جناب امیرؑ اور حسنینؑ سے معاندت اور مخالفت رہی آیا بی بی عایشہ کا امام زمان کون تہا یا پیغمبرؐ کا ارشاد یہ بہی اوسیوقت کا تہا کہ جب خلیفہ ثانی رسولخداؐ کو پیغمبری سے معزول کر چکے تہے اور بیہجر کہا تہا پس ہر طرح سے کفر اونسے جدا نہین ہوتا اور تفصیل اس کی آگے کے سوالون مین مذکور ہوگی اور عثمان نعیمان کی لعنت سے

اور حضرت عمار کے اور عبداللہ ابن مسعود کو مار ڈلوانے سے اور ابوذر کو
جھوٹا کہنے سے کہ جنہیں صادق اہل زمین کا رسول خدا نے فرمایا تھا اونکا
ایمان باقی رہگیا اور ہمارا ایمان جاتا رہا اور کافر ہوگئے اور جنہوں نے
پیغمبر کی بیٹی کا گھر جلانیکا سامان کیا بنابر روایت صحیح مسلم کے کہ سالم
کہتا ہی کہ مین لکڑیاں اوٹھائے ہوئے تھا عمر کے ساتھ جب گھر جلانے
جناب فاطمہ کا چلا تھا اور اکثر علمائے اہل سنت نے لکھا ہی کہ علی اور
عباس بیعت ابی بکر کا انکار کرکے بیٹھے تھے اور کسی راوی نے زبیر لکھا ہی
بجائے عباس کے اور بلاذری نے روایت کی ہی کہ جناب امیر انکار بیعت
ابوبکر کرکے گھر مین بیٹھے تھے کہ عمر کو ابوبکر نے بھیجا اور وہ گھر جلانے پر مستعد
ہوا اکثر اہل سنت نے یہ لکھا ہی کہ ابوبکر نے یہ حکم دیا کہ اگر انکار کرین علی میرے
بیعت کا پس تو مقابلہ کرنا اور قتل کرنا اور یہ اکثر روایات مین ہی کوئی انکار نہین
کرسکتا اور بنابر روایت ملل ونحل کے یہ ہی کہ گھر جلانے آئے اور صدمہ دیا شکم
اقدس پر کہ اسقاط محسن ہوا تھی اور جناب امیر کو بجبر لیگئے کہ یہ ابوبکر جو ہیں
اور شیخ ابن ابی الحدید نے اسکا اعتراف کیا ہی اور صحیح بخاری مین دو روایتیں
ہین ایک تو یہ ہی کہ غَضِبَتْ فَاطِمَۃُ عَلیٰ اَبِیْ بَکْرٍ وَلَمْ تَتَکَلَّمْ حَتّٰی مَاتَتْ یعنی غضبناک
ہوئین جناب فاطمہ ابوبکر پر اور پھر کلام نکیا یہانتک کہ مرگئین اور دوسرے
روایت عایشہ سے یہ ہی کہ جب فاطمہ نے دعوی فدک کیا اور ابوبکر نے کہا کہ جناب
رسول خدا نے فرمایا ہی کہ ہم گروہ انبیا نہ وارث ہوتے ہین نہ کسیکو وارث کرتے
ہین ہمارا متروکہ صدقہ ہی جناب فاطمہ نے اوس کی تکذیب کی اوس نے اصرار کیا

jabir.abbas@yahoo.com

فوجدت فاطمۃ علی ابی بکر ولم تتکلم حتی توفیت وعاشت بعد النبی ستۃ اشھر فلما توفیت فاطمۃ دفنھا زوجھا علی لیلا ولم یؤذن بھا ابی بکر وصلی علیھا وکان لعلی وجاھۃ بین الناس فلما توفیت فاطمۃ استنکرت الوجوہ فالتجاء الی المصالحۃ والبعیۃ یعنے غضبناک ہوئین جناب فاطمہ ابوبکر پر اور کلام نکیا اون سے تا آنکہ انتقال کیا اور چہ مہینے زندہ رہین بعد رسول خدا کے جب انتقال کیا دفن کیا اونکے شوہر علی نے شب کو اور ابوبکر کو اجازت ندی اور آپ نماز پڑہی اور علی کے لئے زندگی جناب فاطمہ مین ایک رو داری تہی جب جناب فاطمہ نے انتقال کیا لوگونکے منہ پہر گئے پس ملجا ہوئے طرف مصالح کے اور بیعت کی اور ابن قتیبہ علمائے مشہور اور معتبر اہل سنت سے ہی وہ کتاب امامت مین لکہتا ہی کہ عمر نے ابوبکر سے کہا چلو فاطمہ پاس کہ ہم نے اونہین غضبناک کیا ہی اور آزار دیا ہی خلاصہ یہ ہی کہ آئے گہر پر جناب امیر کے اور حضرت سے عرض کی جناب امیر نے جناب فاطمہ کو خبر دی کہ وہ دونون آئے ہین حضرت نے فرمایا کہ گہر آپ کا ہی آپکو اختیار ہی غرض گہر مین آئے پردے کے پاس جناب فاطمہ نے منہ دیوار کی طرف پہیر لیا اونہون نے سلام کیا حضرت نے جواب سلام ندیا ابوبکر نے کہا اے فاطمہ مین تمہین عائشہ سے زیادہ دوست رکہتا ہون اور دوست رکہتا تہا اس بات کو کہ رسول خدا نہ مرتے اور مین مرجاتا جناب فاطمہ نے انکے کلام کے بعد فرمایا کہ تمنے سنا ہی جناب رسول خدا سے کہ جسنے فاطمہ کو غضبناک کیا اوسنے مجھے غضبناک کیا اون دونون نے کہا کہ واللہ سنا ہی ہم نے رسول خدا سے جناب فاطمہ نے کہا کہ واللہ تمنے

مجھے غضبناک کیا اور راضی نکیا مین ہرگز تم سے راضی نہونگی اور رسول خدا سے تمہاری شکایت کرونگی ابوبکر نے کہا کہ تمہارے واسطے دعا کرونگا بعد ہر نماز کے جناب فاطمہؑ نے فرمایا کہ مین تجہپہ نفرین کرونگی اور لعنت کرونگی بعد ہر نماز کے پس روتا ہوا ابوبکر چلا گیا پس کہ سُنئی سے کہ آنکھین کہول کے دیکھو کہ جب دختر پیغمبر کو یہ کہین وہ صدیقہ تہین اب تمہین کیا تامل ہی آپ یا تو انسے ہاتھ اوٹہاؤ تو ابوبکر کو صدیق جانو اور جو جناب فاطمہؑ کو صدیقہ جانو اور رسولؐ خدا کو سچّا جانو تو ابوبکر سے ہاتھ اوٹہاؤ اور اس روایت ابن قتیبہ سے کئی فائدے ظاہر ہوے جناب فاطمہؑ نے اونکے سلام کا جواب ندیا اگر اونہین مسلمان جانتین تو جواب سلام واجب تہا دختر پیغمبر ترک واجب نکرتین اور اگر ترک واجب کیا تو دروغ خدا اور رسولؐ لازم آتا ہی کہ وہ عصمت جناب فاطمہؑ فرمائین اور جناب فاطمہ ترک واجب کرین دوسرے اگر اونہین خلیفہ جانتین تو اونکی اطاعت واجب تھی فرمان برداری کرتین نہ یہ کہتین مین تجہپر بعد ہر نماز کے لعنت کرونگی اور پہر اونکی روایت موضوع کی تکذیب کے اور سب سے زیادہ یہ ہی کہ جاتے وقت عمر ابوبکر سے کہتے تھے کہ چاہو ہم نے فاطمہؑ کو غضبناک کیا ہی آپ اقرار کیا تو نفرین خدا اور رسولؐ خدا مین داخل ہوئے اور پہر یہ دو جہوٹھ تازہ بولے کہ مین عائشہ سے زیادہ تمہین دوست رکھتا ہون بہلا عائشہ کو اور حفصہ کو بارہ بارہ ہزار درہم دیتے تھے جناب فاطمہؑ کو کیون نہ دئے کذب صریح ہی اور اگر پیمبر خلاف حکم خدا معاذ اللہ ورثہ سے منع بہی کرتے تو ابوبکر بارہ سو درہم جناب فاطمہؑ کو ندیکتے تھے آیا دینا جناب

فاطمہ کو مال مطلق حرام تھا اپنے پاس سے بھی نہ دے سکتے تھے جیسے اون دونون کو
دیتے تھے آیا نہین سُنا تم نے کہ زینب خواہرزادی حضرت خدیجہ جو بیٹی رسولخدا
کے کہلاتے تھین ربیعہ بن العاص کو منسوب تھین جب جہاد مین پکڑ آئے
اور حکم خدا تھا کہ فدا جو دے اوسے رہا کرو تو زینب نے اپنے شوہر کی فدا مین
اپنا زیور بھیجا حضرت اوسے دیکھکر رونے لگے اور مسلمانون سے کہا کہ اگر تم راضی
ہو تو مین اسے پھیر دون کہ مجھی زینب کا زیور لینا گوارا نہین تو سب نے راضی
ہوکے کہا کہ پھیر دیجیے حضرت نے پھیر دیا پس کیون مسلمانون اگر ابوبکر کو رضا
جناب فاطمہ منظور ہوتی اور یہ مسلمانون سے کہتے کہ دختر پیمبر مجھسے ناراض
ہوتی ہے تم اجازت دو کیا مسلمان اجازت نہ دیتے یا جناب فاطمہ سے کہتے
آپ اس سے بہتر مجھسے لیجیے تو کیا نہو سکتا تھا مگر ظاہر ہوا کہ اونہین تو اہل بیت
کو محتاج کرنا منظور تھا کہ تا کوسے انکی طرف رجوع نکرے پس جب جناب فاطمہ
اونکو یہ کلمہ کہین اور جناب فاطمہ اور جناب امیر اونکی خلافت کے منکر ہون
اور اونکی خلافت کو حق نہ جانین اور اطاعت نکرین تو ہم اونکو کیونکر اچھا
کہین حکم خدا ہے ہمین اطاعت اہل بیت واجب اور نافرمانی کفر ہے اور
جب اہل بیت نے اونہین ظالم کہا اور کاذب کہا تو ہمین تصدیق اہل بیت
واجب بلکہ عین ایمان ہے اور خدا فرماتا ہے لَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ
النَّارُ یعنے میل نکرو طرف ظالمون کے اور خدا فرماتا ہے اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ
وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اور انہون نے حق اہل بیت کو جو قرآن
مین وارد ہوا تھا سب کو چھپایا اور خلاف حکم خدا اونہون نے حکم کیا اور

تم سب نے اونکی محبت سے احکام خدا کو چھپایا تابع اور متبوع ومن لم یحکم بما
انزل اللہ فاولئک ھم الکافرون مین داخل ہوئی اور خداوند عالم نے فرمایا
ہی کہ حاصل مضمون اوس آیت کا یہ ہی کہ وہ لوگ کہ چھپاتے ہین جو خدا نے
نازل کیا ہی دلایل اور ہدایت سے بعد اوس کے کہ ہمنے اوسے واسطے آدمیونکی
قرآن مین بیان کیا ہی یلعنہم اللہ ویلعنہم اللاعنون یعنے یہ گروہ وہی ہی جنپر
لعنت کرتا ہی اللہ اور لعنت کرین اوسپر جن اور انس اور ملائکہ اور یہ امر ہی
اگرچہ بصورت خبر ہی اور اخطب خوارزم نے نقل کی ہی کہ رسول خدا نے فرمایا
لا یقبل اللہ تعالے ایمان عبد الا بولایتہ والبرائت من اعدائہ یعنے خدا قبول
نہین کرتا ایمان کو اپنے بندہ سے مگر جو اقرار ولایت علی کرے اور علی سے محبت
کرے اور دشمنونپر اوس کے لعنت کرے اور اکثر علمائے اہل سنت نے ابن
عباس سے روایت کی ہی اور مدارج النبوۃ کہ تصنیف عبد الحق دہلوی
کی ہی کہ حاصل مضمون اوس کا یہ ہی کہ جناب رسولخدا اور جناب امیر چلے
جاتے تھے ایک باغ پر گذرے جناب امیر نے عرض کی کیا خوب باغ ہی یا رسول
اللہ حضرت نے فرمایا حدیقتک فی الجنۃ احسن منہا باغ تیرا اے علی جنت مین
افضل ہی اس سے پھر ایک باغ پر گذرے تھے فرمایا حضرت نے پس بعد اوسکے
جناب رسولخدا سینہ پر جناب امیر کے ہاتھ مارکے رونے لگے اور فرمایا
عداوتین سینونمین لوگونکے ہین تیرے نہین ظاہر کرین گے اوسے مگر بعد
میرے اولئک یلعنہم اللہ ویلعنہم اللاعنون اوس گروہ پر لعنت کرے
خدا اور لعنت کرین جن اور انس اور ملائکہ پس ہمتو لعنت اونپر حکم

jabir.abbas@yahoo.com

خدا سے اور رسول خدا سے اور حکم اہل بیت رسول خدا سے کرتے ہین ہم کافر
ہو جائین اور جنہون نے سراسر مخالفت خدا اور رسول خدا کی کرکے اور جناب
امیرؑ سے یا اور اہل بیتؑ سے عداوتین کین اور ابتک کرتے ہین کہ بعضے کہتے ہین
جس کے دل مین خردل برابر عداوت علیؑ نہو وہ سُنّی نہین اور بعضے بیضہ
مرغ کے برابر کہتے ہین اور اس زمانہ مین ایسے ملعون موجود ہین پس کافر
نہوسکے جواب دو دیا ایمان لاؤ کہ اگر ہمارا فرقہ شیعہ کا ناجی نہین ہو تو پھر کوئی
دنیا مین ناجی نہین ہو اور اگر ہمارا فرقہ ناجی ہو تو بھی کوئی فرقہ ناجی نہین ہو
سب جہنم مین مخلد رہین گے اور اس کی تو تصریح کتب اہل سنت مین موجود ہو
زمخشری نے روایت کی ہو کہ جناب رسول خدا نے فرمایا کہ حضرت موسی کے بعد
اکہتر فرقہ ہوئے ایک ناجی ہوا اور باقی سب ناری ہوئے حضرت عیسیٰ کے
اُمت مین بہتر فرقہ ہوے ایک ناجی ہوا سب ناری ہوے میری اُمت مین بعد
میرے تہتر فرقہ ہونگے ایک نجات پائیگا اور سب جہنم مین جائینگے اور مخلد
رہین گے زمخشری نقل کرتا ہو قَالَ عَلِیٌّ مَن ہُوَ یَا رَسُولَ اللہِ یعنے جناب امیرؑ نے
عرض کی وہ فرقہ کون ہو اے رسول خدا قَالَ عَلیٰ مَن اَنتَ وَ اَصحَابُکَ اور دوسری
حدیث مین ہو یَا عَلِیُّ شِیعَتُکَ شِیعَۃُ اللہِ وَ اَنصَارُکَ اَنصَارُ اللہِ وَ حِزبُکَ
حِزبُ اللہِ یَا عَلِیُّ شِیعَتُکَ ہُمُ الفَائِزُونَ یَومَ القِیَامَۃِ یعنے اے علی شیعہ
تیری ہی رستگار ہین روز قیامت کو بس ہُمُ الفَائِزُونَ سے تخصیص نجات
شیعہ کی ثابت ہو کہ ہم تو خاص طریقہ جناب امیرؑ ہین کہ حضرت انکی خلافت کا
انکار فرماتے تھے کہ حق میرا ہو اسے قصور پر گھر جلایا جاتا تھا جیسا شمہ ایک بیان

jabir.abbas@yahoo.com

کر دیا ہے اور ابو نعیم نے ابی لیلیٰ غفاری سے اور اوسنے جناب رسول خدا سے روایت کی ہے کہ حضرت نے فرمایا سَیَکُوْنُ مِنْ بَعْدِ فِتْنَۃٌ فَاِذَا کَانَ ذَالِکَ فَالْزِمُوْا عَلِیَّ ابْنَ اَبِیْ طَالِبٍ فَاِنَّہٗ الْفَارِقُ بَیْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ یعنے بعد میرے فتنہ و فساد ہونگے اوسوقت تم علیؑ کی اطاعت کو لازم کرنا کہ وہ فارق ہے حق و باطل بین اور سید علی ہمدانی نے کتاب مودۃ القربیٰ میں ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جناب رسول خدا نے فرمایا یا ابن عباس عَلَیْکَ بِعَلِیٍّ فَاِنَّ الْحَقَّ عَلٰی لِسَانِہٖ وَاِنَّ النِّفَاقَ بِجَانِبِہٖ اِنَّ ہٰذَا قُفْلُ الْجَنَّۃِ وَمِفْتَاحُہَا بِہٖ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ وَبِہٖ یَدْخُلُوْنَ النَّارَ یعنے اے ابن عباس لازم ہے تجپہ اطاعت علیؑ کی پس تحقیق کہ حق اوپر زبان علیؑ کے ہے اور نفاق اوس کے مقابل مین ہے بتحقیق علیؑ قفل جنت اور کنجی اوس کی ہے اور قفل نار اور کلید اوس کی ہے اوسی کے حکم سے داخل جنت ہونگے اور اوس کے حکم سے داخل نار ہونگے پس جناب امیرؑ ابو بکر و عمر کو کاذب اور غادر اور خاین جانتے تھے جیسا کہ صحیح مسلم مین وارد ہے کہ عمر نے جناب امیرؑ سے کہا کہ تم ابو بکر کو کاذب اور غادر اور خاین جانتے ہو اور مجھے بہی کاذب اور غادر اور خاین جانتے ہو اور جناب امیرؑ نے کچھ عذر نکیا چپ ہو رہے پس ہمین بہی جاننا ایسا ہے واجب ہوا کہ اگر انہین خلیفہ جانین یا صادق جانین تو جناب امیرؑ اور جناب فاطمہؑ کو اور تمامی اہل بیتؑ کو کاذب جانین بلکہ رسول خدا اور خدا کو بہی معاذ اللہ تکذیب کر کے پس کافر ہو جائین جیسے کہ وہ سب ہوے پس آپ جیسے وہ سب کافر ہوے اور تم سب ہوتے ہو جواب دو کہ ہم تو باوجود اطاعت خدا کے ناری ہوے اور تم ناجی

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہوئے کہ سراسر تکذیب خدا اور رسولؐ اور اہل بیتؑ کرتے جاتے ہو جیسے خدا
کہے مَا یَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ اوس کی شان مین جو ہجر کہے اور جو پیغمبر خدا پر اتہام
کرکے نَحنُ مَعَاشِرَ الْاَنْبِیَاء کہے اوسے فاروق اور صدیق کہو اور شیعون کے
دشمن ہوتے ہو کہ تم کیون تصدیق کرتے ہو سُبحَانَ اللّٰہ پس ہمنو ناری ٹہرے
اور یزید اور معاویہ اور محاربان جناب امیرؑ اور موذیان خاندان رسالت
سب ناجی بعکس ارشاد پیمبرؐ ہو گیا کہ حضرت نے ایک فرقہ ناجی کہا اہل سُنّت کے
ارشاد سے ایک فرقہ ناری ہوا باقی سب فرقہ ناجی یہ دین تازہ ہی پس آنکھین کہولو
خواب غفلت سے بیدار ہو کہ سوائے شیعہ اثناعشری کے کوئی فرقہ ناجی نہین
اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی **فائدہ** عجب تر یہ ہی کہ یہی مذہب اہل سنّت کا
ہی کہ بندہ کو کچہ اپنے افعال مین اختیار نہین ہی یہ مجبور ہے پس کوئی پوچہے اونسے
کہ پہر ہمین کیون برا کہتے ہو جو ہم سے خدا کہلواتا ہی ہم کہتے ہین کسے مذہب
پر تو قایم رہو اور دوسرے تماشا یہ ہی کہ بعضے سُنّی یہ کہتے ہین کہ دشمنان
اہل بیتؑ پر ہم بہی لعنت کرتے ہین پہر ہمین کیون دشمن رکہتے ہو اگر تم مجمل
کہتے ہو تو ہم مفصل کہتے ہین ہمنے اونکی دشمنی تمہاری کتابون سے مفصل تر
ثابت کردی ہم نام بنام کہتے ہین تم آنکھین بند کرلو تو کیا کرین مگر خدا کے
سامنے معذرت پیش نجائیگی اور ایک صورت سے تمہین مفصل کہتے ہو مگر
دل مین یعنے جب کسی شیعہ کو دیکہتے ہو تو ضرور تمہارے دل مین خیال آتا
ہوگا کہ یہ وہی ہین جو اونکو لعنت کرتا ہے تو گویا ہمنے بہی کہا یعنے جیسے
ہم تمہین دیکہتے ہین تو کہتے ہین کہ یہ دشمن اہل بیت پیغمبرؐ ہین کہ دشمنون کو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact: jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

اہل بیت کے دوست رکھتے ہین اور دوست دشمن کا وہ ہی دشمن ہی پس
سنی بھی دشمن اہل بیت ہین کہ اطاعت اہل بیت اطاعت خدا و رسول
ہے تکذیب انکی تکذیب خدا و رسول ہے پس ڈرو خدا سے کہ روز قیامت کو
حسرت نہو اور یہ نہ کہو لو ان لنا کرۃ فنتبرء منھم کما تبرؤا منا اور اسوقت
فائدہ بخشیگا فتذکروا یا اولی الالباب لہ حاصل ایمان سے اور اعمال سے
نجات ہے اور ہمارا فرقہ بسبب ناجی ہونے کے ہے

سوال دوم

حافظان اہل سنت سے یہ پوچھنا ہے کہ قرآن شریف تو حفظ یاد ہے آیا آپنے ہو دل سے
سمجھا بھی ہو یا نہ ایک آیت ہم بھی پوچھتے ہین اگر یاد ہے تو ایک لفظ سے
سوال کرتے ہین کہ خداوند عالم فرماتا ہے یا ایہا الذین امنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر
منکم یعنی اطاعت خدا کرو اور اطاعت رسول کرو اور اطاعت اولو الامر
پس ہم پوچھتے ہین کہ خدا پاک ہر عیب سے ہے اور رسول اوس کا پاک اور معصوم
اور عالم اور صاحب معجزات گناہون سے بری کہ کبھی بت کو جسنے سجدہ نہین
کیا پس ایسا ہی اولو الامر چاہیے ہے یا جس جاہل کو فاسق کو چاہیے اولو الامر
قرار دے لیوے پس بتاؤ کہ کون آپکے تینون خلیفہ سے مثل رسول خدا کے
تھا بلکہ آپکے تینون خلیفہ ضعیف تک تو بت پرستی مین مشغول رہے جب
مسلمان ہوے تو یہ حال تھا کہ کبھی تو جہاد سے فرار فرماتے تھے کہ گناہ عظیم ہے
چنانچہ خیبر اور احد کا حال ظاہر اور مشہور ہے اور کبھی نبوت رسول خدا
مین شک کرتے تھے کہ کتب اہل سنت مین یہ بات مشہور ہے کہ عمر ابن خطاب

روز صلح حدیبیہ فرماتے تھے ماشککت منذ یوم اسلمت الا یومئذ یعنے مجھے شک
نہین ہوا نبوت مین از روز اسلام مگر آجکے دن اور جناب رسول خدا نے
فرمایا مین تم مین دو چیزین چھوڑتا ہون اگر دونون سے متمسک رہو گے
یعنے چنگل مارے رہو گے تو گمراہ نہو گے ایک قران ہی اور دوسرے اہل بیت
دونون جدا نہونگے تا میرے پاس حوض کوثر پر آئین اور اکثر احادیث اہل سنت
مین ہی کہ قران اور اہل بیت دونون جدا نہونگے پس جب رسولخدا نے
قلم اور دوات اس شاعد مانگا عمر نے کہا انہ لیہجر و حسبنا کتاب اللہ انہین
ہذیان ہی ہمین کافی ہی کتاب خدا کفار کا قول انہ لمجنون تھا انہون نے
ہذیان کہا یہان تو انصاف کرو کہ خدا فرماتا ہی ما ضل صاحبکم وما غوی
وما ینطق عن الہوی ان ہو الا وحی یوحی یعنے تمہارا صاحب غاوی اور گمراہ
نہین ہوا کلام اپنی خواہش نفس سے نہین کہتا مگر جو اوسے وحی ہوتی ہی ادھر
تکذیب خدا کر کے بیچھے اور پھر اوسے مسلمان جانو پس آوازین بلند ہوئین اور
اور حضرت نے صحبت سے نکالدیا راندہ درگاہ پیغمبر ہوا اور خدا فرماتا ہی یہ بلند
کرو آواز کو پیغمبر سے حبط عمل ہو جائیگی پس آیا یہ مصداق اس قول خدا
کے ہوے یا نہین قولہ تعالی ان الذین یکفرون باللہ ورسلہ ویریدون
ان یفرقوا بین اللہ ورسلہ ویقولون نؤمن ببعض ونکفر ببعض ویریدون
ان یتخذوا بین ذلک سبیلا اولئک ہم الکافرون حقا واعتدنا للکافرین
عذابا مہینا یعنے حاصل مضمون یہ ہی کہ وہ لوگ کافر ہین ساتھ خدا اور رسولونکے
کے اور چاہتے ہین کہ تفرقہ کرین خدا اور رسولون مین اوس کے اور کہتے ہین

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہ ایمان لائے ساتھ بعض کے اور کفر کرتے ہین بعض سے اور چاہتے ہین کہ
کوئی راہ خدا اور رسول سے جدا نکالین یہ کافر ہین برحق اور مہیا کیا ہے
ہمنے واسطے کافرونکے عذاب خوار کنندہ پس پیغمبر تو فرماتے ہین کہ قرآن اور
اہلبیت کی اطاعت کرو اور وہ کہتے ہین ہمین قرآن کافی ہے پس جب ایک کو
چھوڑا دوسرا بھی چھوٹ گیا ابوبکر جو ارستے تو وہ قرآن کو بھی چھوڑ کر ایک پیغمبر پر
افترا باندھکر کھڑے ہوے کہ حضرت فرماتے ہین کہ ہم گروہ انبیا وارث نہین رکھتے
ہمارا ترکہ صدقہ ہے یہ کذب اور افترا رسول خدا پر ہے کہ ایک لڑکا بھی جانتا ہے
کہ باپ کا ورثہ اولاد پاتی ہے نہ غیر اور قرآن مین خدا فرماتا ہے وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ
مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ اور فرماتا ہے يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ
مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ اور سارے احکام وراثت کے ارشاد کئے اور کہین پیغمبر کو
جدا نہین کیا بلکہ فرمایا وَوَرِثَ سُلَيْمَانُ دَاوُودَ یعنے وارث ہوے سلیمان داؤد
کے چنانچہ زمخشری اس کی تفسیر مین لکھتا ہے کہ ہزار گھوڑے ورثہ داؤد مین سلیمان
نے پائے اور پیغمبر نے سارا علم جناب امیر کو سپرد کیا اور فرمایا انا مدینۃ العلم وعلیٌّ
بابها من اراد العلم فلیأته من بابه یعنے مین شہر علم ہون اور علی در ہین اسکے
جو علم چاہے وہ در سے پائیگا نہ تو اونسے اس علم کو فرمایا نہ کسی صحبت مین ارشاد
کیا نہ قرآن مین مخصوص وارد ہوا کیا حضرت نے انکے کان مین فقط کہدیا تھا اور نا اہل
لاعلم و جاہل تھے کہ وراثت کا دعوا کیا پس معلوم ہوا کہ ایک صاحب نے تو
احکام قرآن کو منسوخ کیا دوسرے صاحب نے پیغمبر کو معزول کر دیا مگر معتقدین کا
اونکے اعتقاد اور زیادہ ہو گیا اسلئے کہ پیغمبر آخر الزمان کے اور قرآن کے ناسخ ہوئے

اونکی

jabir.abbas@yahoo.com

اون کے پیشوا آپہیں صاحب لائے تو قرآنکو جلا ہی دیا اور پہر اچہے رہے اور ایمان
اور اسلام مین فرق نہ آیا اور اونکے برا کہنے سے شیعون کے دشمن ہین اور پیغمبر
کی بیٹی کا گہر جلایا قرآن کو جلایا پیغمبر پر افترے کئے اور ہذیان کی تہمت کی کہ اگر
کسی ادنی کو کہو تو وہ بہی مارے ڈالے پس معلوم ہوا ہم جو کرین تو کافر ہو جائیں
اور صحابہ جو کچہ کرین وہ معاف ہے اور کہتے ہین کہ یہ عشرہ مبشرہ تہے یعنے رسول خدا نے
انہین بشارت دی ہے کہ جو چاہو کرو سب معاف ہے یہ بہی دروغ ہے کہ خداوند
عالم قرآن مین پیغمبر کو فرماتا ہے کہ قُلْ اِنِّیْۤ اَخَافُ اِنْ عَصَیْتُ رَبِّیْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ
کہ کہہ اے پیغمبر مین خایف ہون اگر عصیان اون خدا کا روز قیامت سے اور
صحابہ کو کہین چاہو قرآن جلاؤ چاہو اہل بیت کو قتل کرو آزار پہنچاؤ چاہو ویسے
وصی خلیفہ کو قتل کرنے آؤ چاہو مجہے مجنون بناؤ سب معاف ہے شیخ ابن ابی
الحدید کہ علمائے اہل سنت سے ہین لکہتے ہین کہ جناب امیر سے جب عایشہ لڑنے
آئین زبیر سامنے جناب امیر کے آ اور کہنے لگا کہ عثمان نے وہ حدیث بیان کی تہی
آپنے تصدیق اوسکی نہ کی اور حالانکہ وہ عشرۂ مبشرہ سے تہے حضرت نے فرمایا عشرہ
مبشرہ سے کون کون ہے کہا کہ ابوبکرؓ عمرؓ عثمانؓ ابو عبیدہ جراحؓ سعدؓ سعیدؓ طلحؓ
زبیرؓ عبد الرحمنؓ اور یہ کہکے چپ ہوا حضرت نے فرمایا کہ دسوان کون ہے کہا آپ
حضرت نے فرمایا کہ مجہے بہی حضرت نے فرمایا ہے کہا ہان بیشک حضرت نے فرمایا تم
دیتے ہو کہ مجہے حضرت نے بشارت دی ہے بہشت کی مین تمہارے بشارت بہشت
گواہ نہین ہون کہ تمہین رسول خدا نے جنت کہا ہو پس زبیر رونے لگا اور چلا گیا
زبیر کو دیکہئے کہ بشارت بہشت کے بہی گواہ ہین اور قتل پر کمر باندہ سکے

اُنہونے بہی آئے ہین اور عایشہ کو بہی لڑانے لائے ہین وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ کو بہول
گئے اور پہر مسلمان رہی اور عجیب تماشا ہی اپنی تو حدیث وضعی مخالفو انکو
صحیح سے زیادہ قرآن سے زیادہ معتبر جانتے ہین اور شہرت دیتے ہین اور
ہمارے باب مین جو صحیحہ وارد ہوئے ہین انہین ضعیف سے بہی اضعف
کردیتے ہین چنانچہ جناب رسول خدا نے فرمایا کہ یا علی شیعتک ہم الفائزون
یوم القیامۃ اے علی شیعہ تیرے رستگار ہین قیامت کو اور اخطب خوارزم نے
روایت کی ہی کہ جناب رسول خدا نے فرمایا کہ خدا نے میرے بہائی علی ابن
ابیطالب کے لئے وہ فضائل مقرر کئے ہین کہ انکا کوئی احصا نہین
کرسکتا فمن ذکر فضیلۃ من فضائلہ مقراً بہا غفر اللہ لہ ما تقدم من ذنبہ
وما تاخر جو شخص ایک فضیلت انکی فضائل سے بیان کرے در حالیکہ
اعتقاد رکہتا ہو خدا اوس کے گناہان گذشتہ اور آیندہ بخشدیتا ہی پس
وہ اگر عشرہ بموجب حدیث وضعی کے عشرہ مبشرہ تہے تو ہم قول جمیع مخالفین
سے گروہ اثنا عشریہ مبشرہ ہین پس سوال اول کا معین یہ تقریر بہی ہوگئی
کہ ہم جسے جو چاہین کہین ہمین معاف ہی ہمارا فرقہ بیشک ناجی ہے +
غرض آمدیم بر سر مطلب اب ہم ایسے سوال کرتے ہین کہ آیا یہ لوگ قابل
اولو الامر ہونے کے تہے یا جنکو رسول خدا نے فرمایا علی منی بمنزلۃ ہارون
من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی اور فرمایا علی منی بمنزلۃ راسی من بدنی
اور فرمایا انت وصیی و خلیفتی من بعدی بہت سے حدیثین اسی مضمون کی وارد
ہوئے ہین کتب مخالفین مین اور خداوند عالم نے فرمایا کونوا مع الصادقین

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

یعنے صادقین کے اطاعت کرو مفسرین اہل سنت نے لکھا ہے کہ مراد علی ابن
ابی طالبؑ ہین اور روایت ہے علمائے اہل سنت نے تفسیر وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى
مین لکھا ہی کہ جناب رسولِ خدا سے پوچھا آپکا خلیفہ بعد آپکے کون ہوگا
کہ ناگاہ ایک ستارہ آسمان سے چلا حضرت نے فرمایا کہ جسکے گھر مین یہ ستارہ
اوترے وہی میرا خلیفہ ہے سب اپنے گھر دل مین ڈر سے وہ آتے آتے خانہ
جناب امیر مین مثل ... اوتر ان ہوا اور پھر جانب آسمان بلند ہوا منافق
کہنے لگے کہ پیغمبر محبت علی مین گمراہ ... پس ہم ان باتون مین جو چاہتے ہین وہ
کہتے ہین کہ یہ آیہ نازل ہوا وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى وَمَا يَنْطِقُ
عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْىٌ يُّوْحٰى یعنے قسم ہے ستارہ کی جب اوترا نہین گمراہ
ہوا صاحب تمہارا اور نہ غاوی ہوا پس گمراہ اور غاوی کہنے والا معلوم
ہوا کہ یہ کلمات کسنے کہے جب کلمہ پیغمبر کا واضح ہوا کہ یہ کہنے والے تھے اور اسی
طرح شان نزول آیہ اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ
الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رَاكِعُوْنَ مین وارد ہوا ہے اخطب خوارزم
اور علمائے اہل سنت راوی ہین کہ حضرت سے صحبت مین کسی نے پوچھا کہ
آپکا خلیفہ کون ہے حضرت نے دعا کی خلاصہ یہ ہے کہ خداوندا میرے بھائی
موسیٰ نے دعا کی تھی تو نے ہارون کو خلیفہ اون کا کیا مین تجھسے دعا کرتا
ہون کہ میرے بھائی علیؑ کو میرا خلیفہ کر کہ یہ آیہ نازل ہوا حضرت نے کہا چلو
دیکھنے یہ عمل خیر کسنے کیا پس مسجد مین آئے تو وہ سائل انگوٹھی لئے کھڑا تھا
حضرت نے پوچھا کسنے یہ انگوٹھی دی تھی اوسنے کہا اس نمازی نے ۔ اسی نے

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

حضرت نے تکبیر کہی اور فرمایا الحمد للہ کہ خدا نے میری دعا کو قبول کیا اس سے
ظاہر ہوا یہ آیہ یا ایہا الرسول بلغ الخ نازل ہوا یعنے جب حجۃ الوداع سے حضرت
پھرے تو یہ راہ مین نازل ہوا غدیر خم مین حضرت نے سب کو جمع کر کے فرمایا کہ
جو رسول دنیا سے گیا اوسنے اپنا جانشین قایم کیا مجھے بھی حکم خدا ہوا ہے
پھر فرمایا الست اولی بکم من انفسکم قالوا بلیٰ یعنے آیا مین نہین ہون
تمہارا اولی بالتصرف تمہارے نفسون سے سب نے کہا کہ آپ ہین قال من کنت
مولاہ فہذا علی مولاہ اور ہاتھ پکڑ کر جناب امیر کا اوٹھایا اور فرمایا جسکا مین
صاحب تصرف اور اختیار ہون اوسکا علیؑ صاحب تصرف اور صاحب اختیار
ہے اور اکثر اہل سنت کی تفسیرون مین موجود ہے اور سب نے آپکے مبارکباد دی
چنانچہ عمر نے آکے بھی کہا بخ بخ لک یا علی اصبحت مولای و مولی کل مومن و مومنۃ
مبارک اے علیؑ کہ تم مولا ہوے میرے اور ہر مومن اور مومنونکے اب کونسی
بات باقی رہی پھر ابو سعید خدری سے منقول ہے کہ پھر آیہ الیوم اکملت لکم
دینکم نازل ہوا پس معلوم ہوا کہ بے اقرار و اعتقاد امامت و ولایت جناب امیرؑ
دین ناقص ہے پھر اخطب خوارزم روایت کرتا ہے کہ یہ ہی قول علمائے اہل سنت
کا ہے کہ جبرئیل نازل ہوے اور عرض کیا یا رسول اللہ خدا نے فرمایا ہے کہ
حکم دو اپنی امت کو کہ علیؑ کا کوئی نام لیکے نہ پکارے بلکہ امیر المومنین کہا
کرین اے منصفون غور کرو اب کونسی بات باقی رہی خلافت پر جناب
امیرؑ کی اور بعد رسول خدا کے جتنے تھے سب امیر المومنینؑ کہلانے لگے
یہ غاصب تھے یا نہ کسنے انہین امیر المومنینؑ کہا تھا ان دلایل واضحہ پر بعضے

jabir.abbas@yahoo.com

علمائے اہلسنت سے کہتے ہین کہ مولی کے معنے اولی بالتصرف کے فقط نہین ہین دوست
اور غلام کے معنے بھی ہین اب یہ عداوت نہین تو کیا ہی کہ رسول خدا نے پہلے
فرمایا اَلَستُ اَولیٰ بِکُم مِن اَنفُسِکُم اس سے دوست مراد ہی یا غلام کہ اولے
بالتصرف مِن اَنفُسِکُم سے صاف ظاہر ہی پھر اوس کے بعد فرمایا مَن کُنتُ
مَولاہُ فَہٰذَا عَلِیٌّ مَولاہُ اس سیاق عبارت سے سوائے صاحب تصرف کے
بھلا اور بھی معنے بنتے ہین خَتَمَ اللہُ عَلیٰ قُلُوبِہِم اور دلیل واضح تر سنو کہ ثعلبی
تفسیر سَأَلَ سَائِلٌ بِعَذَابٍ وَاقِعٍ مین لکھتا ہی کہ آیا حارث بن نعمان اور
کہنے لگا یا رسول اللہ تمنے ہمین حکم دیا کلمہ پڑھنا نماز کو کہا ہمنے نماز پڑھی روزہ
رکھا زکوۃ دی اب جو نیلے جاتے ہو اور اپنے ابن عم کو ہمپر حاکم کیا یہ بات بھی
تمہاری طرف سے ہی یا خدا کی جانب سے حضرت نے فرمایا قسم ہے خدا کی جسکے
قبضہ قدرت مین میری جان ہی کہ یہ امر اسی کی جانب سے ہی پس وہ یہ سنکے
سوار کی جانب چلا اور کہتا تھا کہ خداوندا اگر یہ حق ہے تو اوس پر
پر ایک پتھر گرا کہ وہ واصل ہو پس ابھی وہ اپنے سواری تک نہ
پہنچا تھا کہ ایک پتھر آسمان سے اوس کے سر پر لگا جس سے اوس منافق کی جان نکل گیا اور
واصل جہنم ہوا پس دیکھا یہ ماجرا کیسا امر ہے زیادہ اولی اور دلیل خلافت جناب
امیر پر یہ واضح تر چاہیئے ہے مگر دشمنان دین سے اِتَّخَذُوا اَیمَانَہُم جُنَّۃً فَصَدُّوا
عَن سَبِیلِ اللہِ مین رہے انھوں نے جلدی کی اور حسین شیعہ ملا بنایا اور یہ
کہ جناب رسول خدا کو زہر دیا شیخین کی کتابون مین لکھا
کیتون مین لنگر پھر کے نتھا ہی کہتا اوسکا پھٹ گیا اور گر ہے پیشانی سے

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

لیے تقدا وہما پہنچے تھے اور حذیفہ ہنکاتے تھے ناقہ حضرت کو حذیفہ نے
پوچھا یا حضرت یہ کون لوگ ہین جنکے نام اونکے بتائے اور بجلی چمکی کہ
حذیفہ نے سب کو دیکھ لیا اور جناب صادق علیہ السلام سے نام اُنکے
ظاہر ہین اور حذیفہ سے بہی عمر پوچھا کرتے تھے کہ مین منافق ہون یا مومن اور
یہ صحیح بخاری مین مرقوم ہی حذیفہ کہتے تہے کہ مین کیونکر ان ... رسول خدا کو
بتاؤن تو آپ دیکھتے اپنے تئین اور حذیفہ نے زمانہ خلافت ظاہری
جناب امیر مین سب کے نام ... ہین یہ ہمارے کتب مین ہی اور سنو کہ
وہ اول چار جو انکے خلیفہ بنائی ہوئے تو برحق ہین اور جو حکم خدا سے
خلیفہ تھے اونکی خلافت ثابت نہین ہوتی یہ اسلام ہی یا کفر اور ایسے
مخالفان خدا اور رسول جو برائت کافر ہوتا ہی واللہ انکو خلیفہ جاننا
ایسا ہی کہ ... ن کو خدا جاننا اور مسیلمہ کذاب کو پیغمبر جاننا اور ایسے
لوگ اولوالامر پیغمبر آخر الزمان کے نہین ہو سکتے ہین کہ خدا فرماتا ہی لا ینال
عہدی الظالمین یعنی نہ پہنچے گا عہد میرا ظالمونکو اور پہر فرماتا ہی لا ترکنوا
الی الذین ظلموا فتمسکم النار اور میل نکرو ظالمونکی جانب کہ پہنچے تمہے
آتش جہنم مس کریگی جہاں علم ہو کہ میل نکرو انکی جانب اونکو امام جانو
محبت کرو ... مسلمان کہلاؤ غور کرو غافل نرہو کہ تمہارے عالم کیا کہہ گئے
ہین جب خلافت جناب امیر کی ثابت ہی تو سب ائمہ اثنا عشر کی خلافت اور
امامت ثابت ہوا اور انکا منکر منکر نبوت اور منکر خدا سے سمجھو کہ جب خدا نے
اپنے پیغمبر کو حکم کیا آیہ یا ایہا الرسول مین کہ ان لم تفعل فما بلغت رسالتہ

jabir.abbas@yahoo.com

یعنے اگر اوس حکم کو ہمارے نہ پہنچایا تو کسی حکم کو ہمارے نہ پہنچایا بلکہ حضرت نے اوس حکم کو پہنچایا اب جسنے اوس حکم کو نمانا اور جناب امیر کو خلیفہ نجانا پس اوسنے کسی حکم خدا کو نمانا یہ بات اس سے ظاہر ہوئے ایک جب خلافت جناب امیر کی ثابت ہوے تو سب ائمہ کی خلافت اور امامت ثابت ہے کہ ایک دوسرے کو بحکم خدا و رسول خلیفہ کرتا گیا مگر چونکہ خلافت کا بیان ہے کا ہے سب کا وضوح کردینا چاہیے حالانکہ وس حدیثین صحاح ستہ مین بعبارات مختلف اور مضمون متحد وارد ہوے ہین کہ حضرت نے فرمایا لا یزال امر الدین قائما حتی یکون فیہم اثنا عشر خلیفۃ کلہم من قریش یعنے ہمیشہ رہیگا یہ دین باقی تا آنکہ ہون بیچ اسکے بارہ خلیفہ اور سب قریش سے ہونگے اب سنی بتادین کہ بارہ خلیفہ بنابر اونکے مذہب کے کون ہوے اور ہم سے سن لو کہ جو تمہارے کتب سے بھی بنابر ہمارے مذہب کے ثابت ہین اور ہماری کتابون مین نہایت توضیح اور تفصیل سے اونکا بیان ہوا ہے پس پنبۂ غفلت کو کانون سے نکالو اور اس استعجاب مین نہو کہ صحابہ صحبت رسول خدا مین رہکر برے کیونکر ہوے چنانچہ بعضے جاہل عالم نما ایسے باتین جاہلون کی بہکانے کو کرتے ہین کہ صاحب ہمارے صحبت مین آدمی کو اثر ہوجاتا ہے پیغمبر کی صحبت کا ابوبکر و عمر وغیرہ کو اثر نہوا یہ اوس نادان سے کہو کہ یہ تو سارے قرآن کا انکار کرتا ہے کہ خداوند عالم فرماتا ہے اذا جاءک المنافقون الخ دیکھو کیا فرماتا ہے کہ تیری صحبت مین آکے نبوت کی تیری گواہی دیتے ہین کہ تو پیغمبر ہے مگر وہ جھوٹے ہین قسمون کو

jabir.abbas@yahoo.com

سپر بنایا تو تارا خدمت بازر کھین حرو ہوا اور یہ اسی سبب سے کہ ایمان لا
یہ کافر ہو گئے ایسے حال تمہارا ہین بہت ہین فرق اتنا کہ جو حکم پہنچا
کہ بطرح پر سینے سے کیا نا مردہ ہم کہتے ہین یہی لوگ تھے جیسے ہم کہتے
اور دلیلین اوسکی آگے لاتے ہین اور یہ اسد تعجب ہے تمہارا عبث
شیطان ایک سے رانہ درگاہ ہوا آٹھ ہزار برس کی
غارت ہو گئی انکار سجدہ آدم سے اور حالانکہ یہ دلیل کیا تھا انا خیر
من نار وخلقتہ من طین کہ تو نے مجھے نار سے پیدا کیا اور آدم کو مٹی سے
تو اپنی فضیلت بھی جناب امیر اپنی بیان کی
بڑہ کے سے کہ بعد پیغمبر کے سوائے خلافت بخش دیا جا سکتا
تو شیطان انکار سجدہ کیا حضرت آدم کا اور کیا تھا اے اون لوگو
انکار حکم خدا کیا پیغمبر کو نہ مانی نسبت وصی کی خلافت جناب امیر کا انکار کیا
خلافت کا دعوی کر کے خلیفہ بن بیٹھے نہ حجت و دلیل بہرہ مسلمان رہی پس
بتاؤ اے اہل سنت کہ ہماری بعض دلیلین تو تم نے سنین اب تم بیان کرو کہ
آپکے ابوبکر و عمر و عثمان کی خلافت پر کونسی دلیل ہے اگر کہین حکم خدا انکے
خلافت پر آیا ہے تو بسم اللہ بتاؤ یا پیغمبر نے ارشاد کیا ہو تو سناؤ اور اگر
ارشاد خدا و رسول نہین ہوا تو خلافت خلاف حکم خدا و رسول ہے تو سب
باطل ہے اوس کا بیان کرنا اور پوچھنا کیا ہے پس جو انکی خلافت پر حکم کرتے
ہین بغیر حکم خدا وہ سب کافر ہین جیسے دعوائے خدائی فرعون کا اور نبوت
مسیلمہ کذاب ہے ویسی ہی یہ خلافتین تھین پس جو فرعون کو خدا اور مسیلمہ کو

[illegible] نے وہ ثلاثہ کو خلیفہ جانے جیسا [illegible] بھی بھی ہم کہ جناب [illegible]
[illegible] نہین ہو گئے لیس ہم [illegible] بھی [illegible]
[illegible]
[illegible] تھے یہانتک کہ [illegible] علما [illegible]
[illegible] اہل سنت سے ہم روایت [illegible] سلیمان راعی سے کہ کہا سلمان
[illegible] مینے جناب رسول خدا سے کہ حضرت نے فرمایا کہ شب معراج جب مجھے آسمان پر
لیگئے قال الجلیل آمن الرسول بما انزل الیه من ربه یعنی خدا نے فرمایا
ایمان لایا پیغمبر جو نازل کیا گیا اوسکی جانب خدا سے فقلت والمؤمنون
[illegible] کہ مومن بھی ایمان لائے قال صدقت یا محمد من خلفت فی
امتک قلت خیرها قال علی ابن ابیطالب قلت نعم خدا نے فرمایا سچ کہا تم نے
اے محمد اب بتاؤ تم تو یہاں آئے اپنی جا امت میں کسے چھوڑ آئے ہو [illegible]
بہترین امت کو خدا نے فرمایا علی ابن ابیطالب کو عرض کی [illegible] سے
خداوند عالم قال یا محمد انی اطلعت الی الارض اطلاعة فاخترتک منها
فشققت لک اسما من اسمائی فلا اذکر فی موضع الا ذکرت معی فانا
المحمود وانت محمد ثم اطلعت ثانیا فاخترت منها علیا فشققت له اسما
من اسمائی فانا الاعلی وهو علی خداوند عالم نے فرمایا اے محمد مینے نظر
کی زمین مین پس اختیار کیا اور برگزیدہ کیا اہل زمین سے تجھے اور اپنے
ناموں سے تیرا نام مشتق کیا تا جہان مین ذکر کیا جاؤن تو بھی ذکر کیا جائے
میرے ساتھ مین ہون محمود اور تو ہے محمد پھر نظر کی مینے ثانیا پس اختیار کیا

تمامی اہل زمین سے علی کو اور اوس کے لئے ایک نام نکالا اپنے ناموں سے
پس میں اعلی ہوں اور وہ علی ہے یا محمد انی خلقتک وخلقت علیا وفاطمۃ
والحسن والحسین والائمۃ من ولدہ من نوری وعرضت ولایتکم علی
اہل السموات والارض فمن قبلہا کان عندی من المومنین ومن جحدہا
کان عندی من الکافرین یعنے اے محمد میں نے تمہیں پیدا کیا اور پیدا کیا
علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین کو ائمہ کو جو اولاد حسین سے ہیں اپنے
نور سے اور عرض کیا تمہاری ولایت کو اہل آسمان اور اہل زمین پر۔
پس جسنے قبول کیا اونکی امامت و ولایت کو ہوگا نزدیک میرے وہ مومنین
سے اور جسنے انکار کیا تمہاری ولایت کا اور امامت کا ہوگا نزدیک میرے
وہ کافروں سے یا محمد لو ان عبدا من عبیدی عبدنی حتی ینقطع او یصیر
کالشن البال ثم اتانی جاحدا لولایتکم ما غفرت لہ حتی یقر بولایتکم اے محمد
اگر کوئی بندہ میرے بندوں سے عبادت کرے کہ جان بدن سے نکل جاوے
یا کثرت مشقت عبادت سے پوست خشک ہوکے بدن میں چمٹ جاوے اور وہ
میرے پاس آوے تمہارے ولایت کا منکر ہرگز نہ بخشونگا تا آنکہ اقرار کرے
اوسے یا محمد تحب ان تراہم قلت نعم یا رب فقال التفت عن یمین العرش
فالتفت فاذا بعلی وفاطمۃ والحسن والحسین وعلی ابن الحسین ومحمد
ابن علی وجعفر ابن محمد وموسی ابن جعفر وعلی ابن موسی ومحمد ابن علی
وعلی ابن محمد والحسن ابن علی المہدی فی ضحضاح من نور قیام یصلون
وہو فی وسطہم کانہ کوکب دری یعنے فرمایا خدا نے اے محمد دوست رکھتے

jabir.abbas@yahoo.com

ہو کہ دیکھو ان سب کو عرش کے جانب راست ارشاد ہوا اے رب تعالی
دیکھو مین اودہر متوجہ ہوا پس ناگاہ علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنینؑ اور علی ابن الحسینؑ
اور محمد ابن علیؑ اور جعفر ابن محمدؑ اور موسی ابن جعفرؑ اور علی ابن موسیؑ اور محمد
ابن علیؑ اور علی ابن محمدؑ اور حسن ابن علیؑ اور مہدیؑ ایک نور مثل آفتاب
کے ہین اوسمین کہڑے ہین نماز مین مشغول اور مہدیؑ اونمین مثل کوکب درخشان
کے ہین فقال یا محمد ہولاء الحجج وہو الثائر من عترتک وعزتی وجلالی انہ الحجۃ
الواجبۃ لاولیائی والمنتقم من اعدائی پس فرمایا اے محمد یہ ہین حجت میرے
اور مہدیؑ عوض خون لینے والا ہی تیرے عزت کا ظالمونسے جو جفا کرینگے
تیرے اہلبیت پہ اور شہاب الدین حنفی نے بہی اسی مضمونکی روایت نقل کی ہی
اور اخطب خوارزم نے روایت کی ہی جناب امیرؑ سے کہ خلاصہ اوسکا یہ ہی
کہ حضرتنے فرمایا کہ مین وارد حوض کوثر ہونگا تمہارے ساتھ اے علیؑ تم
ساقی اوسکے ہوگے اور حسنؑ نشان اوسکا ار رجلے تعیش محبان علی بنائینگے
اور حسینؑ حکم کرنیوالے ہونگے اور علی ابن الحسینؑ اسباب مہیا کرتے ہونگے
اور محمد ابن علیؑ خبر کنندہ ہونگے اور جعفر ابن محمدؑ آگے آئینگے اور موسی ابن
جعفرؑ شمار کرینگے دوستونکو اور دشمنونکو اور علی ابن موسیؑ زینت دینگے
مومنونکو اور محمد ابن علیؑ مرتبہ بمراتب جگہ دینگے جنت مین اور علی ابن محمدؑ
تزویج کرینگے حورونکو ساتھ شیعونکے اور حسن ابن علی چراغ اہل جنت
ہین اور ہادی شفیع شیعیان ہونگے روز قیامت کو اوس جاکہ رخصت
نہین دیتا خدا واسطے شفاعت کے مگر جسکے لیے چاہے اور راضی ہوا انتہی

پس شور کرنا اے ہشام بہشت کو جناب رسولخدا اپنی امت کے لئے تشریف لیجانے کے
اسمین کوئی خرابی نہیں ہے آگہ جہت ہمارا زمانہ دنیا مین پہونچا اسوقت [illegible]
عقلمند ہو جو اعتقاد رکھتے ہین کہ ستمہ اتباع امت کو [illegible]
اور ہشام خدمت مین جناب امام [illegible] حاضر ہوا اور [illegible] کے
[illegible] حضرت نے فرمایا اے ہشام کہانکا امر شیعے ارشاد ہوا [illegible]
تمہارے [illegible] وہ [illegible] تہاری [illegible] کیا اے شیخ [illegible] سوال
رکھتا ہو [illegible] الحمد [illegible] پوچھا کہ تیرے اثنا عشر مین [illegible]
[illegible] شیخ جو [illegible] پوچھا [illegible]
[illegible] پوچھا اور [illegible] کیا [illegible] ہو کہا [illegible]
کیا [illegible] مضمون [illegible]
[illegible] الرقیب [illegible]
بتا بات نے کہا یہ [illegible] السماء [illegible]
فرزند [illegible] خدا نے [illegible]
[illegible]
کہا اے شیخ [illegible] خدا نے اتنی بسم السما [illegible] تو شاہ [illegible]
کہ اتنی بڑی امت رسولخدا کی قیامت تک باقی ہے [illegible]
حالانکہ گرنا البس مبہوت ہو گیا اور کہنے لگا کہ [illegible]
حضرت نے فرمایا اے ہشام یہ دلیل امامت تو نے کہان دیکھی تھی عرض کے
ہشام نے یا حضرت میرے جیمین یون ہی آیا حضرت نے فرمایا یہ دلیل صحیفہ

صحیفہ ابراہیم مین لکھی ہے انتہی پس حق وہی ہے جو قرآن مین وارد ہوا اور
رسولخدا نے خلیفہ گردانا اور اگر خدا اور پیغمبر خدا نے خلیفہ مقرر نہ کیا تو صحابہ
کثیر العقل کون تھے خلیفہ مقرر کرنیوالی پس یہ بدعت کیونکی خدا اور رسول کے
نزدیک تو امام کی ضرورت نہ تھی پھر یہ کون تھے خلافت مقرر کرنیوالے پس یہ
بدعت ٹھہری وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ذِي ضَلَالَةٍ سَبِيلُهَا إِلَى النَّارِ یعنے سب
بدعتین ضلالت ہین اور ہر فرقی ضلالت کی راہ جہنم ہے اسکا ہمین جواب دیجیے
اور یہ جو دلیل بے سروپا کرتے ہو کہ اونکی خلافت اجماع سے ہوئی ہے تو ہم کہینگے
کہ یہی ہمین دکھا دو کہ حضرت نے فرمایا ہو کہ جسپر اجماع امت ہوا وسے خلیفہ کرنا
پس تمہارے علما نے تین دلیلین بجاے خود ٹھہرائی ہین ایک اجماع ایک استخلاف
ایک غلبہ یہ سب بے سروپا ہین اپنی خواہش نفس کے موافق ہین اور خلافت
رسول حکم خدائی سے ہوتی ہے پس سنی کہتے ہین خلافت ابوبکر پر اجماع ہوا
اور کہتے ہین حضرت نے فرمایا تھا کہ میری امت گمراہی پر جمع نہ ہوگی یہ بات
ظاہر البطلان ہے کہ سامنے حضرت کے تو یہ حال تھا جو بیان ہوا بعد حضرت کے
کونسی توقع تھی اور اگر اسے تسلیم بھی کرین تو کہتے ہین ہم کہ اگر اجماع سے
تمامی امت مراد ہے تو یہ بھی نہین ہوا کہ تمام امت کا اتفاق ہوا ہو
کا انصار کہتے تھے مِنَّا أَمِيرٌ وَمِنْكُمْ أَمِيرٌ یعنے ایک تم مین سے امیر ہو اور ایک
ہم مین سے امیر ہو اور بنی ہاشم اور اصحاب صالحین مثل سلمان وغیرہ جناب امیرؑ کے
ساتھ دفن جناب رسولخدا مین مشغول تھے اور اتفاق خلافت جناب امیرؑ پر تھا
کہ جس قصور پر گھر جناب امیرؑ کا جلالیا جاتا تھا پس تمام امت کا تو اجماع نہ ہوا اگر ہو

jabir.abbas@yahoo.com

بعض امت کا اجماع کافی ہے تو ہم کہینگے کہ امت دو قسم پر ہے ایک امت مرحومہ جسے ناجی فرمایا ہے اور جسکی شفاعت کا وعدہ کیا ہے اور باقی امت ملعونہ کہ جو ناری ہے پس جس اجماع مین کہ بنی ہاشمؑ اور سلمان اور خذیفہ وغیرہ اور حسنینؑ اور جناب فاطمہؑ اور جناب امیرؑ داخل ہونگے وہ صحیح ہوگا یا اون لوگونکا اجماع کہ جو خلافت کے خوشی مین ایسے مصروف تھے کہ دفن رسولخدا مین بھی شریک نہ ہوئے ایسے نافرمان خدا اور رسول کہ جنہین تمہارے مولوی روم ارشاد کرتے ہین

اہل دنیا کافران مطلق اند	روز و شب در زق زق و در بق بق اند
اہل دنیا کار دنیا ساختند	مصطفٰےؐ را بے کفن انداختند

پس اہلسنت مولوی روم صاحب کو تو کچھ نہین فرماتے کہ اتنا بڑا کلمہ صحابہ کو کہگئے آیا شیعہ ہی گنہگار ہین پس ہم کہتے ہین کہ یہ اجماع باطل ہے اور یہ بات ظاہر ہے اور اگر بعض امت کا اجماع صحیح ہے تو بہترین صحابہ نیک بالاتفاق شریک تھے وہ خلافت کیون نہ صحیح ہوگی اور اگر امت کا اجماع گمراہی پر نہین ہوتا بنابر قول اہل سنت کے تو شیعہ کا اجماع جو برا کہتے غاصبان حق جناب امیرؑ پر واقع ہے باطل اور ضلالت کیون ہوگا اس اجماع کو بہے صحیح اور حق جانو کہ اس اجماع مین سب اہلسنت جو اولوالامر تھے شریک تھے اور دوسرے اجماع اور ایک دلیل سے بھی باطل ہے کہ کسی نبیؐ نے حضرت آدم سے تا حضرت خاتم امت کو بے جانشین چھوڑا ہے یا کسی امت نے اجماع سے خلیفہ کیا ہے یا کسی نبیؐ نے بی حکم خدا بے دعا کیئے خلیفہ کیا ہو تو بتاؤ اگر کسی امت نے نبیؐ اپنا مقرر کیا ہو تو خلیفہ بھے

مقرر کرین یہ بدعت تازہ اور ظلم بے اندازہ ہی یہ ایسا ہے کہ پتھر کا ایک بت
تراش کے بنایا اور اوسے خدا قرار دیا اگر وہ خدا ہو جاوے تو یہ خلیفہ ہو جاے
کہ اونکی خدائی پر بھی لاکھو کافر متفق ہین وہ بولتے نہین یہ بولتے ہین تو بے تکی
بولتے ہین کہین اتہام خدا پہ کہین رسول پر کرتے ہین انکا بولنا بدتر ہی اونکے
نہ بولنے سے وہ بت جہنم مین نجاینگے اور یہ جہنم مین عذاب سخت مین معذب
ہونگے پس یہ بدتر ٹھہری اول سے اور اس سے زیادہ بطلان پر اس بدعت کے
یہ دلیل قاطع عرض کرون ابن عباس سے روایت ہی کہ جب خدا نے فرمایا اِنِّی
جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً یعنی مین زمین مین خلیفہ گردانونگا ملائکہ نے عرض کے
اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَیَسْفِکُ الدِّمَاۗءَ آیا گردانیگا زمین مین اوسے جو فساد
کرینگے اور خون ریزی کرینگے وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ یعنی ہم تسبیح اور
حمد اور تقدیس تیری کرتے ہین ظاہرا ملائکہ کی یہ مراد تھی کہ ہمین سے خلیفہ گردانے
پس خداوند عالم نے فرمایا جو مین جانتا ہون تم نہین جانتے پس خدا نے تعلیم
اسماء حضرت آدم کو کیے اور ملائکہ سے فرمایا بتاؤ ان اسماء کو اگر سچے ہو قَالُوْا
لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَکِیْمُ ابن عباس نے کہا کہ جناب رسول خدا نے
فرمایا کہ حکم خدا ہوا اون ملائکہ کو کہ ہٹ جاو ہمارے حکم مین دخل دیا اور اعتراض کیا
وہ ہٹ گئے جب لجاج کیا اونہون نے تو حکم ہوا کہ چوتھے آسمان پر ہمنے بیت المعمور
بنایا ہے ستر ہزار فرشتے ہر روز جا کے وہان طواف کراوین ابن عباس کہتے ہین
کہ حضرت نے فرمایا کہ اوس روز سے فرشتے آتے ہین وہ ستر ہزار جو پہلے روز
آئے تھے آجتک اونکے باری نہین آئی پس اب غور کرو اے صاحبان انصاف

کہ اپنے فرشتونکا اجماع فرشتونکی خلافت پر قبول نہوا بلکہ مورد عتاب
ہوے حالانکہ سب معصوم تھے اور آپکے خلیفہ کے خلافت پر اجماع
کرنیوالے نہ معصوم نہ محفوظ بلکہ اسلام مین اونکے امت مین اختلاف ہے
خود اپنے ایمان اور نفاق کا حال نہ جانتے تھے اور نبوت مین شک کیا
کرتے تھے پس دوسرے کا حال کیا جانتے ہونگے یہ اجماع کب درست ہوا
اور دیکھو کہ خداوند عالم حاکم تھا مگر اونکو علم آدم سے عاجز کیا یہان جناب امیر سا
عالم موجود کہ جسکا علم مشہور تھا وہ معزول ہوا اور جو جاہل مطلق تھے وہ
خلیفہ بنائے جاوین اونکی خلافت درست ہی سبحان اللہ غور کرو کہ فرشتے
اتنا کلمہ کہکے غضب الٰہی مین آگئے اور یہان پیغمبر کے تکذیب کرکے یہجر اور حسبنا کتاب اللہ
کہتے ہین پہر اونکے اجماع پر خلافت صحیح ہوتی خدا کا حکم جناب امیرؑ کو امیر المومنین
کہلانیکا ہوا تہا جیسا کہ گذرا اور اصحاب ثلاثہ باوجود فسق اور نافرمانی
خدا اور رسول کے امیر المومنین کہلانے لگے اور ہمیان خوش اعتقاد
اونکو خلیفہ خدا اور مقرب درگاہ کبریا جانتے ہین غرض خلاصہ سوال یہ ہے
کہ مجملاً صحت خلافت جناب علی ابن ابیطالبؑ کو جانا اور بطلان خلافت
صحابہ منکشف ہوے اب ہم یہ پوچھتے ہین کہ اگر خلافت اور امامت جناب
امیرؑ کی حق نہی تو صحابہ کا حال تہا کہ بنا بر اجماع شیعہ کے منکر امام مثل
منکر نبیؐ ہے اور اگر خلافت صحابہ حق اور صحیح تہی تو حال جناب امیرؑ اور جناب
فاطمہؑ کا کیا تہا کہ فعل امام پر اعتراض فعل نبیؐ پر ہے اور اگر کوئی سنی یہ
کہے کہ بنا بر مذہب اہلسنت منکر امامت منکر نبوت نہین ہے کہ امامت سنت ہے

jabir.abbas@yahoo.com

کچھ واجب نہین ہے تو ہم کہینگے کہ خوب ہوا اگر ہمارا مذہب حق ہے تو منکر امامت جناب امیرؑ کا فر ہوا اور اگر تمہارا مذہب حق ہو تو بھی ہمارا کچھ نقصان نہین ہے چنانچہ جابر ابن عبداللہ نے جناب امام حسینؑ سے عرض کیے یا ابن رسول اللہؐ جیسے امام حسنؑ نے معاویہ سے صلح کی آپ بھی کیون نہین یزید سے صلح کرتے حضرت نے فرمایا اے جابر آیا امام بحکم خدا کام کرتا ہے جو اونہین حکم تھا وہ اونہون نے کیا اور جو مجھے حکم ہے وہ مین کرتا ہون پھر بیعت کر مجھسے کہ تمنے امام کے فعل پر اعتراض کیا۔ یا ایک اعرابی نے دعوے کیا رسول خدا پر کہ آپنے گہوڑا مول لیا اور قیمت نہین دی حضرت نے فرمایا مین نے دی ہے ابوبکر آئے حضرت نے فرمایا حکم کرو انہین یہ بولے آپکو گواہ لانا چاہیے عمر آئے اونہون نے بھی مثل ابوبکر کے حکم کیا کہ جناب امیرؑ آئے حضرت نے فرمایا اے علیؑ تم حکم کرو حضرت نے عرض کی یا حضرتؐ آپنے قیمت دی حضرت نے فرمایا مین نے دی اعرابی کہنے لگا ادا ہے حضرت نے ایک تلوار ماری کہ اوسکا سر اوڑ گیا حضرت نے فرمایا یا علیؑ یہ کیا کیا حضرت نے عرض کی اوسنے آپکے تکذیب کی وہ کافر ہوا قتل اوسکا چاہیے تھا حضرت نے فرمایا یہ حکم تھا خدا کا پس جیسے پیغمبرؐ کی تکذیب ویسے امام کی تکذیب پس جناب فاطمہؑ انکی تکذیب کرتی دنیا سے گئین جناب امیرؑ اونکی تکذیب کیا کیے اور ہمیشہ اونکی خلافت کو باطل جانتے تھے اور حکم جابر و ظالم سمجھتے تھے چنانچہ ابن قتیبہ قصہ جنگ نہروان مین لکھتا ہے کہ جناب امیرؑ کے پاس ایک شخص آیا قبیلہ خثعم سے اور بیعت

علیؑ سے کتاب خدا اور سنت ہے رسولؐ اور سیرت شیخین پر چاہیے حضرت
نے فرمایا کہ سیرت شیخین کو کتاب خدا اور سنت رسول میں کیا دخل
کہ وہ دونو راوی ملا جامی ہے کتاب امامت اور سیاست میں لکھا ہے
جاء رجلٌ عند رسول اللہ و قال من خلفاءک و نقباءک بعدک فطلب
رسول اللہ حجر الختم علیہ بخاتمہ و قال من ختم علیہ بخاتمہ فہو خلیفتے یعنی آیا
ایک شخص خدمت رسول خدا میں اور عرض کرنی لگا یا حضرت آپکے خلفا
اور نقبا بعد آپکے کون ہونگے پس حضرت نے ایک پتھر طلب فرمایا اور
اوس پر مہر کی اور فرمایا جو اسپر مہر کر دے اسکو کچھ جھگڑا نہ رہا ثم قال
فختم علیہ بعد رسول اللہ علی ابن ابیطالب ثم الحسنؑ و الحسینؑ ثم علی ابن
الحسینؑ زین العابدین ثم محمد ابن علیؑ ثم جعفر بن محمدؑ ثم موسی بن جعفرؑ
ثم علی بن موسیؑ ثم محمد بن علی ثم علی بن محمدؑ ثم قال فجاء رجل علی باب الحسن العسکری
ابن علی النقی و قام منتظر الباذن و کان علیہ السلام فی دخل البیت فقال
علیہ السلام لرجل قم ادخل من کان یطلب فجاء فیما رجل فاذنہ فدخل
علی امام فقال علیہ السلام اعطنی حجر اختم علیہ اباءی فاخرجہ فختم علیہ العسکری
ملا جامی نے لکھا ہے کہ مہر کی اوس سنگ پر بعد رسول خدا کے علی ابن ابیطالب نے
پھر حسنؑ نے اور حسینؑ نے پھر زین العابدینؑ نے پھر محمد باقرؑ نے پھر جعفر صادقؑ
پھر موسیؑ بن جعفر پھر علی بن موسیؑ الرضا نے پھر محمد تقیؑ پھر علی نقیؑ نے
پھر کہا ملا جامی نے پس آیا ایک شخص وہ پتھر لیے ہوئے دروازہ امام
حسن العسکری پر اور کھڑا تھا کہ اجازت طلب کروں اور اندر بیٹھے تھے

اندر سے فرمایا کہ ایک شخص دروازہ پر ہے بلا لے وہ آیا تو دیکھا کہ ایک
فقیر کھڑا ہے اسسے کہا کہ حضرت بلاتے ہین جب سامنے حضرت کے آیا حضرت نے
فرمایا کہ لاؤ وہ پتھر جسپر میرے آباء طاہرین کی مہر کی ہے پس اوسنے
وہ پتھر نکالا حضرت نے اوسپر مہر کی اب کونسا شک باقی رہگیا ہے
ملا جامی کتاب نبوت مین لکھتے ہین امام مہدیؑ ابن حسن العسکری پیدا ہوے
فلانے سن مین اور علمانے بھی اقرار کیا ہے اور باقی سنی کہتے ہین
کہ پیدا ہونگے مگر فرزند حسن العسکری ہین یہ کونسا کلمہ حماقت کا ہے کہ
حسن العسکریؑ تو دنیا سے گئے اب اونکے بیٹے ہونگے اس کلمہ حماقت پر
تو استعجاب نہین کرتے ہین اور استعجاب کرتے ہین کہ عمر اتنی کیونکر ہوے
سبحان اللہ یہ لوگ خدا کی قدرت کے قایل نہین حضرت خضر کے
حضر عیسیٰؑ کی زندگی کے قایل ہین کہ اوسکے پہلے سے جیتے ہین اور
اپنے پیغمبرؐ کے اہلبیت مین تعجب ہے اور یہ نہین جانتے کہ زمانہ حجت خدا سے
خالی نہین رہتا یا آنکہ جناب امام حسینؑ کے وقت شہادت جب امام زین العابدینؑ
خیمہ سے نکلنے لگے تو حضرت نے منع کیا کہ اسے باہر نہ آنے دو تاکہ
نسل آل محمدؐ سے دنیا خالی نہو اور احمد حنبل نے روایت کی ہے کہ
کہ فرمایا جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے النجوم امان اہل السماء
فاذا ذہبت النجوم ذہب اہل السماء واہلبیتی امان اہل الارض
فاذا ذہب اہلبیتی ذہبت اہل الارض یعنے تمہارے امان اہل آسمان
ہین جب ستارے نہ رہینگے اہل آسمان نہ رہینگے اور اہلبیت ہمارے

jabir.abbas@yahoo.com

امان اہل زمین ہین جب میری اہلبیت نرہینگے اہل زمین
پس جب دیکھا ہمنے اہل زمین باقی ہین یقین ہوا کہ اور آنا و علی من نور
واحد سے صاف ظاہر ہے کہ اونمین فاصلہ غیر کا محال ہے او
اونکے بعد حسنؑ اور اونکے بعد حسینؑ پہر علی ابن الحسینؑ پہر محمدؑ بن علی
جعفرؑ بن محمد پہر موسیٰؑ ابن جعفر پہر علی ابن موسیٰ پہر محمدؑ بن علی پہر علی بن محمد
پہر حسنؑ بن علی پہر حجت ابن الحسن یعنے جناب محمد مہدیؑ صاحب الزمان
زندہ مثل خضر اور حضرت عیسیٰؑ کے ہین جب ارشاد خدا ہوگا ظاہر ہونگے
اور ایک دین کر دینگے سارے ادیان باطل کو دور کر دینگے وہ ہمارے
اولوا الامر ہین اور یہی قائم آل محمدؐ ہین جنکا حال حدیث سابق مین گذرا
یہ سب عالمترین خلق زاہدترین صاحبان معجزات وکرامات ہین کہ اکثر
سنیون نے اپنی کتابونمین لکھتے ہین اور حقیت امامت حضرات پر اور ایک
روایت سنو کہ شعبی علمائے اہلسنت سے ہے وہ کہتا ہے کہ خاص جبہ
اوسکا یہ ہے کہ حجاج کے سامنے مین روز عید قربانی حاضر تہا حجاج نے
کہا اے شعبی آجکے روز لوگ کیا کرتے ہین مین نے کہا قربانی
کرتے ہین صدقہ دیتے ہین عمل خیر و تقوی کرتے ہین وہ لعین بولا
کہ آج مین چاہتا ہون کہ ایک سید حسینی کو قربانی کرون کہ ناگاہ
ایک سید کو لاکر حاضر کیا طوق و زنجیر مین گرفتار حجاج کہنے لگا تو
فلانہ سید اور فلانے سید کا بیٹا ہے وہ بولی سچ ہے وہ بولا کہ تو
کہتا ہے کہ حسنینؑ ذریت رسولؐ خدا سے ہین وہ بولی مین تو کہتا ہون

jabir.abbas@yahoo.com

ہیں فرزند رسولخدا کے اور صلب رسول خدا سے ہین حجاج بولا اگر
قران سے اسے ثابت کردیگا تو مین چھوڑ دونگا اور یہ عبا تجھے
دونگا اور نہین تو قتل کرونگا وہ بولا کہ مین قتل سے ڈرتا
نہین مگر ثابت کرتا ہون انشاء اللہ یہ کہکے بسم اللہ پڑہی
حجاج بولا آیہ مباہلہ کو نہ مانونگا وہ بولا واللہ یہ حجت معتمد کہ خدا نے
ابناء رسول حسنین کو اور انفس رسول جناب امیر کو فرمایا ہے
مگر مین اور آیت سے حجت لاؤنگا اور یہ کہکے بسم اللہ کہی اور یہ آیہ
جو سورۃ العارفین مین ہے پڑہا وَ وَہَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَكُلًّا
هَدَيْنَا وَنُوحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ دَاوُدَ تا آنکہ اسجا پہنچا
کہ يَحْيَى وَعِيسَى وَإِلْيَاسَ كُلٌّ مِنَ الصَّالِحِينَ اور یہان حضرت
عیسی کے نام کو تلاوت مین نہ پڑہا یحیی اور الیاس فقط
کہا یعنے بخشا ہمنے واسطے ابراہیم کے یا نوح کے اسحاق اور
یعقوب اور سب کو ہدایت کی اور نوح کو ہدایت کیا اور
ذریت سے اونکے یعنے ابراہیم یا نوح کے انبیاء مذکور ہین کو آر
آیت مین ذکر کئے گئے تا آنکہ یحیی اور الیاس کو کہا تب ابن
تہی حجاج نے کہا تونے غلط پڑہا آیت کو کہ اس مین تو نام عیسی کا
بہی ہے سید بولا بہلا عیسی ذریت ابراہیم و نوح مین
کیونکر داخل ہوئے حجاج بولا مین بہت ہے ماننے کی طرف سے
سید بولا اسیطرح امام حسن و حسین بہی صلب رسولخدا سے

Presented by: Rana Jabir Abbas

بائیں طرف سے داخل ہوئے پس حجاج کے منہ مین گویا پتھر دیدیا بولا
کہ اے سید امامت حسین پر کون سے دلیل ہے وہ بولا قول رسول
خدا کہ حضرت نے فرمایا اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ اِمَامَانِ وَقَعَدَا یعنے حسنؑ
اور حسینؑ دونون امام ہین جہاد کرین یا نہ کرین اور فرمایا
اَلْحُسَیْنُ اِمَامٌ اِبْنُ اِمَامٍ اَخُو اِمَامٍ اَبُو اَئِمَّۃٍ تِسْعَۃٍ تَاسِعُهُمْ قَائِمُهُمْ یعنے
حسین امام ہے بیٹا امام کا ہے بھائی امام کا ہے باپ ہے نو
امامون کا کہ نوان اونکا قایم آل محمد ہوگا پس دیکھو اس سے
زیادہ کون سے حدیث صحیح ہوگے کہ دشمن قاتل سادات کے
سامنے بیان ہوے کہ اگر ذرا فرق پاتا تو قتل کر ڈالتا اور سارے
عالم اوسکے مجلس مین جمع تھے سنتے اوس حدیث کی تکذیب
نکی پس دیکھو کہ بالاۂ خلیفہ اہل بیت سے کہ سردار قریش تھے
فضل خدا سے ثابت ہوے اور سنو حدیث واضح ترکہ جسکا
راوی ملا جامی ہے کتاب امامت اور سیاست مین حاکم
ظالم اور عامل بالجور تھے اور اسیطرح ابن مردویہ اور صدر
الائمہ نے احوال روز شورے مین لکھا ہے اور اپنی خلافت
مین جو پہلے خطبہ پڑھا ابتدا اوس کی یہ تھے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ
لَقَدْ رَجَعَ الْحَقُّ اِلٰی مَکَانِہٖ اور خطبہ شقشقیہ مین مذمت خلفائی
سابقین کے کی ہے بیان اونکا موجب طویل ہے اور جناب امیرؑ
شیخین کو کاذب اور غادر اور خاین جانتے تہی جیساکہ صحیح مسلم مین

jabirabbas@yahoo.com

بگواہی عمر منقول ہے پس جب حال یہ ہو تو انکو خلیفہ اور امام جاننا خلاف خدا اور رسول اور اہل بیت ہے جانو اس بات کو اور سمجھو کہ اگر یہ خلیفہ برحق ہوتے تو جناب فاطمہ انپر دعوا نکرتیں اور اونکی تکذیب مین اصرار نکرتین اور جناب امیرؑ انکی حقمین ایسے کلمات نہ فرماتے وَمَنْ لَمْ یَعْرِفْ اَمَامَ زمانہ سے غافل نہ ہو جاتے قسم ہے خدا کی کہ اگر خلافت انکی حق ہوتے تو پہلے جناب امیرؑ معہ عیال اطاعت کرتے علی مع الحق والحق مع علی حضرت کی شان مین ہے پس اہل بیت کے انکار خلافت سے یقین ہوا کہ خلافت ابوبکر وغیرہ باطل اور جور وظلم سے تھے اور اگر صحابہ نے حق اہل بیت کو نجانا اور امام فرمانکو نہ پہچانا کافر ہوے پس یہ دونون خلافتین جمع نہین ہوسکتے یا اہلبیت کو چھوڑو یا اصحاب ثلاثہ سے ہاتھ اوٹھاؤ کہ اجتماع نقیضین محال ہے پس اگر فرعون کا دعوی خدا سے ساتھ خدا ے رب العالمین کے صحیح ہو اور نبوت مسیلمہ کذاب کے ساتھ نبوت رسولخدا ص کے سچے ہو تو خلافت اصحاب ثلاثہ ساتھ خلافت ائمہ اثنا عشر کے بہی جمع ہو گے جانو اس بات کو کہ نہ پندرہ خلیفہ صحیح ہین نہ چار کہ حضرت نے بارہ خلیفہ فرمائے ہین اور سب قریش سے ہون فَتَذَکَّرْ وَلَا تَکُنْ مِنَ الْغَافِلِیْنَ

سوال

اہل سنت سے یہ ہے کہ بتادین کہ بارہ خلیفہ بنا بر تمہارے مذہب کے

کرنے ہیں اور اگر [illegible] کہ چار [illegible] امام ہونگے جیسا کہ بعض
[illegible] نے [illegible] کہ [illegible] زمانہ خالی رہا اس میں اولوالامر
کو [illegible] اور کون ہے [illegible] اولوالامر سے زمانہ خالی نہیں رہتا والا
[illegible] حدیث من لم یعرف امام زمانہ
مات میتۃ جاہلیۃ [illegible] اس سے زیادہ
ہے کہ چار خلیفہ [illegible] ان قریش سے تھے
[illegible] قریش اور [illegible] قریش تھے عثمان بنی امیہ
تھے [illegible] یہاں حضرت ہاشم کا بتانا
ہیں اور [illegible] عمل [illegible] بقول کلبی ہے کہ [illegible]
معتبر ہے اہل سنت [illegible] صحیح بخاری [illegible]
وہ [illegible] میں یوں لکھا ہے ان [illegible] حبشیۃ
[illegible] فوقع [illegible] الخطاب
[illegible] حبشیۃ [illegible] نفیل
[illegible] ابن الخطاب کا
[illegible] خلیفہ سے [illegible] اب
کہ حضرت نے [illegible] قریش سے [illegible] قریش
[illegible] لغو [illegible] مثل جنے
خلیفہ ثانی کے [illegible] تو قول
عمر کو [illegible] پیغمبر [illegible] تمام [illegible]

Presented by: Rana Jabir Abbas

خلیفہ قریش سے ہوئے تو چار ہی پورے ہوتے ہین نہین تو دو ہی
رہگئے اب اگر ہم سے پوچھو کہ بارہ خلیفہ تمہارے کون ہین تو ایک
حدیث معراج کہ جو تمہاری صدر الائمہ مین لکھی ہے جو قریب
بیان ہوئے کافی ہے مگر مکرر سنو پس پہلے خلیفہ بحق جناب علی
ابن ابیطالب علیہ السلام ہین کہ نفس رسولخدا انکو ہی آیہ
مباہلہ تھے کوئی اہلبیت سے باقی ہو پس جو باقی ہے وہی صاحب
الزمان ہے اور جانو اس بات کو کہ اہلبیت وہی ہین جو مثل
نفس رسول اور فرزند بتول ہون کہ جنہین مباہلہ مین رسولخدا
بحکم خدا لیگئے تھے اور جنکی شان مین آیہ تطہیر نازل ہوا صاحب
جامع الاصول اور اکثر علماء اہل سنت لکھتے ہین کہ جناب
رسول خدا نے ان چار صاحبونکو عبا مین لیا اور کسیکو آنے
ندیا یہانتک کہ حضرت ام سلمہ نے عرض کی مین داخل ہون یا رسول
حضرت نے فرمایا کہ اَنْتِ عَلٰی خَیْرٍ یعنی تیرا خاتمہ خیر پر ہے اگر اس
مین نہ آؤ اور حضرت نے درگاہ الٰہی مین عرض کی اَللّٰھُمَّ ھٰؤُلَاءِ اَھْلُ بَیْتِیْ
خدایا یہ میرے اہلبیت ہین دور کر انسے ہر برائی کو پس آیہ تطہیر
نازل ہوا بس تماشا دیکھو کہ بالاتفاق یہ آیہ شان پنجتن مین
ہے میان عثمان صاحب مارے خوشامد عایشہ اور حفصہ کے سورہ
احزاب مین بعد ذکر ازواج کے لکھدیا ہے اور یہ نسمجھے کہ پہلے
ضمیرین مؤنث چلے آئے ہین اور اس آیہ مین ضمیرین خلاف آیات

jabir.abbas@yahoo.com

سابق کے ہین کچہ خوشامد مین عثمان نے خیال نہ کیا کہان کی آیت کہان لکھتا ہون ہرچند انہون نے خوشامد کے مگر عایشہ اون سے ناراض رہین اور اونہین بُرا ہی کہا کین اور لعنت ہی کیا کین القصہ یہ سب پر ظاہر ہوا اہلبیت طاہر و معصوم تہے اور جناب رسولخدا نے جناب امیرؑ کو خلیفہ و جانشین اپنا کیا جناب امیرؑ نے جناب امام حسنؑ کو قایم مقام کیا یون ہی ایک کے بعد ایک کو قایم مقام کرتے آئے اور طہارت و عصمت کی خبر دیتے آئے اور اون کے اطاعت کو حکم خدا اور اونکی نافرمانی کو نافرمانی خدا کہتے آئے اور خلیفہ خدا اور امام رہنما بتاتے آئے اور فرماتے آئے کہ یہ اولوالامر ہین انکی اطاعت خدا اور رسولؐ کے اطاعت سے اور نافرمانی انکی نافرمانی خدا و رسولؐ ہے جو انہین نہ پہچانیگا کافر مرتا ہے انہین کو حضرت نے مثال کشتی نوح کے دی ہے فرمانبردار انکا ناجی ہے اور باقی سب ہلاک ہونگے پس معلوم ہوا کہ ہر زمانہ مین اولی الامر اہل بیت رسولؐ سے موجود ہین نہین تو حکم خدا اور رسولؐ اور فرمان اوسکا لغو ہو جاتا اب بہی سمجہو کہ اصحاب کیسے بدتا اور بیٹے نے حضرت نوح کے سب جہنم مین داخل ہوے پس جو کشتی اہل بیت سے کنارہ کرے گا اور نافرمانی اہل بیت کرے گا خواہ بیٹا خواہ بیٹے رسولؐ خدا کے ہو جہنم مین جائیگا صحابہ بیچارہ کون حقیقت رکہتے

ہین یہ مراد رسولؐ خدا کی اس حکم سے ہے اب یہ بتاؤ کہ سنیون نے کسکو امام اور خلیفہ جانا صحابہ کے اطاعت تو رسولؐ خدا نے واجب نہ کی تھے اہل بیت مدعی اپنے خلافت کے رہے اور صحابہ اپنے اور سُنیون نے قول صحابہ کو قبول کیا اب یہ بتاؤ کہ مَن لَمْ یَعْرِفْ اِمَامَ زَمَانِہٖ مَاتَ مَیْتَۃً جَاہِلِیَّۃً مین داخل ہوگئے کافر ہوئے سابقین اور لاحقین تمہارے اور اگر کہو کہ ہم انکو بھی امام جانتے ہین تو ہم کہین گے کہ تین خلیفہ جو بغیر حکم خدا ہوئی ہین او نہین چھوڑ دو کہ او نہین ملاکے پندرہ ہوتے ہین اور سوائے اس کے کہین احکام اپنے کتابون مین ہمارے ائمہ سے دکھاؤ سوائے طعن تشنیع کے اون حضرات پر اور سوا امی فتوائی ابوحنیفہ وغیرہ کے تم کسیکو جانتے ہی نہین بلکہ تم جو مخالف اہلبیت کا ہے اوس کے آگے دست بستہ اطاعت کو اور بیعت کو موجود ہو سُبْحَانَ اللہ اہل بیت رسولؐ تو وجود ہون سنی ابوحنیفہ پاس دوڑے جاتے ہین کوئی شافعی پاس چلا جاتا ہے جو فقیر ملجاتا ہے اوس کی بیعت کو ہاتھ بڑہاے دیتے ہین کرامت اونکی بیان ہوتے ہین اونکے مرید ہونے کے آرزو رکھتے مین وہ گانے والون کے اقوال مہملہ پر حال لاتے ہین اور ناچتے ہین اور خوب صورت لڑکون مین صنعت الٰہی دیکھتے ہین اور اوسپر وجد کرتے ہین بعضے دریائے معرفت مین ایسے ڈوبتے ہین کہ عبادت کو نکے

Presented by: Rana Jabir Abbas

ترک کر دیتے ہین. بعضے خدا سے وہ دوستی پیدا کرتے ہین کہ انا بعد
کہنے لگتے ہین اور اونہین سے نبی اولیا، اللہ جانتے ہین اور جو اولیا
اللہ تھے خدا کی طرف سے اونکا نام بھی نہین جانتے اور فقیرونکی
حکایات پر اعتقاد رکھتے ہین چنانچہ ایک صاحب نے مراقبہ کر کے
ایک زیر قران مین لکھا تھا اوسے جا کے لوح محفوظ مین چاقو سے
چھیل آئے۔ ایک ایسے تھے کہ اونہون نے کعبہ کا کتا ہانکا دیا۔
غرض لطیفہ یہ ہی کہ ایک عورت نے اپنے شوہر سے سنا اس
حکایت کو وہ کہنے لگی کہ مین اونکی دعوت کرونگی غرض شاہ
صاحب معہ مریدون کے آئے اوس عورت نے سب صاحبون
کے خشکہ پر ایک ایک مرغ رکھدیا اور شاہ صاحب کے خشکہ کے
مرغ اندر چھپا دیا اور اوپر خشکہ ڈالدیا شاہ صاحب کہنے لگے
کیون بی بی ہمین روکہا ہی خشکہ کہلاؤ گے وہ بولی واہ شاہ
صاحب آپ کو کعبہ کا کتا تو دکہائی دیتا ہے خشکہ مین مرغ نہین
دکہائی دیا پس شاہ صاحب مثل خلیفہ ثانی کے عورت سے
الزام کہا کے چلے گئے۔ اور حکایت لطیف سنو کہتے ہین کہ جب
حضرت معراج کو چلے براق پر چڑہا نہ جاتا تہا تو عبد القادر
جیلانی نے اپنے کاندہی پر سوار کر کے براق پر چڑہا دیا حضرت نے
فرمایا میرا قدم تیرے کاندہی پر اور تیرا قدم سب اولیا کے
کاندہی پر۔ اس جماعت کا کچھ ٹھکانا ہی۔ اور ایک لطیف اور

jabir.abbas@yahoo.com
Contact: jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور سنو کہ نقل کرتے ہین کہ شاہ بو علی قلندر کے لونڈے سے معشوق کو
نظام الدین اولیانے بہگا دیا قلندر جو خفا ہوسے اونہون نے اوسکی
ولایت چہین لے بس خالی نظام الدین رہ گئے بو علی قلندر کا اور ایک
لونڈا معشوق ہوا لڑکا تنبولی کا جب اوسکا عشق چہپا لوگون نے اوس سے
جا کے کہا کہ آج جا کے قلندر صاحب کی کاندہے پر چڑہ اور قلندر صاحب سے
کہہ کہ نظام الدین اولیا غرض جا کے وہ لونڈا ولایت شاہ نظام الدین کی
دیوانا بنکر شاہ صاحب کے کاندہے پر چڑہا اور کہنے لگا کہہ نظام الدین
اولیا شاہ صاحب بولے نظام اولیا وہ لونڈا بولا کہہ شاہ نظام الدین
بولے تو اولیا تیرا باپ اولیا اوسنے کہا نہین کہہ شاہ نظام الدین اولیا
معشوق کے خاطر سے کہنے لگا شاہ نظام الدین اولیا زری زربفت
پہر نظام الدین اولیا ہو گئے سبحان اللہ ذرا صاحبان انصاف غور
کرین کہ ایک تنبولی کے لونڈے کے خاطر سے ایک فاسق نے کہا ولایت
ہو گئے اور سب سنی اونہین اولیاء اللہ جانتے ہین اور جو خدا کے حکم سے
اور پیغمبر کے فرمان سے روز غدیر ولایت علی ابن ابی طالب ہوسے وہ
ولایت باوجود اوس تاکید کے صحابہ اور اہل سنت پر ثابت نہوئی شیعہ
جو عَلِیٌّ وَلِیُّ اللہ کہتے ہین تو سنی جل جاتے ہین اور اون کے خون کے
پیاسی ہو جاتے ہین کیون صاحبون یہی انصاف ہے تمہارے مذہب
مین کہ ایسے لوگون کو اولیاء اللہ کہو اور اولی الامر جانو پس اب
خوب غور کر دیا تو بارہ خلیفہ اور ہر زمانے کا اولی الامر بتاؤ اونہین

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

کفر کا اپنے اقرار کر و جسکو سعید ہی جاؤ اور اگر طالب راہ ہدایت ہو تو
دامن اہل بیت تھامو کہ یہی راہ حق ہے اور کشتی نجات ہے کہ بے انکی
نجات نہین ہے تو بہ ہین فقرا اور علماء اہل سُنت کے نہ آؤ تاکہ راہ
جنت ملے کیونکہ وہ صراط مستقیم ہے بارہ خلیفہ سوا اسکے جو ہمنے
بتلائے کہین نہ پاؤگے پس بعضے سُنی بہکانیکو جاہلون کے کہتے ہین کہ
امامت واجب نہین ہے سمجھو اس بات کو کہ بنا بر مذہب شیعہ کے رکن
دین ہے جیسا کہ آیات و حدیث سے ثابت ہی پس اگر سُنی اپنے مذہب کو
حق بھی جانتے تو ہین اونکے خلفا کے انکار سے کیا ضرر ہے اور بنا بر ہمارے
مذہب کے انکار ائمہ اثنا عشر ہی سے کافر رہتے ہین کہ جسنے امام زمان کو
نہ پہچانا کافر ہوا مگر جسکا بیان ہوا اور جانو اس بات کو کہ اگر اصحاب
ثلاثہ کے خلافت صحیح ہو تو جتنے خلفا بنی امیہ اور عباسیہ نے دعوائے
خلافت کیا سب کی خلافت صحیح ہو جاتے ہی اسواسطے کہ بنائی خلافت
اجماع پر چند آدمیونکی شمشیر سے پس معاویہ کی خلافت پر بھی اجماع ہوا
کہ جناب امیر سے اوسکے ساتھ ہوکے سلمان لڑے پس وہ بھی خلیفہ
ہوا اوسنے یزید کو خلیفہ کیا اوسپر اجماع بھی ہوا ایسا اجماع ہوا کہ
مسلمانون نے فرزند رسول کو اوسکی اطاعت سے شہید کیا اور اکثر
سُنی ابتک اوس یزید کو خلیفہ برحق جانتے ہین چنانچہ ابن حجر محبت خلفائے
ثلاثہ مین شرح قصیدہ ہمزیہ مین اپنے بعضے اکابر سے بعد ذکر یزید اسطرحکا
کلمہ نقل کرتا ہے مَا قُتِلَ الحُسَین اِلّا بِسَیفِ جَدِّہٖ یعنے نہین قتل ہوی

Presented by: Rana Jabir Abbas

حسینؑ کو تلوار سے اپنے نانا کے اور اوسکی توضیح مین کہتا ہے اسلئے
لِاَنَّہ الخلیفۃ والحسین باغٍ علیہ یعنے یزید خلیفہ تھا اور حسین نے بغاوت
کی تھی اوسپہ اللہ اکبر دیکھو اے سُنیو حال اپنے بزرگان کا کہ محبت
اصحاب ثلاثہ مین اس مرتبہ کو پہنچے اور حجت الاسلام تمہارے یعنے محمد
غزالی بیان مصائب حضرت امام حسینؑ کو حرام جانتا ہے اور ابن حجر
متاخر نے صواعق مین ازراہ سنگدلی اوس امام غریب کے ذکر رونے کو
منع کیا ہے اور غوث جیلانی پیر دستگیر اہل سُنت نے کتاب غنیۃ
الطالبین مین عجب غضب کیا ہے کہ روز عاشورہ کو عید اور فرح اور
سرور کا حکم دیتا ہے اور گریہ وزاری اور نوحہ وبیقراری کو منع کیا ہے
اور عنوان فصل مین یون لکھا ہے مِن فضائلِ یومِ عاشورۃ اَنَّ الحسینَ
ابنَ علیٍ قُتِلَ فیہ انتہی کلامہ یعنے عاشورہ کے فضائل سے ایک یہ ہے کہ
حسین ابن علی اس روز مین قتل ہوئے واہ غوثا اس کلام غوث کا
استغاثہ بجز بارگاہ حق پناہ غیاث المستغیثین کے اور کہان کیا جائے
اللہ اللہ کیا حمیت اسلام ہے کہ روز شہادت فرزند رسولؐ کو روز
عید اور فرح اور سرور کہتا ہے اور گریہ وزاری سے منع کرتا ہے
اور قتل حسین ابن علیؑ علیہم الصلوۃ والسلام کو فضائل روز عاشورہ
سے لکھتا ہے حالانکہ اوسی فصل مین بیان کیا ہے کہ بروز شہادت
اوس جناب کے ستر ہزار فرشتے نازل ہوئے کہ تا روز قیامت
اوس جناب پر روئین گے خدا نے تو فرشتون کو واسطے رونیکے

jabirabbas@yahoo.com

امام غریب کے روضۂ مقدسہ پر معین فرمایا اور یہ دشمن خدا بندگان خدا کو رونے سے منع کرتا ہے القصہ اب سُنو کہ اگر خلافت یزید سے کے برحق ہے تو ابوبکر کے خلافت بھی صحیح ہے اب خلیفہ ہزارون ہوسے جتنی چاہین خلیفہ بنائین کفار نے تین سو ساٹھ خدا بنائے تھے ویسی ہے اہل سُنت نے خلیفہ بنائے سبحان اللہ کیا خوب مذہب ہے اسے کو خاص طریقہ پیمبرؐ جانتے ہین جو قطعاً حکم کتاب خدا کے خلاف ہے کہ وہ ظالمون کے طرف رغبت سے منع کرتے ہین اہل بیت پیغمبرؐ کی اطاعت کو واجب فرماتا ہے اور یہ عکس اوس کا کرتے ہین اور پھر محمدی کہلاتے ہین اور اسلام کا دعوی کرتے ہین اور اگر خلافت یزید باطل ہو گے تو واسیطرح خلافت ثلاثہ باطل ہو گے کہ ظلم اونکے یزید سے کچھ کم نہین ہوسے بلکہ اعمال یزید مین بھی وہ شریک تھے بلکہ باعث ظلم یزید کے وہی تھے کہ اگر یہ خانہ رسولؐ پر دست درازی نکرتے تو کسیکو دعوائی خلافت کی جرات نہوتے سے چہ خوش نزود شخصے این لطیفہ ؎ کہ کشتہ شد حسینؑ اند سقیفہ ؎ پس اب بھی سمجھو اور غور کرو یا تو اہلبیت رسولؐ خدا کو چھوڑو اور رسولؐ خدا کے کلام کو تم بھی مثل عمر کے لغو اور جھوٹ جانو یا بعد رسولؐ خدا کے بلا فاصلہ خلیفہ برحق جناب امیرؑ کو جانو جیسے معلوم کیا او ظلمت ضلالت سے نکلو ورنہ ہمیشہ گمراہ رہوگے اور وقت جاہلیت پر مروگے فتدبروا یا اولی الالباب اب یا تو اسے ہمیشہ جیسے بیٹھے تو اب ہم چند سوال تمکو دیتے ہین

کثیر الفائدہ اگر یاد رکھے مومن تو مخالف کو دم نہ لینے دے اور اگر نظر انصاف
حق سے دیکھے سنی تو پھر سنی ہونیکا نام نہ لے اور اگر ناانصافی سے بھی دیکھے
تو جواب نہ دیسکے انشاءاللہ پہلا سوال پوچھتے ہین سنیون سے
کہ جناب فاطمہؑ اپنے دعوی کو گھر سے نکلین آیا شوہر کی اجازت سے نکلے
تھین یا بے اجازت اسکا کچھ جواب نہین ہوسکتا بڑے بڑے سنیون سے
پس اگر کہین کہ بے اجازت گئے تھین تو معاذاللہ اتنا بڑا گناہ دختر
پیمبرؐ سے ہوا اور اگر اجازت کہین تو جناب امیرؑ ایسے جاہل اور حق نا
شناس تھے کہ بی بی کو جھوٹھی دعوی کو بھیجدیا تو قول خدا و رسولخدا
جو دونون صاحبون کے باب مین وارد ہوے ہین سب غلط ہین تو سب
دین ہی باطل ہے دوجواب اسکا دوسرا سوال جب آئین ابوبکر
کے پاس اور ابوبکر نے تکذیب ہبہ اور منع میراث مین ناراض کیا
اور جانبین سے تکذیب مین مبالغہ ہوا اور ایک جانب تو سب اہلبیت
اور ایک جانب تمہارے شیخین انمین سے کون سچا تھا اور کون
جھوٹا کہ بعد ایسے معرکہ کے دونون جانب سچ ہو نہین سکتا پس
تکذیب اہل بیت مین تکذیب خدا و رسولؐ ہے پس لابد کذب
ثابت ہے پھر جو قرائین کاذبین کے لئے وارد ہوا ہے ثابت
جانو اس بات کو کہ جیسے سنی دہوکہا دیتے اپنے مریدون
سہل سے بیان کر دیتے ہین اسکو بھی سمجھہ لینا چاہیئے کہ باجماع تمام
شیعہ اور بعضے سنی باغ فدک قبضہ جناب صدیقہ کبرے

مریم بنت عمران جناب فاطمہ زہرا کے قبضہ مین تھا چنانچہ واقدی اور سیوطی
کہ دونون مشاہیر علماء اہل سنت سے ہین لکھتے ہین کہ جب حکم خدا کا
آیا وَآتِ ذِی الْقُرْبیٰ حَقَّہٗ یعنے ذالقربا کو حق دو تو حضرت نے پوچھا
اے جبرئیل کیا مراد ہے اس سے جبرئیل نے کہا کہ یہ حکم ہوا کہ فاطمہ کو
فدک دو پس حضرت نے دیا اور بنابر ہمارے اجماع کے اور اتفاق
احادیث اہل بیت کے جب ابوبکر خلیفہ ہوا جب تک قبضہ فاطمہ مین تھا
پس ابوبکر نے وکیل جناب فاطمہ کو اوٹھایا اور اپنے جانب سے
ایک شخص کو بٹھایا جناب فاطمہ دعوے کو گئین ابوبکر سے
فرمایا کہ اے ابوبکر یہ باغ میرا ہے رسول خدا نے ہبہ کیا ہے
مجھے ابوبکر نے گواہ طلب کئے اے بصیرت ذرا غور سے دیکھو یہ سیرت
شیخین شرع تازہ ہے کہ جسکی قبضہ مین چیز ہو اوس سے چھیننے کے
اوسی سے گواہ طلب کرین پس جناب فاطمہ [illegible] ہو گئین گواہ لائین
جناب امیر کو ابوبکر نے گواہی جناب امیر کی قبول نکی اور کہا انہین
جب نفع ہوتا ہے یعنے اسکے فائدے مین شریک ہین سبحان اللہ جسکی
حق مین خدا فرمائے اَفَمَنْ کَانَ عَلیٰ بَیِّنَۃٍ مِّنْ رَّبِّہٖ وَیَتْلُوْہُ شَاہِدٌ مِّنْہُ یعنے
وہ شخص کہ اوپر بینہ واضح کے ہو جانب خدا سے اور لے آیا اوسکے
شاہد اوسی سے اور مراد شاہد سے جناب امیر ہین اور خدا نے امیر
المومنین فرمائے اور کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ فرمائے یعنے مراد صادقین
سے جناب امیر ہین اور اونکی اطاعت کو خدا نے حکم فرمایا ہے اوسکے

گواہی قبول نہو حسین کو گواہ لائین کہا یہ لڑکے ہین جناب رسول خدا
تو حسین کو سینئ وَاَنَا مِنَ الحُسَین فرمادین اور یہ اونکی گواہی کو رد
کرنا یقین ہے کہ اگر حضرت عیسیٰ کا کلام مہد مین یہ سنتے تو اون کے
بطرز ایسے تکذیب کرتے اور کہتے لڑکے کی بات کا کیا اعتبار ہے ام سلمہ کو
گواہ لائین کہا یہ ایک عورت ہے اونکے ام المومنین ہونیکا خیال نکیا
اور سب سمجھے کہ اونکو رسول خدا نے اَنتِ عَلَی الخَیر فرمایا ہے
پس جناب سیدہ نے قسم کہائی اور کاغذ رسول خدا کا لکہا دیکہا
دیا پس ابو بکر سند لکہنے لگے کہ ناگاہ ناسخ احکام نبوت اور قابل قول
پیغمبر آ پہنچے پس وہ احکام رسول خدا کو رد کیا کرتے تہے ابو بکر تو اونہین
کے خلیفہ بنا ہوے تہے پس ابو بکر کو منع کیا اور جناب فاطمہ سے نوشتہ
رسول خدا بجبر چہین کے پہاڑ ڈالا اور بنا بہ ہمارے روایات کے
ایک تلوار نیم کا تہی شکم پر حضرت کے ماری اور کاغذ پہاڑ کے پہینکدیا
اور تہوک دیا پس دیکہین سنی کہ ہم ایسے کو کیونکر مسلمان جانین اور
اچہا کہین پس دہلوی نے اپنے تحفہ مین طرفہ دروغ لکہا ہے کہ باتفاق
سنی و شیعہ باغ فدک قبضہ جناب فاطمہ مین نتہا ورنہ قبضہ ہبہ
درست نہین اس دروغ کا کچہ ٹہکانا ہے کہ پراے واسطے اپنا ایمان
کہوتے ہین جاہلون کو دریاے ضلالت مین ڈبوتے ہین نہ شرم خدا
ہے نہ خلق سے ایسا امر اختیار کرے اور عزت کو اونہا دے تو سنی کہلاے
پس مولوی لطف اللہ صاحب سے جسکا ذکر سابق مین ہوا ہے

مینی پوچھا کہ جناب شاہ صاحب دعوے اتفاق کرتے ہین بھلا تم اِسکو تو لولا لنگرا اندھا کانا بتا دو کہ جسنے لکھا ہو کہ فدک قبضہ جناب فاطمہ مین تھا سارے احادیث ائمہ کے بالاتفاق موجود ہین اور سنیون کا یہ حال ہے جیسا معلوم ہوا سیوطی اور دا اقدی سے اور علماے اہل سُنّت سے لکھا ہے کہ جناب رسولؐ خدا نے فدک بحکم خدا دیا یا جناب رسولؐ خدا مثل شیخین خدا کے نافرمان تھے یا انسے زیادہ جاہل تھے وہ نہ جانتے تھے کہ ہبہ مین قبضہ شرط ہے پس کیا حکم خدا کو ٹال دیا تمہاری عقلین کدھر گئین ہین مولوی لطف اللہ صاحب کو آجتک جواب نہین آیا پر تحفہ شاہ صاحب نے تحفہ ذلت مولوی صاحب کو دئے پس جب قبضہ حضرت فاطمہ اور عنایت رسولؐ خدا بحکم خدا ثابت ہوے تو دو حال سے خالی نہین یا یہ جاہل تھے یا یہ جانکے چھپاتے تھے پس آیہ اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْتُمُوْنَ مین الآخر اور آیہ ثانی لَا تَاکُلُوْا اَمْوَالَ الْیَتٰمٰی ظُلْمًا مین داخل ہوے پس جواب دو کہ جب ایسے جاہل تمامی اہل بیت کے تکذیب کرکے کافر ہو جائین اور مؤمن باقی رہین تو شیعہ ایسے کے برا کہنے سے کیون ناری ہو جائینگے سبحان اللہ کیا انصاف ہے غرض جب جناب معصومہ نے دیکھا کہ ہمارے تکذیب کیجاتی ہے اور حق چھپائے جاتے ہین تو حضرت نے فرمایا کہ اگر اسے ہبہ نہین مانتے تو یہ تو سمجھو یہ وارث بھی تو رسولؐ خدا اسکا مین ہی ہون فدک اور غیر فدک و ورثہ اسکا بھی میرا ہی مال ہے اوسوقت ابوبکر نے یہ افترا تازہ

رسول خدا پر باندہا کہ معاذ اللہ حضرت نے فرمایا ہے نَحْنُ مَعَاشِرَ الْاَنْبِیَاءِ
لَا نُوْرِثُ وَلَا نُوْرَثُ مَا تَرَکْنَاہُ صَدَقَۃٌ یعنے ہم گروہ انبیا نہ کسی کے وارث
ہوتے ہین اور نہ کسیکو وارث کرتے ہین جو چھوڑ جاتے ہین وہ صدقہ
ہی جناب سیدہؑ نے سنکے فرمایا معاذ اللہ رسول خدا کیا حکم خدا کے
خلاف کرین گے خدا تو فرماوے وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُہُمْ اَوْلٰی بِبَعْضٍ فِیْ
کِتَابِ اللّٰہِ وَیُوْصِیْکُمُ اللّٰہُ فِیْ اَوْلَادِکُمْ لِلذَّکَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ وَوَرِثَ
سُلَیْمَانُ دَاوٗدَ اور ایسے دلائل جناب سیدہؑ نے سامنے ابوبکر کے
بیان کئے خلاصہ مضمون اوسکا یہان بیان ہوا پس ابوبکر نے سنے
دلیل اور نے تخصیص اصرار کیا کہ ہمنے یہی سنا ہے پس جناب
فاطمہؑ غضبناک ہوئین اور یہ سب شیخ ابی الحدید اور علمائے سنیون
کے بتفصیل لکہا ہے پس جو چاہے طعن الرماح جناب سلطان العلما
اعلی اللہ مقامہ مین دیکہ لے کہ بتفصیل لکہا ہے اور روایت صحیح
بخاری اور ابن قتیبہ تو مذکور ہو چکے ہے اب بعضے ناانصاف بزرگ
کا عیب چھپانیکو اور اسلام ہوتے کو کہتے ہین کہ صاحب جناب فاطمہؑ
نے دعوی کیا ابوبکر نے حدیث پڑہی وہ راضی ہوکے چلے گئین ناحق
یہ شیعہ غل مچاتے ہین معاذ اللہ کیا حق پوشی ہے حالانکہ خاتمہ صحیح بخاری مین
لکہا ہے کہ جو حدیث صحاح مین مروی ہو کہ بتصریح ثقات قوم کو اوس کے
صحت پر قسم کہانا جایز ہے اور یہین منکر صحت اوسکا سزاوار کفر کا
ہی اور زوجہ اوس کے حبالہ نکاح سے باہر ہو باقی ہے اور [illegible]

jabir.abbas@yahoo.com

ہو اولاد کہ پیدا ہوا اولادِ زناسی ہے پس اہل سنت کو ننگ و ناموس
و حفظ نسب بحرکت قسری و اضطراری از راہِ مجبوری و ناچاری و
ذلت و خواری اعتراف صحت حدیث بخاری کا بھی تاویل علیل سے کے
ساتھ تو لازم ہے کہ بخاری اور صاحب صحاح اور ابن قتیبہ دنیا سے
جناب فاطمہؑ کا ناراض جانا لکھ چکے ہین پس اب جو احادیث کفر موذیان
و مکذبان جناب فاطمہؑ و جناب امیرؑ پر کتب صحاح مین تمہارے وارد
ہوے ہین اونکی تصدیق کرکے دشمنان اہل بیت سے کنارہ کرو اور
کافر جانو اور دشمنی اور حق پوشی سے اہل بیتؑ کے باز رہو دین کو اور
اولاد کو اپنے بچاؤ ہمارے کتابون کو تمہارے عالم کہدیتے ہین کہ صاحب
سب جھوٹہہ ہے اور اپنے کتابو نین غور نہین کرتے ہین جو مخالف مطلب
پاتے ہین وہ ٹال دیتے ہین کیسی ہی روایت متواتر اور صحیح ہو اور جو
موافق اپنے مطلب کے پاتے ہین کیسی ہی ضعیف ہو اوسے قران سے
زیادہ بڑھا دیتے ہین جیسے حدیث محدثہ ابوبکر کو دیکھو کہ سارے قران
کے خلاف اور اہل بیت جو ذکر ہین وہ اوس کے منکر کیا اس روایت
موضوعہ کو بڑھایا ہے نہ خدا سے ڈرتے ہین اور نہ رسولؐ سے آیہ
اِنَّ الَّذِینَ یَکۡتُمُوۡنَ مین اپنے خلفا کے ساتھ داخل ہو رہے ہین اور
لعنت خدا اور ملائکہ اور جن اور انس اوٹہا رہے ہین غور کرو آتے
جو ہم نے کہا کہ یہ حدیث محدثہ ابوبکر ہے یہ ظاہر ہے اسلئے کہ قرانکے
خلاف ہونا اسکا تو ظاہر و باہر ہے جناب امیرؑ اور عباس آئے

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

خلافت عمر مین عمر کے پاس دعوے میراث کو عمر نے جواب مین کہا کہ جب ابوبکر نے کہا تھا کہ مین ولی رسول خدا ہون پس تم دونون آئے تھے کہ تم دعواے میراث اپنے برادر زادے کا کرتے تھے اور علی میراث رسول خدا اپنے زوجہ کے طرف سے کرتے تھے اوسنے کہا تھا کہ رسول خدا نے فرمایا ہے لانورث الخ پس تم دونون نے اوسے کاذب و غادر و خاین جانا الخ یا آنکہ کہا عمر نے کہ جب مین ولی رسول خدا ہون تو تم مجھے بھی کاذب و غادر جانتے ہو اور یہ صحیح ترمذی مین اور صحیح مسلم مین موجود ہے پس یقینی حضرت ان دونو ایسا ہی جانتے تھے اور نہین تو مکرر دعوے کرتے اور انکار قول رسول خدا کرتے اور فتح الباری شرح صحیح بخاری مین لکھتا ہے اِنَّمَا یَعتَقِدَانِ ظُلمَ مَن خَالَفَهُمَا فِی ذٰلِکَ یعنے علی و عباس کو اعتقاد تھا ظلم مخالف اونکے کا مقدمہ فدک مین اور مسند احمد حنبل مین یہ ہے کہ زمانہ عثمان مین پھر عثمان سے علی و عباس نے دعواے میراث کیا پس اگر روایت جھوٹ اور افترا نہوتے اور ابوبکر کو صادق جانتے تو بار بار دعوی کیون کرتے پس ثابت ہوا کہ روایت جھوٹی ہے پس خلاف اعتقاد جناب امیرؑ اعتقاد کرنا کفر ہے پس ثابت ہوا کہ یہ افترا رسول خدا پر ہے اور جس کہنے والے نے یہ کہا کہ وہ راضی ہو گئے دنیا سے گئین اوسکا بھی مکر اور جھوٹ بیان سابق اور روایت بخاری اور قتیبہ سے ظاہر ہو گیا ناراض جانا جناب سیدہؑ کا ہر طرح ثابت ہے پس ہمین اور سب مسلمانون کو عمل کرنا حدیث

jabir.abbas@yahoo.com

مَنْ اٰذَا نَا فَقَدْ اٰذَانِیْ اور آیہ اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَہُمُ اللّٰہُ
پر واجب دوسرے دلیل کامل بطلان قول پر اوس مدعی کے یہ
ہے کہ اگر جناب فاطمہؑ اون سے راضی ہوجاتین اور ابوبکر کے قول کی
تصدیق کرتین تو پھر سادات ہر زمانہ ہر خلیفہ کے دعواے فدک
کیون کرتے تا آنکہ بعضون نے مسموع کیا اور سادات کو فدک دیا
چنانچہ عمر ابن عبد العزیز نے پھیر دیا ہرچند علمانے کہا کہ یہ طعن سابقین
پر ہوگا اوسنے جواب دیا کہ اونہون نے طعن اپنے اوپر خود لیا اور
کہنے کو اپنے علماے زمانہ نا اور باغ فدک سادات بنی فاطمہؑ کو سپرد کیا
یہ زمانہ امام محمد باقرؑ کا تہا اوس کے بعد جو اور خلیفہ ہوے اونہون نے
سیرت شیخین پر عمل کرکے چہین لیا پہر مامون رشید نے پہیر دیا
بعد اوس کے اور نے لیا غرض جناب فاطمہؑ اگر ابوبکر سے راضی ہوگئی
ہوتین تو سادات پہر کیون دعوے کرتے اور خلفا کیون سماعت کی
نہ کہتے کہ وہ معقول ہوگئے تہین تم کیون دعوی کرتے ہو دو جواب
اسکا پس بعضے اشخاص پیروان صحابہ اس بات کو سہل کرکے کہتے
ہین کہ صاحب فدک کے چند درخت تہے اگرچہ یہ بہی جہوٹ ہے اور
بالفرض یہ بہی ہوتا تو اور زیادہ خصمت اور ظلم خلفا کا ظاہر ہوتا ہے
کہ تہوڑی سے چیز کے لئے یہ ظلم کیا اور بدنامی لے آور بالفرض محال
اگر معاذ اللہ انکا حق نہ بہی ہوتا تو اوسکا عوض دنیا مین بہی تو نکو
مثل جیسے عائشہ اور حفصہ کو بارہ بارہ ہزار درہم دیتے تہے جیسا کہ

صواعق محرقہ مین مذکور ہے پس جناب فاطمہ کو کیا دیتے تھے جواب دو
ایمان سے ہاتھہ نہ اوٹھاؤ اور تماشا دیکھو ابن حجر نے شرح بخاری
مین لکھا ہے عثمان نے فدک خاص کر دیا مروان کے لئے جو ترید رسول خدا
تھا جسکا مال تھا اوسے ندیا اور مسلمانون کا حق کھہ کے لے لیا اور
ہر ایک دشمن رسول خدا کو اونکے پارہ جگر کا مال دیدیا واہ کیا
اسلام ہے اور واہ کیا ایمان ہے پس اب جانو کہ اِن دلائل پر تم
حق پر ہو اور دین مذہب تمہارا باطل نہوا تو ہمارا دین کیون
نازک ہوگیا بتاؤ ایسے بدون کے بدکہنے سے باطل ہوگیا جواب
دو و بدلیل قرآن وحدیث والا دین حق کو اختیار کرو فَتَذَكَّرُوا
یا اُولِی الالبابِ سوال دیگر جب جناب فاطمہ نے بار بار انکار
کیا اور ابوبکر نے مکرر تکذیب پر اصرار کیا تو آیا جناب فاطمہ نے
انکار حدیث کا کیا یا ابوبکر نے افترا رسول خدا پر اِن دونون مین سے
ایک بات مقرر کرکے بتاؤ پس جانو اے غافلون کہ جناب فاطمہ پر آیہ
تطہیر نازل ہوا کہ کذب کا احتمال اونکے جانب کفر ہے اور احتمال
کذب ابوبکر پر جاے تعجب نہین کہ جناب رسول خدا نے زندگی مین
فرمایا تھا قَدْ كَثُرَتْ عَلَیَّ الْكَذَّابُونَ مَنْ كَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ
فِی النَّارِ یعنے جھوٹھہ باندہنے والے مجھپر بہت ہوے ہین جو جھوٹھہ باندھے
مجھپر عمداً وہ جاے اپنے جہنم مین دیکھے گا پس یہ کذب تو ظاہر ہے مقام
شبہہ نہین کہ سارے آیات میراث قرآن مین مکذب ابوبکر پر

Presented by: Rana Jabir Abbas

وَیَرِثُنِی وَیَرِثُ مِنْ آلِ یَعْقُوْبَ قرآن مین موجود و وَوَرِثَ سُلَیْمَانُ
داؤدَ مین دونون باتون کے تکذیب موجود کہ آیت آخر سے ثابت
کہ حضرت سلیمان و داؤد دونون پیغمبر تھے بعضے جاہل بہکائے
ہوے اپنے پیرونکی یون کہتے ہین کہ یہان وراثت علم مراد ہے
حالانکہ زمخشری علمائے اہل سنت سے ہے تفسیر مین اس آیہ کے
لکہتا ہے کہ ہزار گہوڑے سلیمان نے ورثہ داؤد مین پاے
آیا کیا گہوڑے علم کے تہے اور اگر وراثت علم مراد ہوتے تو بہی جناب
امیرؑ اور حسنینؑ وارث علم ہوتے کہ رسولؐ خدا نے مکرر جناب
امیرؑ کو وصی و وارث فرمایا پس ابوبکر کہان سے وارث ہوگئے
یا حصہ صاحبزادیکا کہ ہوا ان حصہ اٹہون حصہ ازواج مین سے تہا وہ نَحْنُ
مَعَاشِرَ الْاَنْبِیَاءِ ابوبکر نے لیا سبحان اللہ خداوند عالم تو فرماتا
اُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰی بِبَعْضٍ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ اور فرمایا ہے
وَلِکُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِیَ مِمَّا تَرَکَ الْوَالِدَانِ وَالْاَقْرَبُوْنَ اور فرمایا ہے
یُوْصِیْکُمُ اللّٰہُ فِیْ اَوْلَادِکُمْ لِلذَّکَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ اور رسولؐ خدا
ابوبکر سے خلاف خدا یون کہدین وَمَنْ لَمْ یَحْکُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰہُ فَاُولٰٓئِکَ
هُمُ الْکَافِرُوْنَ سے بہی نہ ڈرین اور اس روایت کا افترا ہونا اور
طرح سے بہی ظاہر ہے کہ ہمین کوئی سنی بتلائے کہ حضرت نے فرمایا
کہ ہم نہ کسیکے وارث ہوتے ہین نہ کوئی ہمارا وارث ہوتا ہے
ہم پوچہتے ہین کہ ا[illegible] ہ اور اسباب اور مکانات حضرت ہاشم

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور عبد المطلبؑ کا حضرت نے کیسے تقسیم کردیا اور کون سے فقرا کو دیدیا
حضرت کے قبضہ مین رہا یہ ظاہر ہے پس جب لانورث باطل ہوا لانورث
بھی باطل ہوا اور تماشا ہے سنو کہ مثل مشہور ہے دروغ گورا حافظہ
نباشد تو جب عباس اور جناب امیرؑ تکرار کرتے ہوئے بغلا اور عمامہ
اور سیف رسولؐ خدا بھی ابوبکر پاس آئے عباس کہتے تھے یہ سب
میرا ہے اور جناب امیرؑ کہتے تھے میرا۔ ابوبکر نے از روے وراثت کے
جناب امیرؑ کو دلوایا پس اب کہو کہ اگر یہ حدیث سچی تھے تو یہان کیون
خلاف اوس کے حکم کیا پس اب تو آیہ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مین اور آیہ اِنَّ
الَّذِینَ یَاْکُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتَامیٰ ظُلْماً اِنَّمَا یَاْکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِہِمْ مین داخل
ہوئے یا نہین پس جب یہ ظالم اور غاصب ٹھہرے اور مخالفت خدا
اور رسولؐ ظاہر ہوئے اور افترا انکا کھل گیا لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الظَّالِمِیْنَ
وَاُولٰئِکَ یَلْعَنُہُمُ اللّٰہُ وَیَلْعَنُہُمُ اللَّاعِنُوْنَ مین داخل ہوئے یا نہین
جب ہمنے بنابر حکم خدا کے اونپر کہا تو ہم کیون کافر ہوئے وہ مخالفت
خدا مین کافر نہوئے اور ہم امتثال امر الٰہی مین دین سے نکل گئے
سبحان اللہ یہ امر عجیب ہے جب بعضے سنی کچھ جواب نہین پاتے
اور اونکے دل سے محبت دشمنان اہل بیتؑ کے نہین نکلتے تو تاویلین
اونکے ظلمون کے کرتے ہین جب تاویل علیل سے بھی عاجز ہوتے ہین
تو کہتے ہین صاحب یہ اور بات ہے آپس کی باتین تھین بزرگون کو
باتون کو کہتے ہوے خطائے بزرگان گرفتن خطاست * پس کوئے

jabir.abbas@yahoo.com

اونکے جواب مین کہے کہ صاحب ابولہب وغیرہ کفار قریش بزرگونکے
بزرگ تھے اونکی خطا پکڑنا اور زیادہ خطا ہو گئے ایک سُنّی نے شیخ غلام
حسین نام پیر شاہ محمد کا پوتا یا پروتا تہا اوسنے مجھ سے کہا کہ جو صحابہ کو
برا کہے وہ کافر ہے مینی کہا کہ کتاب نہایہ مین موجود ہے کہ عایشہ
عثمان کو لعنت کیا کرتی تھے وہ خفا ہوکے کہنے لگے کہ صاحب ہم تم سے
کلام کرتے ہین تم بزرگونپر چلے جاتے ہو یہ حال ہے سُنیون کا نہین
جانتے جاہل کہ صحابہ تمہارے بزرگ تھے مگر اہل بیت رسولؐ خدا
کے غلامی کے آرزو رکہتے تھے پس اہل بیت رسولؐ خدا اونکے
بہی آقا تھے اور جب آقا اور غلام مین منازع ہو تو اوسے آپس کے
بات نہین کہتے بلکہ غلام مقابلہ آقا مین نمک حرام کہلاتا ہے اور
بیوفا اور نالائق نام رکہا جاتا ہے اسے آپس کے بات نہین کہتے اور
جانو اس بات کو جب معصوم اور غیر معصوم مین اختلاف پڑے
اور نوبت تکذیب کی جانبین سے آئے تو مؤمن کو وہی لازم ہی
جو اعرابی سے جناب امیرؑ نے کہا ایمان اسیمین رہتا ہے وگرنہ
دوستی مین اور طرفداری مین غیر معصوم کے ایمان جاتا ہے
اور صادق آتا ہے اَلْمُنَافِقُوْنَ وَالْمُنَافِقَاتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاءُ
بَعْضٍ پس ایسی ہی لوگ اوسوقت مین جمع تھے اور مومنین
مخذول اور ضعیف تھے مگر بیزاری تو ویسے لوگون سے جو مقابلہ
مین اہل بیت کے ہون اور تکذیب اون کے کرین واجب ہے

Presented by: Rana Jabir Abbas

اس مین کونسا عذر ہے کہ محبت سے سکندبان اہل بیتؑ کے اسلام کو
اپنے ضایع کرے پس بیزاری کرنا اون سے ہر مسلم کو واجب
خصوصاً ہمین کہ ائمہ حضرات نے ہمارے زیارتون اور دعاؤن مین
نام بنام اونپر مکرر لعنت کی ہے اور ہمین حکم دیا ہے کہ بعد نماز کے
اون سے بیزاری کرو پس ہمین سنیونکی طرح ایمان کہونا نہین ہے
کہ کشتی نجات کو چھوڑین اور دریائے غضب مین ڈوبین اقوال
مملو اہل سنت پر عمل کرین کہ جو فقیرون بھنگ پینے والون کے
کرامتین بیان کرتے ہین مشتی نمونہ از خرواری جب دیکھا ہم نے
کہ ایسے فاسقون اور بدکارون کو اولیاء اللہ جانتے ہین جیسا
کہ ذکر کیا اوپر ہوا کہ بعضے سُنی باوجودیکہ صوفیون کے مذہب
زبانی کرتے ہین اور اونکے اعتقاد کا انکار رکہتے ہین پہیر دیکہو یہ کلام
اونکے زبانی ہے کہ کسیکو برا نہین کہتے اور ولی اللہ کہنے مین فرق
نہین لاتے جیسے دیکہو شمس تبریز وغیرہ انا الحق کہہ گئے اور کوئی
سُنی اونہین کافر نہین کہتا اور اب جو موجود ہین اونکے پیچھے
نماز پڑھنے کو موجود ہین اور ہاتھ بڑھائے ہوئے از روے بیعت مین
مستعد ہین جب ہم نے ایسے تابع و متبوع اپنے زمانہ مین آنکہون
سے دیکھے تو سمجھے کہ ایسی ہی حال زمانہ خلفاء ثلاثہ مین بہی انلوگونکا
تہا پس یہ سفینہ اہل بیتؑ سے چھوٹ گئے یون غوطہ کہاتے ہین
اور ہر تنکے کو پکڑ کے نجات چاہتے ہین اسی ضلالت مین بیچارے

jabirabbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

امام مہدی کے جہنم مین ڈوب جاتے ہین اور کیسے برے کو برا انہین کہتے
ہین پس خدا نے تمسک دامن دولت ائمہ اثنا عشری کو یہ توفیق
دی کہ جو کشتی نجات ہین اور اولوالامر جانب خدا سے ہین کیسے
بیدینون کو خواہ انکا باپ خواہ بیٹا ہو اچھا نہین کہتے یہ مراد ہے قول
خدا سے اور یہ مومن ہین حکم کبریا سے کہ فرماتا ہے لَا تَجِدُ قَوْمًا
يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ
كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ أُولَئِكَ كَتَبَ فِي
قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَأَيَّدَهُمْ بِرُوحٍ مِنْهُ وَيُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا
الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ أُولَئِكَ حِزْبُ
اللَّهِ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ یعنے نہ پاے گا دوست گروہ کو
اے پیغمبر ہمارے جو ایمان لائے ہین ساتھ خدا اور روز آخرت کی
کہ دوست رکھین مخالف خدا اور رسول کو اگر اوس کے باپ ہون
یا بھائی ہون یا بیٹے ہون یا ہم قوم ہون یہ گروہ ہے کہ لکھا ہے دلون
مین اونکے ایمان اور مدد کی ہے ساتھ روح القدس کے جانب
خدا سے داخل کرے گا البتہ اونہین جنت مین کہ جاری ہین نیچے
اون کے نہرین رہین گے اوس مین ہمیشہ راضی ہے اللہ
اون سے اور وہ راضی ہین خدا سے وہ سپاہ خدا ہین آگاہ ہو
بتحقیق کہ لشکر خدا وہی رستگار ہے پس دیکھو انصاف سے
اے اہل انصاف کہ خدا نے شیعون کے دل مین ایمان لکھا ہے

jabir.abbas@yahoo.com

یا سنیون کے سارے دشمن آل رسولؐ کے چُن چُن کے اون سے
دوستی کرتے ہین اور اہل بیت کے حق مین جو کلمہ کہئے وہ گذرے کہ
جناب امام حسینؑ کو باغی ٹھرایا اور پھر منہ سے کہتے ہین کہ ہم اہل بیت کے
دوست رکھتے ہین پس یہ محبت ثلاثہ مین ایسے بیہوش ہین کہ کچھ
سمجھتے نہین کہ نفس رسولؐ تو جناب امیرؑ قول خدا سے ہین اور رسول
خدا فرما دین اَنَا وَعَلِیٌّ مِنْ نُوْرٍ وَّاحِدٍ اس مین غیر کہان سے داخل
ہو سکتے ہین اور جناب صادقؑ نے فرمایا جسکے دل مین محبت شیخین
برابر رائی کے ہوگی وہ سرنگون جہنم مین ڈالا جائے گا اور کبھی
نجات نہ پائیگا اور جو بعد نماز کے اونپر لعنت کرے نماز اوسکی
قبول ہے پس ہم اہل بیت کے اطاعت مین تو نارے ہون اور تم
اون کے مخالفت مین سارے فرقہ تمہارے ناجی ہون پھر ایسا ہے
اندھیر ہے تو دین خدا اور رسولؐ کا کچھ اصل ہی نہین رہتا اور جو
دین خدا اور رسولؐ سچ اور حق ہے تو سواے ہمارے کوئی ناجی
نہین خواہ سنی ہو خواہ صوفی خواہ غالی ہو خواہ مفوضہ ہمارے اور
ہم لوگ جس طریقہ حق سے پھرا دیکھتے ہین بنابر حکم اپنے ائمہ حضرات
کے اوس سے بیزاری کرتے ہین کیسا ہی ظاہر مین دم محبت اہل بیت
کا بھرے مثل اہل سنت کے کہ انکا کلیہ مذہب کا کھلگیا کہ جو صحابہ
کو خلیفہ جانے وہ جو چاہے کرے اوس کے پیچھے نماز پڑھتے ہین اوسکے
کرامتین ذکر کرتے ہین کیسا ہی فاسق ہو اور اگر خلافت ثلاثہ کا

انکار کرے وہ برا ہے نہ اوس کے پیچھے نماز پڑہین گے نہ اوسے مسلمان
جانینگے شیعہ کیسا ہی پرہیزگار ہو وہ برا اور سنی کیسا ہی بدکار ہو
وہ اچھا خواہ خدا کو عرش پر بٹہادے خواہ خدا کو معاذ اللہ ہر شب
جمعہ گدہے پر چرہا کے پہرادے خواہ ہر کتے اور بلی کو خدا بنا دے
پس جانو اس بات کو کہ اکثر پر منکشف ہے مگر وَجَدْنَا عَلَیْہِ اٰبَآءَنَا
پر اونکا عمل ہے اور طمع دنیا سے جاہلون کے بہکانیکو جو چاہتے
ہین کہدیتے ہین نمونہ اونکا اقوال شاہ عبد العزیز دہلوی ہے چنانچہ
کچہ مذکور مقدمہ فدک مین ہوے پس جب ایسی دغا باز یان اپنے
علما مین دیکہتے ہین تو کیون سنی اپنا ایمان کہوتے ہین اکثر سنی
بہلانیکو جاہلونکی کہتے ہین کہ صاحب جناب امیر کے اجازت سے یہ
خلیفہ ہوے تہے اور وہ حضرت انکی خلافت پر راضی تہے سبحان اللہ
یہ عجیب افترا ہے کہ جنکو وہ جناب فاسق و کاذب و غادر و خاین
جانین اور سیرت اون کے خلاف کتاب خدا اور سنت رسول
ارشاد کرین اور عاملان بالجور فرمادین اور عثمان کو فرمائین
قَتَلَہُ اللّٰہُ عُثْمَانَ وَاَنَا مَعَہُ اللّٰہُ نے اوسے قتل کیا اور مین بہی
اوس کے ساتھہ تہا اور قاتلون کو اوس کے اپنے پاس امان
دے اور عایشہ وغیرہ سے اونکے واسطے لڑے اونکی خلافت
پر راضی ہون گے اور اجازت دین گے حالانکہ خدا فرماے
لَاتَرْکَنُوْٓا اِلَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّکُمُ النَّارُ سب سے زیادہ یہ ہے

کہ آپ تو چھ مہینے بیعت نکرین اور اون کو اجازت دین پس اسے کون
عاقل رضامندی کہیگا کہ جناب امیر سا شخص جسنے کم سنی مین پہلے
نبوت پیغمبر خدا کا اقرار کیا وہ چھ مہینے تک بی امام رہے یہ مصالحہ تھا
جیسے امام حسنؑ نے معاویہ سے کیا تھا اور روز شورہ حضرت امیر نے
اسکی تصریح کردے اور فرمایا کہ یہ حق میرا تھا مگر باب پرخاش کو نکھولا کہ
ایک قوم کافر ہوجائیگی روایت کی ابوبکر احمد ابن موسی مردویہ نے
صدر الائمہ اخطب خوارزم سے کتاب اربعین امام طبرانی سے کہ اونسے
کہا مینے سنا سعید راضی سے اونسے سنا محمد ابن حمید سے اونسے
سنا وافر بن سلیمان سے اور اونسے حراث بن محمد اوزانی طفل عامر
ابن فاصلہ سے اونسے کہا مین روز شورہ دروازے پر کھڑا تھا کہ
آوازین بلند ہوئین جناب علیؑ ابن ابی طالبؑ کے آواز سنی مینے کہ
فرماتے تھے لوگون نے بیعت ابوبکر سے کی واللہ بتحقیق تر تھا مگر نہ چاہا
پرخاش کو نکھولا کہ بہت کافر ہوجائینگے اور بعض بعض کو قتل کرینگے
گے جب وہ مرا عمر سے بیعت کی اور حالانکہ مین سزاوار تھا اوسے خیال
پر مینے صبر کیا اب چاہتے ہو عثمان سے بیعت کرو عمر نے مجھے چھٹا
شخص گردانا اور فضل کو میرے نہ پہچانا اگر مین اپنے فضل کو بیان
کرون تو کوئی جواب ندے گا مگر اوسکا بیان بہت طول اور فضائل
حضرت کے مشہور ہین عبد الرحمن بن عوف اوٹھا کہنے لگا کہ آپکی
فضیلت کا جواب کسے پاس نہین ہم آپ سے بیعت کرتے ہین کتاب

خدا و سنت پیمبر اور سیرت شیخین پر حضرت نے کہا سیرت شیخین کو
کتاب و سنت کے ساتھ کیا دخل ہین اسپر ہرگز بیعت نہ لونگا اوس نے
عثمان سے کہا اور بیعت کیلے اونہین کتاب سے کام تہا نہ سنت سے
کہ آخر کتاب کو اونہون نے جلا ہی دیا یہ رضا سے جناب امیر کے تہی
اور تازہ ظلم تہا جدید پس کیون منصفو یہی رضامندی ہے کوئی
عاقل اسے رضامندی کہیگا فَاَیْنَ تَذْہَبُوْنَ اور ایک مکر و خدع آپکے
علما کا یہ جاہلون کے بہکانے کو ہے کہ کہتے ہین بہلا صاحب ہمارے
صحبت کا آدمی کو اثر ہوجاتا ہے رسول خدا کے صحبت نے صحابہ کو
اثر نکیا وہ بری ہی رہے سبحان اللہ کیا خوب عقلین ہین کہ تکذیب
خدا کے کرتے ہین جاہلون کے بہکانے کو خدا قران مین کیا مذمت
کرتا ہے حضار مجلس رسول خدا کے اور فرماتا ہے ذٰلِکَ بِاَنَّہُمْ
آمَنُوْا ثُمَّ کَفَرُوْا الخ اور فرماتا ہے اَسْتَغْفِرْ لَہُمْ اَوْلَا تَسْتَغْفِرْ لَہُمْ لَنْ
یَّغْفِرَ اللّٰہُ لَہُمْ کیا یہ صحابہ نتہے پس یون سمجہو کہ باران رحمت سب
جا پر برابر برستا ہے کہین پہول اوگتا ہے اور کہین خار کوئے چیز
سڑ جاتے ہے اور کوئی سرسبز ہو جاتی ہے یہ سب استعداد پر موقوف
ہے دیکہو زوجہ نوح اور پسر نوح کا حال اور زوجہ فرعون کا مرتبہ کہ اچہون
کے صحبت مین برے اور برون کے صحبت مین اچہے اور سنجانو کہ جسپر
خدا و عالم نے حجت زیادہ تمام کی ہے اور اوسنے راہ حق نہ اختیار
کیے ویسے خدا نے اوسپر عذاب بہی زیادہ کیا جو دور تہے وہ مستضعفین

مین شمار کئے گئے اور جو حضرت کے خدمت مین رہ کے صاف نہوے وہ
بقول خداوند قہار اِنَّ الْمُنَافِقِیْنَ فِی الدَّرْکِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ مین داخل
ہوے اور ازواج رسولؐ ابرار کو یہ حکم خداوند جبار ہوا کہ تم نافرمانی
خدا کروگے تو چند عذاب تم پر ہوگا پس جانو کہ اسیطرح جاہلون سے
زیادہ عذاب علما پر ہے کہ جو طمع دنیا سے با حمیت جاہلیت سے
حق اہل بیت کو اور ظلم صحاب کو جو اونکی کتابون مین موجود ہے
جاہلون سے دہوکہا دینے کے لئے چہپا دین اور تاویلین دروغ بیجا
کرکے اونہین بہکا دین اور یہ قسم ہے کہ اکثر سے انکی حق چہپا نہین ہے
بلکہ انکے معتقدین پر بہی منکشف تہا جیسے شیخ ابن ابی الحدید معتزلی
نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے ہین مین اور عمر راہ مین
تنہا چلتے تہے مینے پوچہا کہ اے خلیفہ سچ فرماؤ کہ یہ خلافت حق کسکا
تہا کہنے لگے واللہ ابن عباس یہ حق تمہارے ابن عم کا تہا یعنی علیؑ کا
تہا مینے کہا پھر اونکو کیون نہ سپرد کیا کہنے لگے حداثت سن کے
سبب سے ابن عباس نے کہا کہ خدا نے اونکے حداثت سن کا
خیال نہ کیا جب سورۂ برائت کو ابوبکر سے پھیر کے جناب امیرؑ کو دیا
کہ تم لیکے اہل مکہ پر پڑہو عمر نے کچہ ندیا قصہ اسکا یہ ہے کہ جب سورہ
برائت نازل ہوا رسول خدا نے ابوبکر کو دیا کہ اہل مکہ پر پڑہو وہ
لیکے چلے کہ جبرئیلؑ نازل ہوے اور کہا کہ حکم خدا یون ہے کہ یا تم لیجاؤ
یا علیؑ پس جناب رسول خدا نے ابوبکر سے پھیر کے جناب امیرؑ کو

jafri.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

دیا اور حضرت نے جا کے اہل مکہ پر پڑھا پس یہ مقام غور ہے کہ جسے
ایک سورہ پہنچانے کی لیاقت نہو وہ سارا قران اور سارے احکام
دین کیونکر امت پر پہنچا دے گا فتدبر بعضے سنی حماقت سے یہ کہتے ہین
کہ دیکھو صاحب یہ لوگ ایسے تھے کہ پیغمبر اونہین بھی ہر جا پر پوچھتے
تھے اور مشورون مین شریک کرتے تھے اور یہ نہین جانتے کہ خداوند
عالم نے تالیف منافقین اور اتمام حجت کے لئے یہ فرمایا ہے وَشَاوِرْهُمْ
فِي الْأَمْرِ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ بموجب اس کے مشورہ ایسے لوگون
سے کرتے تھے تا حجت خدا اونپر تمام کرین اور جب ارادہ کرتے تھے تو
توکل خدا پر کرتے تھے دوسرے یہ ہے کہ جو انہین نہ بھیجتے ایسے مقامون
مین تو احوال معلوم نہوتا اور رہ بیٹھتے اور وہ خود ارشاد فرماتے کہ
اگر ہمین بھیجتے تو کیا ہم نہ کر لاتے اس کام کو اس لیے سورہ برات
دیکے روانہ کیا خدا کا حکم ہوا پھیر لو اس سے پس کھلگیا سب پر
کہ انکو اس کے لیاقت نہین ہے اسیطرح خیبر مین نشان دیکر
دو بار ایک صاحب کو اور ایک بار دوسرے صاحب کو تاکید
کرکے بھیجا کہ جنگ سے بھاگنا نہین اور وہ خلاف حکم حضرت کے
پھرکے کچھ لوگون کو شہید کروا کے بھاگے ہوئے حضرت کے پاس چلے
آئے پس حضرت نے فرمایا کہ صبح بھیجونگا مین اوس شخص کو کہ
دوست رکھتا ہے خدا اور رسول کو اور دوست رکھتا ہے خدا
ورسول اوسے نہ پھرے گا جبتک کہ فتح نکریگا پس صبحکو سب

امیدوار سردار سے لشکر مین آکر کھڑے ہوئے تماشا یہ ہے کہ بہاگے ہوئے بہی امیدوارون مین آئے پس حضرت نے جناب امیرؑ کو پوچہا کہ کہان ہین سب نے کہا کہ اونہین تو رمد چشم ہے حضرت نے فرمایا کہ لاؤ اونہین جب حضرت حاضر ہوئے حضرت نے لب مبارک آنکھون پر لگایا جناب امیرؑ کو صحت ہوئی پس حضرت نے جناب امیرؑ کو بہیجا اور حضرت نے تنہا حارث کو اور مرحب کو قتل کیا اور خیبر کو فتح کیا باب خیبر کو ایک ہاتھ سے اوکھاڑ کے پہینکدیا یہ احوال مشہور ہے بیان اس کا موجب طول ہے پس اگر جناب رسول خدا پہلے ابوبکر وعمر کو نہ بہیجتے تو یہی کہتے وہ کہ امت علیؑ اس مین کیا تہے ہمین بہیجتے تو کیا ہم نہ فتح کرتے پس خدا نے مرتبہ اطاعت اور کمال شجاعت اون حضرت کا دکھایا اسیطرح احد مین راہ فرار ان سب نے اختیار کی جانون کو اپنے بچایا جناب رسول خدا کو دشمنون مین پہسایا اپنے جان کے آگے اونکی جان کا خیال نہ فرمایا وفاداری کا کمال دکھایا پس جناب امیرؑ کے فقط حرب ضرب سے وہ جنگ فتح ہوئی لَا فَتٰی اِلَّا عَلِی لَا سَیْفَ اِلَّا ذُوالْفِقَار کے آواز بلند ہوئے پس ان باتونکی دکہانے کو اونکے دوستون کے سمجہانے کو پوچہیے تہے فتنہ گرا ور بعضے جاہلون کے بہکانے کو اور ظلم ثلاثہ کے چہپانیکو کہتے ہین کہ صاحب سعاذ اللہ شیعہ کہتے ہین کہ جناب امیرؑ کو بیعت کے لئے گھر سے لیگئے وہ غالب کل غالب تہے اونکو کون پکڑ کے لیجا سکتا ہے یہ غلط

اور افترا ہے شیعون کا ہم کہتے ہین کہ بیشبہ وہ ایسی ہی تھے مگر جب اونہین ایسا جانتے ہو تو غالب کل غالب کے ہوتی ہوے کیون ان مغلوبون کو اونپر غلبہ دیتے ہو دہو کہا دینے کے وقت ایسی ہی بات کرتے ہو جیسے تمہارے خلیفہ ثانی کے پاس ایک شخص مسجد مین آیا کہ باپ اوس کا جناب امیر کے ہاتھ سے مارا گیا تھا عمر نے اوس سے کہا کہ تیرا باپ ایسا بہادر تھا کہ جب وہ میدان مین آکے مبارز طلب کرتا تھا کوئی اوس کے مقابل مین نجاتا تھا اور وہ مثل بیل کے کھورو کرتا تھا اور مین تو اوس کے سامنے سے ایسا بہاگا کودتا ہوا جیسا پہاڑے بکرا ہوتا ہے مگر علی نے اوسے قتل کیا اور اشارہ حضرت کے طرف کیا پس دیکھو اپنے نامردی اور اونکی شجاعت بیان کرکے دشمن حضرت کا لوگون کو کرتا تھا اسیطرح یہ سنی ہین کہ تعریف حضرت کی کرکے جاہلون کو دہو کہا دیتے ہین اور ظلم کو اپنے پیشواؤن سے چہپاتے ہین تا لوگ اون سے روگردانی نکرین اور اس ظلم کو افترا شیعون کا بتاتے ہین حالانکہ ابو بکر جوہرے اور شیخ ابن ابی الحدید اور علمائے اہل سنت نے تصریح اسکی کی ہے کہ جناب امیر کو بیعت ابو بکر کے لئے کہینچ کے گھر سے نکالا پس اپنے علما کے کتابون کو دیکھو اور خلفا کے اپنے ظلم کے قایل ہوا ونہین جو کہنا ہو کہو اور ہم سے غالب ہونے کا جواب سنو کہ جناب امیر بیشبہہ غالب کل غالب تھے مگر افضل رسول خدا سے نتھے پس دیکھو

Presented by: Rana Jabir Abbas

جناب رسول خدا پر کفار نے کیسی کیسی مکہ مین جفائین کیں طمانچے مارے
پتھر لگائے راکہ تنور دن کی ڈال دے مجنون کہا مگر جب تک حکم
صبر کا تھا جب حکم جہاد کا ہوا انہین قتل کیا یہان تک کہ عین قوت
مین اور شوکت اسلام مین منافقین کیسے کیسے رنج دیتے تھے یہان
تک کہ کنکر کیونمین ڈالکر لنڈہائے تا حضرت کو شہید کرین اور بعضے
منافقونکا حال نفاق ظاہر ہوگیا بعضی صحابہ نے کہا کہ انہین قتل
کیجئے حضرت نے فرمایا لوگ کہین گے کہ محمد اپنے اصحابون کو قتل کئے
ڈالتے ہین بعضون نے حضرت کو ہذیان کے تہمت کی مگر مصلحت وقت
صبر تھا پس اسیطرح حال صلح حدیبیہ کو دیکھو اور سب سے زیادہ یہ
ہے کہ خدا سے زیادہ غالب کوئی نہین ہے پس کفار کو مثل فرعون
ونمرود کے کسقدر مہلت دے کہ تا اتمام حجت نہ تھے جناب امیر
غالب تو ایسی تھے کہ کوئی مقابلہ شجاعت مین حضرت کے نتھا مگر مصلحت
وقت اور وصیت رسول خدا کی تھے پس حضرت مطیع خدا تھے
غالب وہ کہ جو نفس پر اپنے غالب رہے اگر کوئی ذرا بھی مدمقابل
مین ہوتا تو مقام توہم تھا کہ شاید حضرت اوس سے خایف ہوے
اس جا تو صبر اور اطاعت خدا اور رسول ظاہر ہوئے کہ مقابل
مین سب نامرد تھے جو ہمیشہ جنگ سے بہاگا لئے پس جب جنگ کا
حکم تہا جب لڑے ویسی ہے جب صبر کا حکم تہا دیا ہے کیا راہ خدا
مین اپنے خواہش نفس کو کہین دخل نہین دیا جیسے سب انبیا کا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact: jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

حال تھا کہ جسے حکم ہوا وہ مارا جاے وہ مارا گیا جسے حکم ہوا نکلجا وہ نکل گیۓ جسے حکم صبر کرنے کا ہوا اوسنے صبر کیا جسے حکم فرزند کے ذبح کرنے کا ہوا وہ ذبح پسر پر مستعد ہوا یہی کام انبیا اور ائمہ کا ہی پس جناب امیرؑ کو جبتک حکم صبر ہوا صبر کیا مصلحت ظاہر صبر مین یہ تھی کہ اگر جہاد کرتے تو بہت لوگ کافر ہوکے کلمہ ظاہری بھی چھوڑ دیتے جیساکہ حضرت نے فرمایا اور بعضی خوف سے تلوار کی اقرار حضرت کے ولایت کا کرتا اور وہ لوگ جو کافر تھے کہتے کہ اصحابون کو پیغمبر کے قتل کئے ڈالتے ہین اور جب جناب امیرؑ کو حکم جہاد ہوا تو حضرت نے جہاد کیا یہی حال ائمہ کا ہے کہ اطاعت خدا مین ہر وقت سرگرم ہین امام حسینؑ کو حکم شہادت ہوا وہ شہید ہوے امام زین العابدین کو صبر کا حکم ہوا انہون نے صبر کیا پس دیکھو جیسا ظلم یزید کا ظاہر ہے ویسا ہی ظلم صحابہ کا بھی خانہ جناب امیرؑ پر روشن ہے وہ ظلم تمہارے چھپانے سے نہین چھپ سکتے اور مٹانے سے مٹ نہین سکتی کما مر غیر مرۃ اور بعضی سنی کہتے ہین کہ بھلا صاحب خلافت انکا حق تھا تو انہون نے جہاد کیون نہ کیا امام حسنؑ نے مصالحہ معاویہ سے کیون کیا اور امام حسینؑ شہید کیون ہوے اس کا جواب یہ ہے کہ اول تو یہ کلام تکذیب جناب امیرؑ سے کہ حضرت نے مکرر فرمایا کہ یہ حق میرا ہے جیساکہ گذرا تکذیب حضرت تکذیب خدا اور رسول خدا ہے پس کفر اعتراض کرنیوالا کا

لازم اور دوسرے جواب یہ ہے کہ جب حکم خدا اور رسولؐ سے اہلبیتؑ
معصوم ٹھہرے اور اونکی اطاعت تمامی خلق پر واجب ہی تو اونپر
اعتراض کرنا تکذیب خدا اور رسولؐ ہے اور کفر ہے جانو اسے
غافلون انکے کام بحکم خدا کبھی نہین ہونیوالا انکی اطاعت جایز نہو
اور اگر اے نادانون اسمین معارضہ کرتے ہو اپنے خلفا کے دفع الزام
کے لئے تو یہ قیاس مع الفارق ہے کہ اونکی عصمت باتفاق ثابت ہے
اور صحابہ مدتون بتون کے سجدہ مین رہے ظاہری اسلام مین انواع
فسق بجا لائے مشکوک الاسلام والنفاق رہے اونکے باب مین استعجاب
واستبعاد معصیت کا بلکہ ارتداد کا بھی نہین ہے اصل جواب تو یہ تہا
اور دوسرے جواب یہ ہے کہ فائدہ ظاہری معلوم ہوتے ہین فائدہ
اول تو یہ تھا جو بیان ہوا کہ اگر جناب امیرؑ تلوار کھینچتے تو بہت سے وہ
لوگ مارے جاتے جنکے صلب مین مومن تھے اور بہت سے خوف جان
علیٌّ وَلِیُّ اللہ کہدیتے اور دل مین نفاق رہتا پھر صفائی دین مین نہوتی
پس حضرت کے صبر سے حق کو پہچان کے مؤمن خاص جناب امیرؑ کیجانب
رہگئے اور منافق اور بیدین سب جدا ہوگئے طمع دنیا کے واسطے ایک
ایک کے ہاتھ مین ہاتھ دینے لگے اور تیسرا فائدہ یہ تھا کہ کفار جو دین کے
طرف آنیوالے تھے وہ سب رہ جاتے اور کہتے آپھی تو دعوت کرتے ہین
اور آپھی قتل کرتے ہین کوئی دین کو نہ جہتا قرآن کو نہ پڑہتے حجت
ناتمام رہتی سمجھو ذرا غور کرو کہ اب تک لوگ باوجود دلائل واضحہ کے

سمجھتے نہین باوجودیکہ قران کو پڑہتے ہین مگر حجت خدا کو تو تمام ہوتی جاتی ہے اور جو حق کو سمجھے وہ ایمان لائے اب تک یہی حال ہے کہ جو سمجھتے ہین ایمان لائے ہین اور تیسرے فائدہ یہ تھا کہ جناب امیرؑ اتمام حجت اور انکشاف حق جو کام امام کا ہے وہ بروقت کئے گئے کہ جب کوئی خلفا سے طلب معجزہ کرتا تھا یا مسئلہ غامض پوچھتا تھا اور وہ عاجز ہوتے تھے تو جناب امیرؑ اوسے آکے معجزہ دیکھاتے تھے اور مسئلہ کو بتا دیتے تھے تو جو لوگ صاحبان بصیرت تھے وہ سمجھ جاتے تھے کہ خلیفہ بحق یہ ہین پس یون اتمام حجت کرتے ہین اور خلفا کے زمانہ مین جہاد سا منے اونکے نکیا یہ ہے دلیل بطلان خلافت اصحاب ثلاثہ ہے کہ اگر خلافت اونکے حق ہوتے تو جہاد کو حضرت ترک نکرتے اور جب بفضل خدا آپ صاحب قوت ہوے تو بحکم یَا اَیُّهَا الرَّسُوْلُ جَاهِدِ الْکُفَّارَ وَالْمُنَافِقِیْنَ وَاغْلُظْ عَلَیْهِمْ وَمَاْوٰهُمْ جَهَنَّمُ اے رسولؐ جہاد کر کفار و منافقین پر اور غلظت کر اونپر کہ جا اونکے جہنم ہے اور بُری ہے بازگشت پس حضرت نے جہاد کفار پر تو کیا منافقین پر کب جہاد کیا پس جو حکم پیغمبرؐ پر ہوتا ہے اوسے تمام کرتا ہے وصی اوس کا پس جناب امیرؑ نے جنپر جہاد کیا ظاہر ہوا کہ وہ منافق تھے دیکھو اونمین کون کون تھے بعضے مثل شیوخ ثلاثہ عشرہ مبشرہ مین داخل تھے اور اصحاب تھے اور بعضے باعث افتخار شیخین تھے پس ظاہر ہوا اولین سرّ ترک جہاد مین مصلحت تھے اور نہین تو کچھ اون سے افضل نہ تھے اور تماشا یہ ہے

اسکو اہل انصاف ذرا غور کرین کہ جو لوگ یہ کہتے ہین کہ جناب امیرؑ نے جہاد کیون نہین کیا شیخین پر یہ اون سے پوچھو کہ جب یہ جہاد کیا او تم کب برا جانتے ہو جو شیخین کو برا جانتے اور جناب امام حسنؑ نے جو معاویہ سے مصالحہ کیا مجبور تھے کہ انصار باوفا نہ پایے اور بادجود آن معاویہ ظاہر مین وفاے عہد نہ کہتا تھا اون کے قتل کو باعث زوال سلطنت جانتا تھا جناب امام حسینؑ کو دیا ورایسے ملے کہ سب جا ہین اور اہل کوفہ نے بھی لکھا کہ آپ آوین تو ہم آپکی نصرت کرین گے اور باوجود اس کے حضرت کو یقین تھا کہ اگر مین یزید سے مصالحہ کرونگا تو بھی یہ مجھی قتل کرے گا کہ یہ نہایت بدعہد ہے جیسے حضرت نے وقت وداع اہل وطن سے فرمایا کہ اگر مین جائے مار و مور مین چھپون گا تو بھی یزید مجھے قتل کرے گا پس حکم خدا حضرت امام حسینؑ کو شہادت کا ہوا اور حضرت کے شہادت کو خدا نے انکشاف حق کے لئے ایسے شہرت دی کہ کسیکی چھپائی سے یہ چھپ نہین سکتا جبکہ احوال جناب امیرؑ اور جناب فاطمہؑ کو چھپایا کیسی کیسی اس کے چھپانے مین کوشش کے اہل سنت نے اور کرتے ہین جیسا کہ گذرا پس سب خاص و عام پر منکشف ہوا کہ ایسے فاسق نے دعواے خلافت کیا اور مسلمانون نے اوسکی خلافت کو قبول کیا اور اوس کے اطاعت کی تاآنکہ فرزند رسولؐ کو بظلم شہید کیا اور اوسکی عترت کو اسیر کیا سر ان کو نیزے پر چڑھایا ایسے مسلمان تھے اوس زمانہ مین اور بہت سے اسیر

بھی ابتک ظلم یزید کے چھپانے مین کوشش کرتے ہین پس کہل گیا
حال اون کے مذہب کا اور اون مسلمانون کا تا آنکہ اکثر اہل سنت نے
بھی مجبور ہوکے یزید کو برا جانا جب اوسے برا جانا اب دیکھین اگر
آنکھین رکھتے ہون یزید نے قتل امام حسینؑ پر حکم دیا اور قتل کیا
تو معاویہ اون کے پدر بزرگوار سے لڑا اوسے بھی برا جانے چنانچہ بعضے
سنی معاویہ کو بھی برا جانتے ہین جب اوسے برا جانا تو پھر طلحہ اور زبیر
اور عایشہ نے کیا کمی کے ہے کہ جناب امیرؑ کے قتل کو آئین اور بیعت سے
مسلمانون کو قتل کروایا پس جب اونہین برا جانتے کہ وہ باعث
افتخار پدر یہ ہے کہ بسبب قرابت رسولؐ خدا دے ہوئین تو پھر عثمان
کے ظلم وستم کو بھی دیکھین جو ذکر ہوے جب اونہین برا جانا پھر جو
جناب امیرؑ و حسنؑ و جناب فاطمہؑ کے گھر کو جلانے آئے اور جو ظلم
اونہون نے حضرت پہ کئے کربلا سے کچھ کم نتھا کربلا مین علی اصغرؑ شہید
ہوے مدینہ مین محسن شہید ہوئے وہان جناب زینبؑ پہ ظلم ہوئی
یہان جناب فاطمہؑ کے بازو اور پہلو پر ہوے ہمارے کتابون مین تفصیل
ہے تمہارے کتابون مین اجمال ہے کیونکر حال تفصیل وار اپنی پیشوا
کا لکھین کربلا مین امام زین العابدینؑ پر مدینہ مین جناب امیرؑ پر جو گذرے
انصاف سے خیال کرو اور ہمارے کتابین اور اپنے کتابون کو
دیکھو تو حال ظاہر ہو جائے فقط محبت ثلاثہ سے بے دلیل غلط کہتے
ہو تو اس سے تو غلط نہین ہو جاتا خدا کے سامنے کیا کروگے پس جب

jabir.abbas@yahoo.com

حال مسلمانون کا معلوم ہوا اور یزید کے خلافت کا پس اب جو یزید کا دشمن ہوگا تو وہ سابقین کا بھی دشمن ہوگا جناب امام حسینؑ کے شہادت اسواسطے واقع ہوئے کہ ظلم ظالمون کے کہل جائین جنکو اسپر بھی نہ سمجہائی دے اور محبت ثلاثہ کو نچہوڑین اور اَلْمُنَافِقِیْنَ وَالْمُنَافِقَاتِ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَاءُ بَعْضٍ میں داخل ہین وَاُشْرِبُوْا فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ اونہین کے شان مین وارد ہے اور حق سبحانہ تعالے فرماتا ہے اِنَّ الْمُنَافِقِیْنَ فِی الدَّرْکِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ پس معلوم ہوا کہ جو منافقون کو دوست رکھے وہ بھی منافق ہے پس مومنونکو بیزار رہنا ایسے بدینون سے واجب ہے جیسا کہ آیہ لَا تَجِدُ قَوْمًا اور آیات دیگر سے ظاہر ہوا پس جانو اس بات کو کہ محبت اہلبیت رسول اور دشمنان بتول سے ہرگز جمع نہوگی اب بعضی سنی ثلاثہ کے محبت سے عصمت انبیا مین خلل انداز ہین یہانتک کہ تنقیہ الانبیا ایک کتاب لکھی ہے کہ نبیون سے یہ خطائین ہوئین ہین مراد ان کے یہ ہے کہ ہمارے خلفا سے جو ظلم و ستم ظاہر ہوئے تو نبیون سے بھی خطائین ہوئے ہین وہ ان دلیلون سے معارضہ کرتے ہین اور یہ غلط ہے اونکی سمجھ کا فرق ہے علمانے ہمارے سب اون کے احوال کے تاویلین اور جواب بتفصیل لکھ دیے ہین اور روایات دروغکا انکے انکشاف بیان اوسکا یہان موجب تطویل ہے جو چاہے ہمارے حدیقہ سلطانی سے اور کتب کے جانب رجوع کرے اتنا

یہان کافی ہے جاننا کہ وہ خدا کی جانب سے تھے اور خدا نے اون کے
طاعت کو حکم دیا اور ایمان لانیکو اون کے ساتھ واجب گردانا جب معصیت
اونپر جایز ہو تو کذب بھی اونپر جایز ہو تو اونکی نبوت صحیح نہوگی اور اون کے
قول و فعل پہ عمل جایز نہوگا کہ فاسق کے اطاعت کو خدا نے منع کیا ہے
اور نبی کے اطاعت واجب ہے یہان تک اجتماع نقیضین ہوا جاتا ہے اور
یہ محال ہے اور دوسرے جب نبی گناہ کرے قابل تعذیر تو اوسے تعذیر دینا
واجب اور نبی کو ایذا دینا کفر ہے تو اجتماع نقیضین وقس علیٰ ذٰلک اور
الزام خدا کے جانب عاید ہوتا ہے اور نبوت باطل اور کلام خدا لغو ہوتا
ہے پس سب دین برباد ہوگیا کہو کیسا نکتہ ہے! نہین او تم جو کوشش کرتے
ہو عیب چھپانیکو صحابہ کا اور انبیا پر اتہام معصیت کرتے ہو تو چاند پر
خاک ڈالنے منہ پر پڑتی ہی ہے کہ وہ جانب خدا سے تھے اونکا الزام
عاید خدا کے طرف ہوتا ہے اور خدا الزام سے بری ہے پس تمہارے
صحابہ خلیفہ کئی ہوے تمہارے تھے انہین اور وہ دونون جایز
الفسق تھے اسواسطے کہ خلیفہ مدتون تک بت پرست رہے اور
اسلام ظاہری مین مشکوک رہے کہ خود نبوت مین شک کیا کرتے
تھے کہ مشکوۃ مین منقول ہے پس اونکا دین سے پھر جانا کچہ محال
نہین ہے خطا خلیفہ کرنیوالونکی ہے خدا پر الزام نہین ہوسکتا ہے اور
دین مین فساد لازم نہین آتا پس شیعہ کا اعتراض تمہاری عقل پر ہے
کہ تمنے ایسے خلیفہ اہل بیت کو چھوڑ کے کہو کہ اتنا تو سمجھو کہ انبیا کو خدا نے

jabir.abbas@yahoo.com

معین کیا خلق پر نمانا پے در پے معجزے دکھاے اوسپر تہوڑے ایمان
لائے اور باقی نے ساحر بنایا تم صاحبون نے ابوبکر وغیرہ کو خلیفہ کہا اسکے
تم سب قایل کہ خدا نے نہین کیا پھر نہ انہون نے کوئی معجزہ دیکھایا نہ انہون
نے دعوا کیا کہ ہمین خدا نے خلیفہ کیا ہے پھر تمنے جو خلافت کو قبول کرلیا یہہ
کون سے عقل سے ہے اب ہم جو اوسپر اعتراض کرتے ہین اونکی طرفداری
کرکے ہمپر اعتراض کرتے ہو تو وہ خدا پر اعتراض ہے کہ ہمارے ائمہ حضرات
خدا کی جانب سے ہین سبنی معجزات دیکھاے کتب فریقین مین موجود ہین
پس بعضے جاہل عالم نما معارضہ کرتے ہین کہ صاحب جناب امام زین
العابدینؑ اور سب ائمہ جو دعائون مین اپنے گناہون کا اعتراف اور طلب
مغفرت خدا سے کرتے تھے پس اگر گناہ گار تھے تو عصمت نہ تھے اور
اگر غلط فرماتے تھے تو بھی عصمت نہ تھے پس جواب اس کے علمانی بہت سے
دیے ہین مگر اس جواب کو مومنین خوب ذہن نشین کرکے سُنین
اور خوب یاد کرین پس جانو خدا تمہین توفیق خیر عطا کرے کہ خوف
خدا ہر بشر کو بقدر معرفت اوس کے ہے جسقدر خدا پہچانتا ہے
ویسیہی خدا سے خوف کرتا ہے پس اگر سمجھو کافی ہے مگر تفصیل اوسکی
یہہ ہے ایک بندگان خدا مین سے ہین کہ جنہین کفر و نفاق سے بہی پروا
نہین اور ایک ایسے ہین کہ وہ جانتے ہین کہ ہمین خدا نے پیدا کیا ہے
اور اتنا سمجھی ہین کہ پیغمبرؐ اوس کے بھیجے ہوے ہین مگر قلب معرفت سے ترک
صوم و صلواۃ کو اور شرب خمر وغیرہ کو کچھہ برا نہین جانتے اور نادم

نہین ہوتے اور توبہ خدا سے نہین کرتے اور ایک ایسے ہین وہ ایسے
افعال قبیحہ پر پشیمان ہوتے ہین اور جو کہین اون سے ایسی خطا ہو
جاتی ہے تو اوسپر وہ مدتون نادم رہتے ہین اور توبہ کیا کرتے ہین
اور بعضے ایسے ہین جو اون سے ادنا گناہ ہو جاوے تو اوسکا تدارک
کرتے ہین اور توبہ خدا سے کرتے ہین اور اعمال خیر کو اپنے اور عبادت
کو بہت نہین جانتے بلکہ ڈرتے ہین کہ یہ اعمال ہمارے قابل قبول درگاہ
ہین یا نہین اور بعضے ایسے ہین کہ اعمال واجب کیسے اگر سنتی مثل
نماز شب وغیرہ کے اون سے ترک ہوتے ہین تو اوسپر وہ نادم ہوتے
ہین اور اپنے نفس کو ملامت کرتے ہین اور بہت سے ایسے ہین کہ وہ
رات بھر سویا کرتے ہین اونہین پروا بھی نہین ہوتے اور ایک ایسے
ہین کہ اعمال شب قدر اون سے ترک ہو جاوے تو سال بھر رنج مین
رہتے ہین اور ایک ایسے ہین کہ اگر شب قدر کو جاگے تو وہ سمجھتی ہین کہ
ہمنے بڑا کام کیا اور ایک ایسی ہین کہ ہمیشہ شب بیدار رہتے ہین
اور واجبات کو اور نوافل کو اون کے اوقات پر بجا لاتے ہین اور پھر
خدا سے خایف رہتے ہین کہ ہمارے اعمال قابل قبول ہین یا نہین
اور ڈرتے ہین کہ عجب کہین طبیعت ہین ہمارے نہ آجاوے کہ باعث
ہمارے حبط عمل کا نہ ہو جاوے یا کوئی گناہ ہووے کہ وہ ہمارے خرمن
ریاضت کو جلا دیوے پس یون ہین شب و روز خدا سے خایف رہتے
ہین اور ایک ایسے ہین کہ مکروہات سے خایف رہتے ہین کہ اور

لوگ حرام سے ویسا نہین ڈرتے اور اگر اون سے شغل امور جایز ہین کہ وہ بھی عبادت ہی مثل کہانا کھانے یا ازواج سے مشغول ہونے مین کوئی امر مستحب ترک ہو جاتا ہے چونکہ شغل اونکا تعلق راحت نفس سے رکہتا تھا اوسپر وہ روتے ہین اور ڈرتے ہین اور خدا سے اپنے توبہ کرتے ہین اسیجا سے ہی حسنات الابرار سیئات المقربین یعنے حسنات ابرار کے بمنزلہ سیئات مقربین کے ہی یا زبان اونکی ذکر خدا سے کہین ساکت ہو جاوے یا سکوت اونکا فکر سے خالی ہو جاوے یا نظر اونکی عبرت سے خالی ہو بسبب ضرورت امور مذکور کے وہ اوسپر روتے ہین کہ کہین عتاب خدا نہ آجاوے کہ مقربان خدا پر ایسیہی امور مین عتاب آجاتا ہے آیا نہین سنا حال حضرت یحیی کا کہ ایک دن بیت المقدس سے اپنے گھر مین آے اصرار سے اپنی مادر کے لباس درشت کو اوتارا اور لباس صوف ذرا نرم تھا پہنا کچہ کھانا کھاکے سو گیے خواب مین ندا ہوئی اے یحیی ہمارے بیت المقدس سے یہ بہتر ہے اگر دیکہو جہنم کو تو لباس آہن پہننا اختیار کرو پس روتے ہوئے اوٹھے اور لباس خشن اپنا پہنا اور عرض کی پروردگارا اب سوائے سایۂ بیت المقدس کے کہین نہ بیٹھونگا پس جانو کہ خدا اپنے اولیا کے اتنی غفلت کو گوارا نہین کرتا پس انہین باتون کو اور انہین امور کو سہو نی گناہ جاننے نکے تخطیۃ الانبیا لکھتے ہین مگر شکر ہے خداوند عالم کا ہمارے حضرات ائمہ پر اتنا بھی حکم عتاب امر خدا کا نہین زید جیسا کہ اکثر اہل سنت نے

روایت کی ہے کہ قرآن میں سب صحابہ پر خدا نے عتاب کیا مگر ابن ابیطالبؑ پر کہ جہان ذکر کیا بخیر کیا اسپر حال جناب امیر کا یہ تہا کہ خوف سے روتے روتے بیہوش ہوجاتے تھے ایک شمہ عبادت کا حضرت کے بیان کرون کہ جناب امام زین العابدینؑ کے عبادت کا یہ حال تہا کہ سال مین دو بار اعضائے سجود سے گھٹے کاٹے جاتے تھے اور بعضی روایتومین یہ ہے کہ آپ غش کہا کر گر پڑتے تھے غرض تفصیل حضرت کے عبادت کے طولانی ہے اس طاعت پر عبادت جناب امیرؑ کتاب مین دیکھ کے فرماتے تھے آہ کہان ہوسکتی ہے مجھسی عبادت مثل جناب امیر کے اور جناب امیرؑ فرماتے تھے آہ کہان ہوسکتی ہے مجھسی عبادت مثل رسول خدا کے اور وہ درگاہ الٰہی مین عرض کرتے تھے ما عرفناک حق عبادتک پس حال عبادت ہمارے سب ائمہ حضرات کا کتب فریقین مین یون مذکور ہے نہ گناہ کرتے ہین نہ وہ جہوٹہ بولتے ہین فتدبّروا یا اولی الالباب اور سنو بعضی سنی جب کوئی دلیل اپنے مقتدا اون کے بچنے کے نہین پاتے تو جہنجہلا کے کہتے ہین کہ حضرت نے فرمایا ہے من یمس جلدی لن یمسّه النار جو مس کرے میرے جلد کو نہ مس کریگی اوسے آتش جہنم پس عایشہ اور حفصہ کو جو شیعہ ناری جانتے ہین کیا سبب ہے اور اونکے تعریف خدا قرآن مین فرماتا ہے نساؤکم امہاتکم انہین برا جاننا کیونکر جایز ہے کہ خدا نے اونہین مومنون کی مان فرمایا ہے پہلے جواب اس کا یہ ہے کہ ہر عمل مین ایمان شرط ہے اگر ایمان ہے تو سب مفید ہے

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور نہین تو سارے دنیا کی عبادت کرے اور ایمان نہو تو سب
بیکار ہے بلکہ اگر مثل ملائکہ کے عبادت کرے تو بھی بیکار ہے پس اگر
حضرت نے فرمایا ہو تو ایمان مس کرنیوالیکا چاہیئے ورنہ بہت سے
منافق صحبت رسول خدا مین رہتے تھے اور وہ مصافحہ اور معانقہ
کیا کرتے تھے وہ بھی سب اس حکم مین داخل ہونگے درک اسفل
نار مین کون جائیگا اور دوسرا جواب یہ ہے کہ بنابر تمہارے مذہب کے
معاذاللہ اباء طاہرین جناب رسول خدا کے کافر تھے اوسپر سنی
دلیلین بیان کرتے ہین اور قران سے تو کچھہ کام ہی نہین رکھتے کہ خدا
قران مین فرماتا ہے وَتَقَلُّبَكَ فِي السَّاجِدِينَ پھیرنا تیرا اے رسول
ہمارے سجدہ کرنیوالون مین خدا تو فرماے کہ ہمنے تیرے نور کو سجدہ
کرنیوالون مین رکھا اور یہ اونہین کافر کہین مگر صحابہ مین بیہوش
ہین اور بیہودہ بکا کرتے ہین اوسپر کلام عجیب ابن حجر مکی کہتا ہے
بعد بیان دلایل کفر آباء طاہرین رسول خدا کے کہ ہم جانتے ہین
کہ اثبات کفر آباء رسول خدا باعث ایذاء حضرت کا ہی مگر اسلاف
ہمارے بھی کرتے آئے منصفو وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا کے یہی معنے
ہین یا کچھہ اور پس جب ایذاء رسول خدا کا اقرار کیا کافر و ملعون ہوئے
یا نہین اور ہم یہ پوچھتے ہین کہ اگر اعتقاد انکے خلفا کا بھی یہی تھا
وہ بھی اوسمین داخل ہوے والا تم مخالف اپنے خلفا کے ٹہرے ہو
جبکہ تو بنابر تمہارے مذہب کے بزرگ حضرت کے کافر تھے آیا وہ جہنم

jabir.abbas@yahoo.com

رسول خدا آنحضرت نکرتے تھے حضرت آمنہ دودہ پلاتی تھین ابوطالب گود لیتے
تھے سب یہ مسلمان تھے ناری مین داخل ہوئے پھر تم اونہین کیون ناری کہتے ہو اگر
اونہین فایدہ نہ بخشا تو عایشہ اور حفصہ کو کیونکر فایدہ ہوگا تمہارے
نزدیک مسلمان نہ تھے یا ہمارے نزدیک مسلمان نہین ہین اگر کہو کہ
کیون تو ہم کہین کہ ان دونون کے حیا ہونے کے جہت سے کہ امانت رسول خدا
مین خیانت کی دیکھو سورہ تحریم کو کہ انکے باب مین خدا نے کیا فرمایا ہے
ان تتوبا الی اللہ فقد صغت قلوبکما یعنے کاش تم توبہ کرو کہ تمہارے
دل حق سے پھر گئے جب گواہی خدا اسے دین حق سے پھرنا دلونکا اونکے
ثابت ہوا تو ہمین کیا چیز مانع ہے برا جاننے سے آپکے اب جو پھرنا انکا جانب
حق سے ثابت کرے تو ہم اپنے عقیدہ سے پھرتے وگرنہ مثل سنیو نکے
قران سے روگردانی کرین الیس جیسا ایمان انکا ثابت ہوئے آیہ قرآن
مثل سورہ تحریم کے نازل ہوا ہو بتلادے بعد اس آیت کے فرمایاہی
عسیٰ ربہ ان طلقکن ان یبدلہ ازواجا خیرا منکن مسلمات یعنے شاید
کہ اگر رسول ہمارا طلاق دے تمہین بدلے اللہ واسطے اوسکے ازواج
بہتر تم سے کہ وہ مسلمات ہون اور مومنات ہون پس اس سے ظاہر ہوا
کہ صفت اسلام اور ایمان اونمین نہ تھے جب تو خدا نے فرمایا کہ بدلین تمہ
تم سے مسلمات اور مومنات سبحان اللہ خدا نے فرمایا کہ دل ونکے
حق سے پھرے مگر اون دشمنون کے دل اون سے نہ پھرے خدا کے
بھی کلام کو بجا نہ جانا ہر اعتقاد ونکا کم نہ ہوا اور اونکی محبت سے

دست بردار ہوے اور سمجھتا شاید ہے کہ استعجاب کرتے ہین اپنے پیغمبر کے
ازواج کہ جونکہ جہنم مین جاوینگے تو خداوند عالم ارشاد فرماتا ہے
ضَرَبَ اللّٰہُ مَثَلاً لِلَّذِینَ کَفَرُوا امْرَأَۃَ نُوحٍ وَامْرَأَۃَ لُوطٍ کَانَتَا تَحْتَ عَبْدَیْنِ مِنْ
عِبَادِنَا الصَّالِحِینَ فَخَانَتَاہُمَا فَقِیلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدَّاخِلِینَ یعنے بیان
کرتا ہے اللہ واسطے اون کے جو کافر ہین کہ زن نوح اور زن لوط دونون
زوجہ ہمارے دو پیغمبرون کے ہین پس انہون نے افشاے راز کیا اور خیانت
کی حکم ہوا اون دونون کو داخل ہو جہنم مین اہل جہنم کے ساتھ پس سیاق
کلام کو دیکھو کہ پہلے عایشہ اور حفصہ کے خیانت اور افشاے راز بیان کیا
اور صفت قلوبکما فرمایا پھر مُسْلِمَاتٍ مُؤْمِنَاتٍ ارشاد کیا جب اس
کلام کو جناب باری کے دوست اون کے نہ سمجھے اور نہ مانا تو خدا نے یہ فرمایا
ضَرَبَ اللّٰہُ مَثَلاً لِلَّذِینَ کَفَرُوا الخ یعنے بیان کرتا ہے اللہ مثل واسطے کافرون
کے کہ اب تو قرآن کے حکم کو حق سمجھے کہ اسے خیانت پر دونون پیغمبرون کے
کی بیبیان جہنم مین گئین انکے لیے کیون استعجاب کرتے ہین پس ہم
اکثر سنیون سے پوچھا اور اب بھی سنیون سے پوچھتے ہین کوئی جواب
نہین دیتا خدا کے کلام مین کچھ لغو نہین ہے بتاؤ یہان کون سے لوگ
کافر مراد ہین کافر بت پرست تو مراد بھی نہین ہو سکتا کہ کلام لغو ہوا
جاتا ہے کہ اگر کسی کافر بت پرست سے کہو کہ دو پیغمبرون کی بیبیان
جہنم مین گئین وہ کہینگے خوب ہوا باعث اون کے خوش ہونیکا
اے غافلون سمجھو اسے کفر سے مراد یہان وہ کافر ہین جنہون نے

jabir.abbas@yahoo.com

بات کو کہ باتین بنا بنا کے سب اہل مذہب اسے اہل مذہب کو بہلاتے
ہین کیا کفار کیا مسلمان کیا یہودی کیا نصرانی مگر خدا کو اگر حاضر سمجھکر بجائے
خود سمجھین تو حق پوشیدہ نہین رہتا پس سوچو اور راہ ہدایت کو دیکھو
یہ طریقہ اہل بیت پیغمبر ہے صراط مستقیم ہے اور انکے طریقہ پر سوائے
شیعہ اثنا عشری کے کوئی نہین والسلام علی من اتبع الہدےٰ

خاتمہ کتاب یہ حقیر بہ ناظران با انصاف و طالبان طریقہ اہلسنت کا
راہ بغی اور اعتساف سے عرض کرتا ہے اس مین غور کرین اور وجدنا
علیہ اباءنا پر عمل نکرین کہ یہ قول کفار کا ہے اس کے مذمت خداوند عالم
نے بہت فرمائی ہے اور علماء کے تقلید کو مثل اہل کتاب کے برا کہا ہے
اتخذوا احبارہم ورہبانہم اربابا من دون اللہ یعنے خلاصہ یہ ہے کہ
لیا اونہون نے علما کو اپنے رب یعنے انکی اطاعت اور اوس کے
اہل بیت کے اور اون کے معصوم اور اولی الامر کہا اور صلوۃ مین پیغمبر کا
اونہین شریک کیا اجر رسالت اون کے محبت کو مقرر کیا اکمال دین
اور اتمام نعمت اون کے خلافت و امامت کو فرمایا پیغمبر نے اوس حکم کو
سبکے سامنے سنایا کہ یہ تمہارا صاحب تصرف اور صاحب اختیار ہے
اور صحابہ کو قرآن کسیکو مومن اور کسیکو منافق فرمایا پس پیغمبر کے
بعد جن صحابہ نے اہل بیت کے گھر کو جلایا اور خلافت کو چھینا تو اونہین
کوئے عاقل اہل ایمان مین تصور کرے گا پس ان باتون کو سمجھو اور
دیکھو کہ تفصیل اس کے خوب کر چکی ہین قرآن کا حفظ کرنا اور عبادت

jabir.abbas@yahoo.com

بہت ست کرنا بعد کامل کرنے دین کے ہے اور اکمال دین موقوف اقرار ولایت جناب
امیر پر ہے جیسی وضو شرط ہے نماز مین جب وضو نہو تو نماز کب درست ہے اسیطرح حسین
جناب رسول خدا نے جناب امیر کے ولایت کو شرط تمام عبادات کا فرمایا ہے جیسے کہ
روایت حافظ ابو نعیم اور صدیقیہ اخطب خوارزم کے اوپر گذری اوسمین خداوند عالم
نے اپنے پیغمبر کو حکم دیا خلافت جناب امیر مین اِن لّم تفعل فما بلغت رسالتہ یعنے
اگر اس حکم کو نہ پہنچایا ہمارے رسالت کو نہ پہنچایا حضرت نے سب کو وہ حکم رسانی
کے کہ جس کا مین صاحب تصرف ہون اوسکا علی بھی صاحب تصرف ہے جیسا کہ گذرا
پس اس سے ظاہر ہوا کہ جسنے اس حکم کو نمانا اوسنے کوئی حکم خدا نمانا اور رسول خدا کے
رسالت نمانا پہر وہ کون تہا اپ ہی اسے صاحبان انصاف حفظ قران کرنا کل
کرنے کے واسطے ہے یون پڑہنا اور حفظ کرنا نہین نہین رکہتا اوس سے
احکام دستیبی تو احاصل اور بیکار ہے غلام حسین خان عبد الرحمن خان قندہاری کے
بہانجے نے جناب والد مرحوم سے کہا کہ حدیث مین وارد ہوا ہے کہ جو حفظ قران
نکرے وہ کافر ہے جناب والد مرحوم نے فرمایا تمہین حفظ ہے وہ کہنے لگے کہ
نہین والد نے فرمایا کہ تمہین حفظ نہ ہمین حفظ ہم تم دونو کافر ہوے وہ بولے
تمہارے مذہب مین حافظ ہوتے ہی نہین جناب والد نے کہ چلو میرے ساتھ
کہ مین حفظ قرآن اور کلمات شیعہ کر سے کی سنوا دون پہر بولے کہ صاحب تمہار
مذہب مین کہین شاذ و نادر حافظ ہوا تو کیا جناب والد نے فرمایا کہ وہ سب
ایک طرف آپکو اسکی بہی خبر ہے کہ حضرت عمر نے سورہ بقر بارہ برس مین
یاد کیا اور نہین ایک سورہ بہی یاد نہوا کہنے لگے کہ خدا حافظ جانے غرض جہاں

او... نے فرمایا ایسے ہو گئین اگرچہ یہ باتین مشہور ہو چکی تھے مگر کہا ابھی نہین حضرت نے
فرمایا ابھی نازل ہے جاؤ کیون صاحبو ان بتاؤ کہ یہان تو فرماتے ہین کو سے
تہمت کرنے والا تو نہین تہا اسپہ کونسا آیہ نازل ہوا اور حدیث مین وارد ہوا
ہے الغیبۃ اشد من الزنا یعنے غنا شدید تر ہے زنا سے پس وہ شدید تر
کا خود اقرار فرماتے ہین اور پرسنی نہین خفا ہوتے اور اقرار سے گناہ گار کے
... ہونا ہے پس وہ تو ثابت ہی ہوا مگر اپنے ساتھ پیغمبر کو بھی سمیٹا
ایات ... حضرت پیغمبر بھی کر دیا اور ومن اظلم ممن افترا مین داخل ہوے مثل
پدر بزرگوار کے سبحان اللہ خدا تو سورہ تحریم مین فرماتا ہے یا ایہا الذین
آمنوا قوا انفسکم و اہلیکم ... یعنے اے مومنو بچاؤ افسون کو اپنے اور
اہل کو اپنے نار سے ... پیغمبر اور اون کو یہ حکم فرماوین اور نہ لے نسو کو کاغذ
پر ... مردون کا ... کہاوین اگر ایک چار سے بھی کہ وکہ کاغذ ہے پر
... سے بھی یہ شہو گا اور اسے کتاب مین بے سبب
... بیبیون کے ساتھ گڑیان کہیلتے حضرت کے
... دیکھتے تھین ... حضرت فرماتے تھے کہیلو بس علاوہ
... لے لتاب ... جو فضائل صحابہ اور ازواج کے وارد ہین وہ
... تو حال اونکا مل گیا اون کے فسق کا اقرار
... ان سے معلوم ہو گیا تمہارے براءت ... وہ برسے
... ہم اون کو اور اون کے پدر کو اور اون کے تابعین
کو ایسا ہی جانتے ہین بدلائل اور براہین ایک شمہ اوس سے

بیان کیا ہے کہ اگر ہمارے ہاتھ مین قران رکھ دو تو ہم جیسے وحدانیت خدا کا اقرار رکہتے ہین ویسا ہی انبیا کو اپنے پیغمبرؐ کو سچا اور معصوم اور گناہون سے بری اور برحق جانتے ہین اور ویسا ہے جناب امیر المومنین علی ابن ابی طالب کو بلافصل اپنے پیمبر کا خلیفہ جانشین حکم خدا سے جانتے ہین اور اون کے گیارہ فرزندون کو بحکم خدا اور رسولؐ خلیفہ اور امام جانتے ہین اور جناب فاطمہؑ کو معصومہ اور صدیقہ اور حق پر جانتے ہین اسپر ہمین ایسا یقین ہے کہ جیسے دوپہر کو آفتاب نکلا ہو ہمین کسیطرحکا تردد ایک بال بھر بھی نہین ہے پس جیسا انکے صدق و عصمت کا یقین سے ویسا ہے اون کے مخالفین کے کفر و نفاق اور کذب اور ناری ہونیکا یقین ہے بدلائل قرآنی اور احادیث رسول ربانی کے جیسا کہ قلیل اوس مین سے اس رسالہ مین بیان کر دیا اگر کوئی ہمارے سامنے آوے اس سے زیادہ تر اوسے سمجھا دین اور دلائل اوسے دکہا دین کہ لکہنے مین طول ہوتا ہے پس خدا اس رسالہ کے دیکہنے والون کو توفیق اسباب کی دے کہ حق کو پہچانے سخن پروری اور ﴿بل نتبع ما وجدنا علیہ آباءنا﴾ کو موقوف کرین اور اپنے علما کے بہکانے پر نہ آجاوین کہ تقلید امور دین مین اور مسائل اصول دین مین جایز نہین ہے اسلئے ہم نے آیات و احادیث کو جانبین کے بیان کر دیا ہے تا طالبان حق کو شبہ تقلید کا نہوے خود آپ غور و فکر کرلین کہ جب اہلسنت کی کتابون سے حق منکشف ہوا تو شیعون کی کتابون سے کیا ﴿۔۔۔﴾ ہوگا اور سمجھو اس

انکی اس بات پر او ... عداوت اہل بیت پیغمبر پوشیدہ کرکے او نکے تمامون کو
مثل سنتین اور حق اہل بیت کو چھپاتے ہین اور کہ منکر ہوئے اور انکا خلافت
جناب امیر علیہ السلام سے اور جناب رسول خدا نے فرمایا ہے کہ جسنے
انکار امامت علی کیا اوسنے انکار میرے نبوت کا کیا پس اوسنے انکار خدا
کے رب ہونیکا کیا وہ کافر ہوا پس جناب امیر سے جولڑنے آئے آیا اونھون نے
انکار کیا تھا یا نہین بہر صورت کافر ہوئے اور جو اون کے اس ظلم پر راضی
ہوئے وہ فاسق اور ناصبی سنت مین زیادہ ... منکر ہوئے کہ اون لوگون
نے تو ... ... پائی اور اونھون نے ... حبت مین جہنم پایا پس
سمجھو اسے اور ... جواب اور بعض تسکین مومنین کے لئے ارشاد فرماتا ہے
ضَرَبَ اللّٰہُ مَثَلًا لِّلَّذِیۡنَ اٰمَنُوا امۡرَاَتَ فِرۡعَوۡنَ الخ ... نہین کہ ... کہ
بی بی اچھی ہو اور بری کے بی بی بھی ... بلکہ دیکھو پیغمبرون کے
بیبیان جہنم گئے ہین اور کافر کے بی بی جنتی ہے اب بیان جواب اس کا
بھی ہوگیا کہ بعضے سنی مرید انکی بہکانیکو فضل عائشہ اور حفصہ مین
یون کہتے ہین کہ خدا قرآن مین فرماتا ہے اَلۡخَبِیۡثٰتُ لِلۡخَبِیۡثِیۡنَ وَالۡخَبِیۡثُوۡنَ
لِلۡخَبِیۡثٰتِ وَالطَّیِّبٰتُ لِلطَّیِّبِیۡنَ وَالطَّیِّبُوۡنَ لِلطَّیِّبٰتِ اور خلاصہ یہ
ہی کہ پاک پاکون کے لئے ہین پس جواب اس کا یہ ہے کہ جو اوپر گذر گیا
اور سا سپر بھی یہ قرآن کو نہ سمجھے اور مثل طوطی کے پڑھا کئے کہ نہ سورہ
تحریم کو دیکھتے ہین کہ خبیثات کیسی طیبون کے پاس تھے اور عورت
خبیث پاس تھے پس مراد یہان نزدیک بعضون کے کلمات ہین

اور یہ مراد ہے کہ زنان خبیثہ سزاوار خبیثون کے واسطے ہین اگرچہ وہ طیبون
پاس ہون اور طیبہ سزاوار طیب کے واسطے اگر وہ خبیث کے پاس ہون
اور اگر یہ مراد نہو تو کلام خدا مین اختلاف لازم آئے اور بعضے سنی دہوکہا
دیتے ہوتے ہین کہ صاحب تفضیلات عایشہ ایسلی ہے کہ اونکے باب مین آیہ
افک نازل ہوا یعنے عایشہ پر جو اتہام زنا ہوا تہا تو خدا نے اونہین تہمت
زنا سے بری کیا اور شیعونپر غصہ ہوتے ہین ذرا دیکہین صاحبان انصاف
اور غور کرین کہ یہ فرقہ عجب دغاباز ہے کہ تہمت کرین صحابہ اونپر اور خفا
ہون شیعونپر پوچہو سنیون سے کہ جنہنے تہمت کی وہ صحابہ سے تہا یا نہین
پس اگر برا کیا تو اوسنے کیا اوس سے سمجہو کہ وہ عزیز حضرت عایشہ کے
تہے تم اصحابون کے اوپر جان دیتے ہو وہ عایشہ پر تہمت لگاتے ہین
تم اونہین کچہ کہتے نہین شیعونپر خفا ہوتے ہو اور یہ آیہ جو نازل ہوا تو
دفع ملال رسول خدا کے واسطے تہا کہ مقام غیرت ہے کہ حضرت کی بی بی پر
یہ تہمت ہو نہ کچہ عایشہ کے تقدس و صلاح کے لیئے تہا کہ عایشہ خود
اپنے فسق کا اقرار کرتے ہین جیسا قریب بیان ہوتا ہے اور اہل سنت
جانو اس بات کو کہ شیعیان جناب امیر ایسی اعتراض مہمل نہین کرتے
ہمارے اعتراض ایسے نہین ہین کہ کسی پر اتہام کرین جہوٹے باتین بنا کے
لوگون کو دہوکہا دین دشمن کو ملزم کرین بلکہ ہم اعتراض ایسے حق کرتے
ہین کہ حضرت عایشہ خود فرماتے ہین اور صحیحین مین مرقوم ہے کہ
جناب رسول خدا مجہی کاندہے پر چڑہا کے حبشیونکا تماشہ دکہاتے تہے

کلام کرتے ہین عنایت خدا سے شیعونکی ہاتھ سے الزام پاتے ہین تو اس بات کو
ٹال دیتے ہین یہ اس سبب سے ہی کہ جناب صادق نے فرمایا کہ ہشام جبتک تو ہماری
دین کے مدد کریگا روح القدس بحکم خدا تیرے مدد کریگا پس اب ہم تمامی علماء
اہل سنت سے یہ کہتے ہین کہ ہمین اپنے حقیقت پر ایسا یقین ہے کہ جس عالم کا
جی چاہے لکھنو محلہ مفتی گنج مین مکان ہی تشریف لاوے اور رجبہ سے اس
مقدمات مین گفتگو کرے اگر مجھے معقول کر دے اور خلافت کو اپنی خلفا ثلاثہ
کے ثابت کر دے قران و حدیث سی تو مین اپنے اہل وعیال بلکہ معہ اہل احاطہ
مذہب اوسکا اختیار کرون تمام خرچ اونکی آنے اور تشریف لیجانیکا سب
اونکا دون اور بصدق دل اون سے بیعت کرون یہ از راہ نفسانیت نہین ہے
بلکہ بنابر طلب حق اور اگر مین حقیت مذہب کو اپنے اور خلافت جناب ائمہ
اثنا عشر کو ثابت کردون اور بطلان خلافت اون کے خلفا کو اونپر ظاہر کردونگا
تو وہ مریدون اور شاگردون سے شیعہ ہو جاوین پس جانو کہ یہ رسالہ مینے
اسلئے نہین لکھا کہ کوئی جواب اسکا لکھی اس لئے کہ اہل سنت کا یہ حال ہی
جو چاہتے ہین جواب مین محل و بی محل لکھدیتے ہین جانتے ہین کہ جب کوئی جواب
لکھیگا تو اوسوقت دیکھ لینگے اوسوقت تو مریدون کے سامنے بات رہجاتی
ہے خدا کا تو خوف ہی نہین ہے جب کوئی اوسکا جواب لکھتا ہے تو پھر اوسکا
جواب نہین آتا اور کہین بھی جب تو شیعہ اونکا کلام دروغ پکڑتے ہین
تو اونکو انفعال بھی نہین ہوتا چنانچہ قریب زمانہ ہوا کہ ایک صاحب نے
اہل آرہ سے رد تقیہ مین ایک رسالہ مختصر سا لکھکے اوسے چھپوا دیا اوسمین

jakir.abbas@yahoo.com

ایک عبارت دروغ کہ مشتمل اوپر مدح شیخین کے ہی جناب امیرؑ کے طرف منسوب
کیا اور نہج البلاغۃ کا نام لیا کہ کہین نہج البلاغۃ مین اثر اوسکا نہین دیکھا اور
دروغ کا ٹھکانا ہے اور دوسرے حدیث جناب صادق علیہ السلام سے
آدہی نقل کی ہے اور آدہی چھوڑ دے یہ حال فریب کا ہے کہ دو ورق کا
رسالہ اوس مین دو جھوٹ لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ کو لے لیا اور وَاَنْتُمْ سُکَارٰی
کو چھوڑ دیا اور اسیطرح سے سب مضامین کا اوس کے یہی حال ہی غرض
اوسکی رد لکھنو مین جناب مولوی مرتضیٰ صاحب نے کی اب اوسکا جواب
کوئے نہین لکھتا کیونکر لکھے کہ پوری حدیث مین خلاف اونکی مطلب کے
ہی اور نہج البلاغۃ مین اپنے قول کو داخل کیونکر کرین پس جب شاہ عبد العزیز
دہلوی بڑے اولیاء دین سے دلی تحفۂ اثنا عشری مین سراسر جھوٹ الزام
اور سنی اونہین برا سمجھا نہین پس حد ہوگئے اب آگے کیا کہئی مگر یا ان
یہ کہا جاوے کہ مرید کو اطاعت پیر واجب ہی کہ یہ تو مرید حضرت ابو بکر کے
ہین اور اونہون نے پہلی ہی یہ افترا کیا بولو پہر مرید تو سرفراز ہوی اسلئے
ہم نے موقوف کیا اور یہ کہنا کہ عالم کا جی چاہے ہم سے گفتگو کرلے یہ ہمنے
بیان کئے تا مجمع عام مین سبکے روبرو ہو تو معلوم ہوجائے کہ حق کسکا ہی اور اگر
ہمارے کلام کو کوئی غور کرکے دیکھے تو جانین ہمارا ارادہ دین بیان کرامات
صوفیہ اور روایات مہملہ پر نہین ہے جاہل اسبات کو پہر مکرر سمجھاتے ہین
اسی خیال کرکے سنو کہ اصحاب رسول خدا مین سچے مین حضرت سلمان و
ابوذر و مقداد و عمار و حذیفہ و جابر بن عبد اللہ ابن الانصاری وغیرہ ہیں

jabir.abbas@yahoo.com

اور سائر ازواج حضرت مین سے حضرت خدیجہ اور حضرت ام سلمہ اور دختر ابو سفیان خواہر
معاویہ زوجہ حضرت ہمین کیا دیدیا کہ ہم لوگ انہین اچھا جانتے ہین اور تعریف
کرتے ہین بلکہ بلال اور قنبر اور فضہ تک کی ہم مرتبہ غلامی کے کرتے ہین اور اونکے
مدح وثنا مین مصروف رہتے ہین اور جنہین ہم برا کہتے ہین خواہ اصحاب نبی
ہین خواہ ازواج سے اونہون نے کیا ہمارا چھین لیا ہے مگر جب ان سے
محبت اہل بیت سے اور اونکے عداوت فریقین سے ثابت ہوے تو ہم نے بنابر
اطاعت خدا ورسول کے اون سے محبت اور اون سے عداوت اختیار
کیا واللہ کچھہ ہمین نفسانیت نہین ہے قسم ہے خدا کی کہ اگر وہ لوگ بھی محبت
اہل بیت رکھتے ہوتے تو ہم اونکو بھی برا نسمجہتے کہ یہی حکم خدا ورسول ہمین
ہے کیا عرفت نہین دیکھا تم نے کہ اگر امام زادون نے عداوت اہل بیت کو
اختیار کیا تو ہمین اونسے بھی تبرے کا حکم خدا ورسول کا ہے کہ اوسنے ہمیشہ
محبت اہلبیت رسول کو واجب اور محبت اعدا کو اونکے حرام کیا بلکہ کفر فرمایا
ہے پس ہم اہلبیت سے محبت رکھتے ہین اور اونکی اطاعت واجب جانتے
ہین نہ مثل اہل سنت کے پس کسیہ دشمن اہل بیت کو برا نہین کہتے ہین
جسکی دشمنی ہم بیان کرتے ہین اوسے گالی دیتے ہین اور کہتے ہین وہ کہ یہ اور
بات ہے چنانچہ اَلْمُؤمِنُونَ وَالْمُؤمِنَاتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَاءُ بَعْضٍ وَالْمُنَافِقُونَ و
وَالْمُنَافِقَاتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَاءُ بَعْضٍ یعنے مومن اور مومنہ آپس مین ایک
دوسرے کے دوست ہین اوسیطرح منافق ایک دوسرے کے
دوست منافق مومن کو اور مومن منافق کو دوست نہ کہین گے

jabir.abbas@yahoo.com

اور اصول دین مین تابو الحسن اشعری کے تقلید کرتے ہین اور فروع مین امام اربع کے یعنی حنفی مالکی شافعی حنبلی کے اہل بیت پیغمبر سے کچھ علاقہ نہین اور انکے احوال پر کچھ توجہ نہین بلکہ صاحب صحیح بخاری نے تصریح کی ہے کہ یہ روایت امام صادق کو نہین جانتا احد فی نفسہ شیئا یعنے پاتا ہوں اپنے نفس مین جان نے حال کچھ خبر اور خرگوش کو آپ حلال جانتے ہین اور علما انکے علما نے تصریح کی ہے کہ بقول جناب امام جعفر صادق علیہ السلام حرام ہے اوسیطرح قیاس مسائل تمہارے کیا جائز اور صاحب مفتاح الہدی نے کہ انکے عالم مین تصریح کی ہے امام جعفر صادق علیہ السلام نے قیاس کو حرام فرمایا ہے غور کرو عمل لوگون سے رات شیخین پر اور نام لیتے ہین سنت رسولخدا کا اطاعت محبت اہل بیت کا وہم بہرین اور ایک حکم کو اونکے پہنچانتے نہین بلکہ نام بھی اہل بیت کا جانتے نہین کتب سنی اور شیعہ مین شیعہ علی اور شیعہ اہل بیت احادیث وروایات مین مرقوم ہے کہین سنی علی کے اور سنی اہل بیت کی کبھی نہین دیکھا ہو بتادے کہ نام مذہب سنی کہان سے حاصل ہوا ہے مگر یہ معلوم ہوتا ہے کہ سنی یعنے سنی ہوی پر عمل کرتے ہین اور حدیث سے کچھ کام نہین چنانچہ ایک شیعہ نی ایک عالم سے پوچھا کہ عبدالقادر کے فضل جواب بیان کرتے ہین کہ رسولخدا کو براق پر چڑہایا تھا آپنی کہین کتب احادیث مین نہین دیکھا یہ کہان ہے تو اوسکا جواب دیا کہ یہ سینہ بسینہ آیا ہے پس فقط خدا سے ہدایت انکی مذہب مین دین الہی ہے یہ ہین کہ سطر سے سمجھو والسلام علی من اتبع الہدی فانتصر لہ والذی للمومنین ہم یقدم الحسنا وصلی اللہ علی محمد وآلہ الطاہرین

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ و المنہ کہ یہ رسالہ مفیدہ جسکا ہر فقرہ شاہراہ
ہدایت کے لیے دلیل ہے مصنفہ ہادی نابلدان کوچہ بلاد
تحقیق اسم بامسمی جناب مولانا و مقتدانا حضرت مرزا
ہادی صاحب قبلہ لبسط اللہ فیوضکم علی العالمین موسوم بہ

مسکتہ المخالفین تمام ہوا دوستان
اہلبیت کو یہ رسالہ لیکر حرز جان و
ایمان بنانا ضرور ہے کہ مخالفین کے جہاد
مین اس سے بہتر سپر نہین

شعر

شکر کر حسب ارادہ کہ یہ سب ملتے کا صیغہ
جو جو انمرد و ہین اونکو یہ سب ملتے ہی

(اطلاع) یہ رسالہ خاص شیعہ مذہب کے واسطے چھاپا گیا ہے حضرات اہلسنت و جماعت ہرگز خریدیں نہ دیکھیں ۔